e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 37 Thursday , November 07 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۴) شمارہ نمبر (۳۷) لکھنؤ، بروز جمعرات ۷۔نومبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۴/جمادی الاول ۱۴۴۶ھ صفحات۔۸

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جے پی سی کے رویے پر تشویش
وقف ترمیمی بل پر ضوابط کی خلاف ورزی کا الزام

نئی دہلی: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے وقف سے متعلق جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کے رویے پر شدید اعتراض کرتے ہوئے کمیٹی پر دستوری و پارلیمانی ضابطوں کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے کہا کہ جے پی سی کو وقف ترمیمی بل 2024 پر صرف متعلقہ افراد و اداروں سے رائے لینی چاہیے تھی۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی نے نہ صرف مختلف مرکزی وزارتوں اور محکموں بلکہ غیر متعلقہ تنظیموں جیسے محکمہ آثار قدیمہ، بار کونسل اور آر ایس ایس کی ذیلی تنظیموں سے بھی رائے طلب کی ہے۔ ڈاکٹر الیاس نے اس امر پر شدید اعتراض کیا کہ کئی ایسے اداروں اور تنظیموں کو مدعو کیا گیا ہے جن کی سماج میں کوئی اہمیت نہیں ہے، جس سے بل کی حمایت میں غیر متعلقہ لوگوں کی رائے حاصل کرنے کی کوشش واضح ہوتی ہے۔

ہائی کورٹ 900 ملازمین کی برطرفی پر پابندی برقرار

شملہ 06 نومبر (یو این آئی) ہماچل پردیش ہائی کورٹ نے بدھ کو محکمہ باغبانی کے ترقیاتی پروجیکٹ کے تحت تقریباً 900 ملازمین کو برطرف کرنے پر پابندی کو برقرار رکھا۔ کیس کی اگلی سماعت 25 نومبر کو ہوگی۔ جسٹس جیوتسنا ریوال دوا کی سنگل بنچ نے محکمہ سے پوچھا کہ پچھلے آٹھ برسوں سے کام کرنے والے ملازمین اب کہاں جائیں گے۔ اس پر ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت سے رپورٹ طلب کی۔ محکمہ کی جانب سے بتایا گیا کہ ان ملازمین کے ساتھ کیا گیا معاہدہ 31 اکتوبر کو ختم ہو گیا ہے اس لیے انہیں ان کے عہدوں پر برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ درخواست گزار کی جانب سے پیش ہونے والے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ ان ملازمین کی 2016 کے بعد تقرری کی گئی تھی۔ ان میں سے کئی ملازمین کو خدمات انجام دیتے ہوئے آٹھ سال ہو گئے ہیں۔

ٹرمپ نے امریکی انتخابات میں میدان کیا سر، دوسری بار صدر منتخب

ریپبلکن پارٹی نے اکثریت کا ہدف کیا عبور، 277 الیکٹورل ووٹ کیا حاصل، ٹرمپ کی وائٹ ہاؤس میں واپسی پر دنیا بھر کے سربراہان مملکت کی مبارکباد

واشنگٹن :۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکا کے صدارتی انتخابات میں میدان مار لیا، ری پبلکن امیدوار مطلوبہ 270 الیکٹورل ووٹ حاصل کرکے دوسری بار صدر منتخب ہو گئے ہیں جب کہ ری پبلکن نے سینیٹ میں بھی اکثریت حاصل کرلی اور پارٹی کو ایوان نمائندگان میں بھی واضح برتری حاصل ہے۔ امریکی نشریاتی ادارے فاکس نیوز کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے 277 الیکٹورل ووٹ حاصل کیے جب کہ کاملا ہیرس اب تک 226 الیکٹورل ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہیں۔ صدارتی انتخاب میں جیت کے لیے 538 میں سے کم از کم 270 الیکٹورل ووٹ درکار تھے جب کہ 7 پانسہ پلٹ ریاستیں ایریزونا، جارجیا، مشی گن، نیواڈا، شمالی کیرولائنا، پینسلوینیا اور وسکانسن کو کسی بھی امیدوار کی جیت کے لیے انتہائی اہم سمجھا جا رہا تھا۔ 7 پانسہ پلٹ ریاستوں میں سے 4 میں ڈونلڈ ٹرمپ نے کامیابی حاصل کی، جن میں شمالی کیرولائنا، پینسلوینیا، جارجیا اور وسکانسن شامل ہیں۔ امریکا کے 47 ویں صدر منتخب ہونے والے ڈونلڈ ٹرمپ نے انتخابی نتائج سامنے آنے کے بعد وکٹری اسپیچ میں ووٹرز اور حامیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملکی تاریخ کی عظیم ترین سیاسی تحریک تھی۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ امریکا کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے اور اب ہم اسے بہتر بنائیں گے، امریکا کے زخموں پر مرہم رکھیں گے، امریکا نے مجھے طاقتور مینڈیٹ دیا ہے، امریکا کو عظیم بناؤں گا۔ وائس آف امریکا کی رپورٹ کے مطابق صدارتی الیکشن کے علاوہ قومی، ریاستی اور مقامی سطح پر بھی انتخابات ہو رہے ہیں۔ امریکا میں ہونے والے صدارتی الیکشن میں امریکی کانگریس کے ایوان بالا یعنی سینیٹ میں ری پبلکنز نے اکثریت حاصل کر لی۔ امریکی اخبار 'نیویارک ٹائمز' کے مطابق ایوان نمائندگان کی 100 نشستوں میں ری پبلکنز نے 51 اور ڈیموکریٹس نے 42 نشستیں

ہو گئی ہیں۔

کانگریس کے ایوانِ زیریں (ایوان نمائندگان) کی کل 435 سیٹوں بھی پر انتخابات ہو رہے ہیں، ایوانِ نمائندگان کے الیکشن ہر دو سال بعد ہوتے ہیں، اور اراکین 2 سال کے لیے ہی منتخب ہوتے ہیں۔ امریکی اخبار 'نیویارک ٹائمز' کے مطابق ایوان نمائندگان میں ری پبلکن 191 اور ڈیموکریٹس 169 نشستوں پر کامیاب ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 11 ریاستوں میں گورنروں کے انتخاب کا دن بھی آج ہی ہے، جن میں ریاستوں کے قانون سازوں، شہروں کے میئر اور بلدیاتی نمائندوں کے انتخابات شامل ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے ریاست انڈیانا، کینٹکی، مغربی ورجینیا، ٹینیسی، جنوبی کیرولائنا، فلوریڈا، الاباما، مسیسپی، آرکنساس، اوکلوہاما، لوزیانا، نبراسکا، جنوبی ڈکوٹا، شمالی ڈکوٹا اور ویومنگ میں کامیابی حاصل کی۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے ریاست ٹیکساس سے ,40 فلوریڈا میں ,30 اوہایو ,17 انڈیانا اور ٹینیسی میں ,11 ,11 جنوبی کیرولائنا اور الاباما میں ,9,9 کینٹکی اور لوزیانا ,8 ,8 اوکلوہاما ,7 مسیسپی اور آرکنساس ,6,6 نبراسکا ,5 مغربی ورجینیا ,4 جنوبی ڈکوٹا، شمالی ڈکوٹا اور ویومنگ میں 3,3 الیکٹورل ووٹ حاصل کیے۔ دوسری جانب، کاملا ہیرس نے ورمونٹ، الینوئے، نیوجرسی، میری لینڈ، ڈیلویئر، کنیکٹیکٹ، میساچوسٹس اور ورمونٹ میں کامیابی حاصل کی، انہوں نے الینوئے میں ,19 نیوجرسی میں ,14 میری لینڈ میں ,10 ڈیلویئر میں ,3 کنیکٹیکٹ میں ,7 میساچوسٹس میں 11 اور ورمونٹ میں 3 الیکٹورل ووٹ حاصل کیے۔

وہیں دنیا بھر کے سربراہان مملکت نے صدارتی انتخابات میں ڈیموکریٹس کی امیدوار کملا ہیرس کو شکست دینے کے بعد ڈونلڈ ٹرمپ کو ایک بار پھر امریکی صدر منتخب ہونے پر مبارکباد دی۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق فاکس نیوز، ایسوسی ایٹڈ پریس، نیویارک ٹائمز اور دیگر کی جانب سے ریپبلکن امیدوار ڈونلڈ ٹرمپ کے جیتنے کی خبروں کے بعد انہیں مبارکباد کے پیغامات ملنا شروع ہوئے۔ چار سال قبل وائٹ ہاؤس سے رخصت ہونے کے بعد ڈونلڈ ٹرمپ نے انتخابات میں فتح کے ساتھ شاندار سیاسی واپسی کی۔ ہندوستانی وزیراعظم نریندر مودی نے مائکرو بلاگنگ کی ویب سائٹ 'ایکس' پر ڈونلڈ ٹرمپ کو صدر منتخب ہونے پر مبارکباد دی اور کہا کہ 'وہ ٹرمپ کے ساتھ دونوں ممالک کے درمیان جامع عالمی اور تزویراتی شراکت داری کے لیے مسلسل رابطے کے خواہاں ہیں۔' نریندر مودی نے اپنے پیغام میں لکھا کہ 'آیئے ہم اپنے لوگوں کی بہتری کے لیے کام کریں اور ساتھ ہی عالمی امن، استحکام اور خوشحالی کو بھی فروغ دیں۔' ڈونلڈ ٹرمپ کو جہاں دنیا بھر سے جیتنے پر مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے وہیں کریملن کے ترجمان ڈمتری پیسکو نے صحافیوں کو بتایا کہ نومنتخب امریکی صدر کے اقدامات کو دیکھا جائے گا، صدر ولادیمیر پیوٹن کا انہیں مبارکباد دینے کا کوئی امکان نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'امریکہ یوکرین میں تنازع کو ختم کرنے کی اہلیت رکھتا ہے لیکن وہ اس مسئلے کو ہوا دینے والا ملک بھی ہے۔

کوئی نئی جنگ نہیں چھیڑوں گا؛ ٹرمپ کا حامیوں سے فاتحانہ خطاب

ڈونلڈ ٹرمپ نے 277 الیکٹورل ووٹ لے کر حکمراں جماعت ڈیموکریٹس سے گزشتہ صدارتی الیکشن میں اپنی شکست کا بدلہ لیا اور حامیوں سے پرجوش خطاب کیا۔ امریکی نشریاتی ادارے کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے انتخابی معرکہ سر کرنے کے بعد اپنے حامیوں سے خطاب میں کہا کہ یہ فتح تاریخی ہے۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ سنہری دور کا آغاز ہونے والا ہے۔ ایک بار پھر امریکا کو عظیم، محفوظ، مضبوط اور خوشحال بنانے کا وقت آ گیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے دنیا میں جاری تنازعات کو ختم جاری اور کوئی نئی جنگ شروع نہ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ امریکی عوام نے مجھے طاقتور مینڈیٹ دیا، ملک کے تمام معاملات ٹھیک کروں گا۔ نومنتخب امریکی صدر نے اس عزم کا اظہار کیا کہ امریکا کو درپیش تمام مشکلات کو حل کر دیں گے۔ ٹیکس کم کروں گا۔ عوام کے حقوق کے لیے لڑوں گا۔ اپنی اہلیہ اور بچوں کی تعریف اور شکریہ ادا کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ امریکی عوام نے آج سے قبل کبھی ایسی تاریخی سیاسی جیت نہیں دیکھی تھی۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ وہ باقی کی تمام سوئنگ اسٹیٹس جیت کر 315 الیکٹورل ووٹ حاصل کر لیں گے۔

پی ایم مودی نے ٹرمپ کو ان کی جیت پر مبارکباد پیش کی

نئی دہلی، 06 نومبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے امریکی صدارتی انتخابات میں جیت پر مسٹر ڈونالڈ ٹرمپ کو مبارکباد پیش کی ہے اور ہندوستان۔امریکہ جامع عالمی اور اسٹریٹجک ساجھیداری کو مضبوط بنا کر عالمی امن کے لئے کام کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے مسٹر مودی نے ٹویٹر پر ایک پوسٹ میں لکھا "میرے دوست ڈونالڈ ٹرمپ، آپ کی تاریخی انتخابی جیت پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد جیسا کہ آپ اپنی پچھلی مدت کی کامیابیوں کو آگے بڑھا رہے ہیں، میں ہندوستان۔امریکہ جامع عالمی اور اسٹریٹجک ساجھیداری کو مزید مضبوط کرنے کا منتظر ہوں" ہمارے تعاون کی تجدید کے منتظر ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے فون کر کے مسٹر ٹرمپ کو کہا آیئے ہم اپنے لوگوں کی بھلائی اور عالمی امن، استحکام اور خوشحالی کو فروغ دینے کے لیے مل کر کام کریں۔

بلڈوزر کارروائی کے معاملہ میں سپریم کورٹ کی یوگی حکومت کو پھٹکار

راتوں رات گھر نہیں گرائے جا سکتے، عدالت اعظمیٰ نے سخت سرزنش کرتے ہوئے 25 لاکھ روپے کا معاوضہ ادا کرنے کا دیا حکم

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے بدھ کو اتر پردیش کے حکام کو ہدایت دی کہ وہ ان کو 25 لاکھ روپے کا معاوضہ ادا کرے، جن کا گھر 2019 میں سڑک کو چوڑا کرنے کے منصوبے کے لیے منہدم کیا گیا تھا۔ عدالت عظمیٰ نے حکام سے کہا کہ آپ بلڈوزر سے راتوں رات کسی کا گھر نہیں گرا سکتے۔ سپریم کورٹ نے انہدام سے ٹھیک پہلے مقام پر اعلان کرنے پر اسے انتشار قرار دیا۔ غور طلب ہے کہ یہ کیس چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) ڈی وائی چندر چوڑ کی سربراہی میں جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس منوج مشرا پر مشتمل تین ججوں کی بنچ کے سامنے آیا۔ بنچ نے ریاستی عہدیداروں کے رویہ پر تنقید کی۔ بنچ نے کہا، "آپ بلڈوزر سے راتوں رات کسی کے مکانات نہیں گرا سکتے۔" سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ بغیر کسی نوٹس کے کسی کے گھر میں داخل ہونا اور اسے منہدم کرنا انتشار ہے۔ سپریم کورٹ نے یوپی کے چیف سکریٹری کو مہاراج گنج ضلع میں غیر قانونی انہدام سے متعلق معاملے کی جانچ کرنے کا حکم دیا ہے۔ واضح رہے کہ بنچ نے یہ مشاہدات منوج تبریوال آکاش کے شکایتی خط کی بنیاد پر 2020 میں دائر کی گئی ایک رٹ درخواست کی سماعت کے دوران دیے۔ منوج کا گھر مہاراج گنج ضلع میں 2019 میں منہدم کر دیا گیا تھا۔ سینئر ایڈووکیٹ سدھارتھ بھٹناگر اور ایڈووکیٹ شبھم کلشریستھا نے سپریم کورٹ میں آکاش کی نمائندگی کی۔ ریاستی حکومت نے دلیل دی تھی کہ آکاش نے سرکاری زمین پر قبضہ کیا ہے۔ بنچ نے پوچھا، "آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے 3.7 میٹر پر قبضہ کیا ہے، ہم اسے تسلیم کرتے ہیں، ہم انہیں اس کے لیے سرٹیفکیٹ نہیں دے رہے ہیں، لیکن آپ لوگوں کے گھر اس طرح گرانا کیسے شروع کر سکتے ہیں؟" بنچ نے کہا کہ یہ مکمل طور پر من مانی ہے۔ بنچ نے ریاستی عہدیداروں کے ذریعہ مناسب طریقہ کار پر عمل نہ کرنے پر سوالات اٹھائے۔ بنچ نے کہا کہ ان کے پاس ایک حلف نامہ ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ کوئی نوٹس جاری نہیں کیا گیا۔ بنچ نے کہا، آپ صرف موقع پر گئے اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے لوگوں کو اطلاع دی۔ عدالت عظمیٰ کو بتایا گیا کہ 100 سے زائد دیگر تعمیرات بھی گرائی گئی ہیں اور لوگوں کو صرف عوامی اعلانات کے ذریعے آگاہ کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے زور دیا کہ حکام کو خاندانوں کو نکالنے کے لیے وقت دینا چاہیے اور پوچھا، "گھریلو سامان کا کیا ہوگا؟ اس لیے مناسب طریقہ کار پر عمل کیا جانا چاہیے۔ عدالت نے نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن (این ایچ آر سی) کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیا کہ وہاں زیادہ سے زیادہ 3.70 میٹر تجاوزات ہیں، لیکن پورے گھر کو گرانا کسی بھی طرح سے جائز نہیں ہے۔ کمیشن نے درخواست گزار کو عبوری معاوضہ دینے، اس معاملے میں ایف آئی آر

بہرائچ تشدد کیس: یوپی حکومت سے جواب طلب

لکھنؤ: 6 نومبر (پی این ایس) بہرائچ میں مورتی وسرجن کے دوران تشدد کے بعد جاری کی گئی انہدامی نوٹس کو چیلنج کرنے والی پی آئی ایل پر بدھ کو الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ میں سماعت کے دوران، عدالت نے ریاستی حکومت کو زبانی ہدایت دی کہ وہ ایسی کوئی کارروائی نہ کرے جو قانونی نہ ہو۔ ہاں دوسری جانب سرکاری وکلا نے بھی قانونی کارروائی کرنے کی یقین دہانی کرا دی۔ عدالت نے ریاستی حکومت کو چار نکات پر جواب داخل کرنے اور درخواست گزاروں کو ان پر اعتراضات داخل کرنے کا وقت دیتے ہوئے اگلی سماعت 11 نومبر کو مقرر کی ہے۔ تاہم عدالت نے ابھی تک اس معاملے میں کوئی عبوری حکم نہیں دیا ہے تاہم فی الحال انہدامی نوٹس کیس میں مبینہ تجاوزات کو 11 نومبر تک ریلیف ملے گا۔ ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس کی طرف سے دائر پی آئی ایل بدھ کو جسٹس اے آر مسعودی اور جسٹس سبھاش ودیارتھی کی ڈویژن بنچ کے سامنے سماعت کے لیے درج تھی۔

جموں و کشمیر اسمبلی میں دفعہ 370 کی بحالی کے لیے قرارداد منظور، اپوزیشن کا احتجاج

سری نگر: جموں و کشمیر اسمبلی کے تیسرے دن اجلاس کے دوران شدید ہنگامہ آرائی دیکھنے کو ملی، جب نائب وزیر اعلیٰ سریندر چودھری نے اسمبلی میں دفعہ 370 کی بحالی کے لیے قرارداد پیش کی۔ اس قرارداد کو اسمبلی میں اکثریتی ووٹوں سے منظور کر لیا گیا، جس کے بعد اپوزیشن کی جانب سے شدید احتجاج کیا گیا۔ اس قرارداد میں کہا گیا کہ یہ اسمبلی جموں و کشمیر کے لوگوں کی شناخت، ثقافت اور حقوق کے تحفظ کے لیے خصوصی اور آئینی ضمانتوں کی اہمیت کی توثیق کرتی ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا کہ حکومت مرکزی حکومت سے درخواست کرے کہ وہ جموں و کشمیر کے منتخب نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرے تاکہ ریاست کی خصوصی حیثیت اور آئینی ضمانتوں کی بحالی کے لیے آئینی طریقہ کار پر عمل کیا جا سکے۔ اس قرارداد کی حمایت نیشنل کانفرنس کی سینئر لیڈر اور وزیر صحت سکینہ یتو نے کی، جبکہ بی جے پی کے لیڈروں نے اس اقدام کی سخت مخالفت کی۔ بی جے پی کے اپوزیشن لیڈر سنیل شرما نے سوال اٹھایا کہ جب لیفٹیننٹ گورنر کے خطاب پر بحث ہو رہی تھی، تو یہ قرارداد کیسے پیش کی گئی؟ ان کا کہنا تھا کہ حکومت نے ایوان کے قواعد کو نظر انداز کیا ہے۔ پی ڈی پی کے تین ارکان، پیپلز کانفرنس کے سربراہ سجاد لون، اور آزاد اراکین اسمبلی شیخ خورشید اور شبیر کلے نے اس قرارداد کی حمایت کی۔ اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے اس قرارداد کو ووٹ کے لیے پیش کیا، جسے کثرت رائے سے منظور کر لیا گیا۔ اس تمام صورتحال کے دوران اسمبلی میں بی جے پی کے ارکان نے شدید احتجاج کیا، جس پر اسپیکر کو ایوان کی کارروائی 15 منٹ کے لیے ملتوی کرنی پڑی۔ یہ قرارداد 5 اگست 2019 کو مرکزی حکومت کی جانب سے جموں و کشمیر کے خصوصی درجے کو ختم کیے جانے کے بعد پیش کی گئی ہے، جب جموں و کشمیر کو دو یونین ٹریٹریوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ نیشنل کانفرنس نے اپنے انتخابی منشور میں وعدہ کیا تھا کہ وہ اس خصوصی درجے کی بحالی کے لیے جدوجہد کرے گی۔

ناگپور میں آر ایس ایس اور بی جے پی پر برسے راہل گاندھی

'ملک میں ذات پر مبنی مردم شماری ضرور ہوگی، تلنگانہ اس کا ماڈل بنے گا'

ناگپور: کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے بدھ کے روز ناگپور میں ایک بار پھر ملک میں 'ذات پر مبنی مردم شماری' کی حمایت کی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے دلتوں، دیگر پسماندہ طبقات اور قبائلیوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کا اندازہ لگایا جا سکے گا۔ 'سنودھان سمان سمیلن' سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ 'ذات پر مبنی مردم شماری' کے ذریعے سب کچھ واضح ہو جائے گا۔ ہر کسی کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کے پاس کتنی طاقت ہے اور ان کا کردار کیا ہے۔ راہل گاندھی نے اپنے خطاب میں آگے کہا کہ ہم 50 فیصد ریزرویشن کی حد بھی ختم کر دیں گے۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی جانب سے تیار کیا گیا آئین صرف ایک کتاب نہیں، بلکہ زندگی جینے کا ایک طریقہ ہے۔ اپنی خطاب میں راہل گاندھی نے بی جے پی اور آر ایس ایس پر جم کر حملہ بولا کہا "جب راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) اور بی جے پی کے لوگ آئین پر حملہ کرتے ہیں۔

ہردوئی حادثہ: ڈی سی ایم کے اچانک آنے سے ٹیمپو ہوا بے قابو

حادثے میں دس افراد کی المناک موت، پانچ زخمی

ہردوئی 6 نومبر (پی این ایس) ہردوئی ضلع کے بلگرام کوتوالی علاقے میں ایک ٹیمپو بے قابو ہو کر پلٹ گیا۔ حادثے میں دس افراد کی المناک موت ہو گئی ہے جبکہ پانچ شدید زخمی ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ حادثہ روشن پور کے قریب بلہور۔کٹرا اسٹیٹ ہائی وے پر پیش آیا۔ یہاں ایک ڈی سی ایم کے اچانک آنے کی وجہ سے ٹیمپو بے قابو ہو کر پلٹ گیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق روشن پور گاؤں کے قریب سامنے سے آنے والے ڈی سی ایم کی وجہ سے ٹیمپو بے قابو ہو کر پلٹ گیا۔ ٹیمپو میں سوار سات افراد کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ تین کی کمیونٹی ہیلتھ سنٹر میں موت ہو گئی۔ اس حادثہ میں ٹیمپو میں سوار پانچ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں پانچ خواتین، دو لڑکیاں، ایک بچہ اور دو مرد شامل ہیں۔ زخمیوں اور لاشوں کو کمیونٹی ہیلتھ سینٹر بلگرام بھیج دیا گیا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس اہلکار ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سے جائے وقوعہ کے لیے روانہ ہو گئے ہیں۔ اس دوران ڈی سی ایم کا ڈرائیور اور ہیلپر واقعہ کے بعد موقع سے فرار ہو گئے۔ پولیس متوفی کی شناخت کی کوشش کر رہی ہے۔ سی ایم یوگی نے بلگرام علاقے میں پیش آئے خوفناک سڑک حادثے کا نوٹس لیا ہے۔ انہوں نے مرنے والوں کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ ساتھ ہی حکام کو فوری طور پر موقع پر پہنچنے اور زخمیوں کے مناسب علاج کے انتظامات کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

ہردوئی سڑک حادثے پر مودی۔یوگی کا اظہار غم

لکھنؤ: 06 نومبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتر پردیش کے ضلع ہردوئی میں ہوئے سڑک حادثے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مہلوکین کے اہل خانہ سے تعزیت کی ہے۔ مودی نے اپنے ایکس ہینڈل پر لکھا ہردوئی میں پیش آیا سڑک حادثہ دل کو دہلا دینے والا ہے۔ اس میں کئی کنبوں نے اپنوں کو کھویا ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ انہیں اس دکھ کی گھڑی کو برداشت کرنے کی قوت دے۔ اس کے ساتھ ہی میں سبھی زخمیوں کو جلد از جلد صحت یاب ہونے کی آرزو کرتا ہوں۔ ریاستی حکومت کی نگرانی میں مقامی انتظامیہ متاثرین کی ہر ممکن مدد میں مصروف ہے۔ وزیر اعظم نے پی ایم ریلیف فنڈ سے مہلوکین کے اہل خانہ کو دو۔دو لاکھ روپے اور زخمیوں کو 50-50 ہزار روپے کی مالی معاونت فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ٹرمپ کی فتح پر حماس نے انتخابی وعدہ یاد دلایا

کیا ٹرمپ کی جیت کے بعد غزہ میں جنگ رک جائے گی؟ نتن یاہو نہیں مانے تو ٹرمپ کیا کریں گے؟

غزہ: امریکہ میں عوام نے اپنے اگلے صدر کا انتخاب کر دیا ہے۔ ایسے میں ایک سال سے زائد عرصہ سے اسرائیلی جارحیت کا سامنا کر رہے غزہ کو امریکہ کے نئے صدر سے کافی امیدیں وابستہ ہیں۔ کیونکہ اسرائیلی فوج غزہ اور مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے خلاف اب بھی اپنے حملے جاری رکھے ہوئے ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران غزہ میں اسرائیلی فوج کے حملوں میں کم از کم 61 فلسطینی جاں بحق ہوئے ہیں۔ درجنوں لوگ شمال میں بیت لاہیہ سے بھی نقل مکانی کرنے کے لیے مجبور ہوئے ہیں۔ اسرائیلی فوج کمال عدوان اسپتال پر تیسرے دن بھی گولہ باری کر رہی ہے۔ ایسے میں ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت پر غزہ کی مزاحمتی تنظیم حماس کا رد عمل سامنے آیا ہے۔ حماس کے سینئر عہدیدار سامی ابو زہری نے ایک نیوز ایجنسی کو بتایا کہ ٹرمپ کی فتح ان کے پہلے دیے گئے بیانات کی جانچ کرے گی۔ واضح رہے ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی انتخابی تشہیر کے دوران کہا تھا کہ وہ چند گھنٹوں میں غزہ میں جنگ روک سکتے ہیں۔ ابو زہری نے ڈیموکریٹک کی ہار پر کہا کہ، ڈیموکریٹک پارٹی کا نقصان اس کی قیادت کے غزہ کے بارے میں مجرمانہ موقف کی فطری قیمت ہے۔ سامی ابو زہری نے ٹرمپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ، ٹرمپ کو بائیڈن کی غلطیوں سے سبق سیکھنا چاہیے۔ حماس کے ایک اور سینیئر اہلکار نے کہا کہ، امریکی صدارتی انتخابات میں فتح کا دعویٰ کرنے والے ٹرمپ کو، امریکہ کی غزہ جنگ میں اسرائیل کی اندھی حمایت کو ختم کرنا چاہیے۔ ٹرمپ کے لیے عرب امریکیوں کے قومی صدر بحبہ نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر اسرائیلی وزیر اعظم نے غزہ میں جنگ کے جلد خاتمے کے لیے ان کے مطالبے کو نظر انداز کیا تو ڈونلڈ ٹرمپ اسرائیل کو آرم امبارگو (ہتھیاروں کی سپلائی پر پابندی) عائد کر سکتے ہیں۔ ٹائمز آف اسرائیل کو دیے گئے ایک انٹرویو میں بحبہ نے کہا کہ اگر وہ (ٹرمپ) نتن یاہو سے کہتے ہیں کہ، میرے اقتدار سنبھالنے سے پہلے جنگ ختم کرو اور نتن یاہو ایسا کرنے میں ناکام رہے تو اسرائیل کو نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ناجائز تعمیر معاملہ میں کیجریوال کے بنگلہ کی ہوگی جانچ! سی وی سی نے طلب کی رپورٹ

سینٹرل ویجی لینس کمیشن (سی وی سی) نے فلیگ اسٹاف روڈ واقع وزیر اعلیٰ کے بنگلے کی تعمیر نو میں مبینہ بے ضابطگیوں پر سی پی ڈبلیو ڈی سے حقیقت پر مبنی رپورٹ مانگی ہے۔ یہ دعویٰ بی جے پی کے رہنما وجندر گپتا نے منگل کو کیا۔ فلیگ اسٹاف روڈ واقع اس بنگلے میں ہی اروند کیجریوال بطور دہلی کے وزیر اعلیٰ 9 سال تک رہے تھے۔ بی جے پی اس بنگلے کو شیش محل بتاتی ہے اور ناجائز تعمیر معاملے میں لگاتار اس کی جانچ کا مطالبہ کرتی رہی ہے۔ دہلی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر وجندر گپتا نے منگل کو بیان جاری کر کے کہا کہ ان کی جانچ پر سینٹرل ویجی لینس کمیشن نے وزیر اعلیٰ رہائش میں غیر قانونی تعمیر اور مالی بے ضابطگیوں کی جانچ کو سینٹرل پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کے پاس بھیجا ہے اور انہیں یقین ہے کہ رپورٹ پر مناسب کارروائی کی جائے گی۔ گپتا نے بتایا کہ اس تعلق سے انہوں نے 14 اکتوبر کو سی وی سی کو ایک شکایت دی تھی، اس میں 6 فلیگ اسٹاف روڈ پر ہوئی تعمیر کی جانچ کا مطالبہ کیا تھا۔ بی جے پی رہنما نے الزام لگایا ہے کہ تمام قوانین کی دھجیاں اڑاتے ہوئے یہاں تعمیر کا کام کیا گیا اور اس سلسلے میں کسی طرح کی منظوری بھی نہیں لی گئی۔ یہ عوام کے پیسے کا غلط استعمال ہے اور بدعنوانی کا معاملہ ہے۔ اس کی جانچ ہونی چاہیے۔

مرکزی کابینہ اجلاس: پی ایم ودیا لکشمی اسکیم کو ملی منظوری

طلباء کو مالی مدد فراہم کرنے کے لئے اس یوجنا کے تحت 10 لاکھ روپے تک کا قرض مل سکے گا

نئی دہلی 06 نومبر (یو این آئی) حکومت نے ملک کے ہونہار طلباء کو مالی مدد فراہم کرنے کے لئے پردھان منتری ودیا لکشمی یوجنا شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت طلباء کو 10 لاکھ روپے تک کا قرض دیا جائے گا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں آج یہاں منعقدہ مرکزی کابینہ کی میٹنگ میں اس سلسلے میں ایک تجویز کو منظوری دی گئی۔ اطلاعات و نشریات کے وزیر اشونی ویشنو نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کابینہ کے فیصلوں کے بارے میں اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ سال 2024-25 سے 2030-31 کے دوران اس اسکیم کے لیے 3,600 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں اور اس دوران 7 لاکھ نئے فنڈز بنائے گئے ہیں۔ اس مدت کے طلبا کو اس کا فائدہ حاصل ہونے کی امید ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن طلباء کی سالانہ خاندانی آمدنی 8 لاکھ روپے تک ہے اور جو کسی دوسرے سرکاری اسکالرشپ یا سود میں رعایتی اسکیم کے تحت فوائد حاصل کرنے کے اہل نہیں ہیں وہ بھی قرض کی معطلی کی مدت کے دوران 10 لاکھ روپے تک کے قرضوں پر 3 فیصد سود کی رعایت حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر سال ایک لاکھ طلبہ کو سود کی معافی کی امداد دی جائے گی۔ ان طلباء کو ترجیح دی جائے گی جو سرکاری اداروں سے پاس آؤٹ ہیں اور انہوں نے تکنیکی، پیشہ ورانہ کورسز کا انتخاب کیا ہے۔ مزید برآں، 7.5 لاکھ روپے تک کے قرض کی رقم کے لیے طالب علم بقایا ڈیفالٹ کے 75 فیصد کی کریڈٹ گارنٹی کا بھی اہل ہوگا۔ اس سے بینکوں کو اس اسکیم کے تحت طلباء کو تعلیمی قرض فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ پردھان منتری ودیا لکشمی ایک نئی مرکزی سیکٹر اسکیم ہے جس کا مقصد ہونہار طلباء کو مالی مدد فراہم کرنا ہے، تاکہ مالی رکاوٹیں کسی کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے نہ روکیں۔ پی ایم ودیا لکشمی ایک اور اہم اقدام ہے جو قومی تعلیمی پالیسی 2020 سے نکلتا ہے، جس میں سفارش کی گئی ہے کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں مختلف اقدامات کے ذریعے ہونہار طلباء کو سرکاری اور نجی دونوں طرح سے مالی امداد فراہم کی جائے۔

بیروت کے جنوب میں اسرائیلی حملے میں کم از کم 20 ہلاک

بیروت:(ایجنسی)۔لبنانی امدادی کارکنان نے بدھ کے روز بیروت کے جنوب میں ایک تباہ شدہ اپارٹمنٹ کی عمارت کے ملبے کا معائنہ کیا تاکہ اسرائیلی حملے میں ممکنہ طور پر زندہ بچ جانے والے کسی فرد یا ہلاک شدگان کی لاشیں مل سکیں۔ گذشتہ شام حملے میں صحت کے حکام کے مطابق کم از کم 20 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ برجا پر گذشتہ شام ہونے والے حملے میں پہاڑی چوٹی پر ایک کثیر المنزلہ اپارٹمنٹ کی عمارت نشانہ بنی جس سے فرش اکھڑ گیا اور اندرونی دیواریں اور سیڑھیاں نمایاں ہو گئیں۔لبنان کی وزارت صحت نے پہلے کہا تھا کہ حملے میں 20 افراد ہلاک اور 14 زخمی ہوئے تھے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ ہلاکتوں میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔عمارت کی بالائی منازل میں سے ایک پر رہائش پذیر موسیٰ زہران بدھ کی صبح اپنے گھر کے کھنڈرات کے معائنے کے لیے واپس آئے۔ان کے جلے ہوئے پاؤں پٹیوں میں لپٹے ہوئے تھے اور ان کا بیٹا اور بیوی حملے میں زخمی ہونے کے بعد ہسپتال میں تھے۔ "یہ پتھر جو آپ یہاں دیکھ رہے ہیں ان کا وزن 100 کلو ہے اور وہ 13 کلو کے بچے پر گرا" انہوں نے اپنے بیٹے اور اپارٹمنٹ کی دیوار کے بارے میں بتایا جو حملے کے دوران اس پر گر گئی تھی۔ یہ فوری طور پر واضح نہیں ہو سکا کہ آیا یہ حملہ حزب اللہ کے کسی رکن پر کیا گیا تھا جو اسرائیلی فوج کے ساتھ ایک سال سے زائد عرصے سے جنگ آزما ہے۔ فضائی حملے سے پہلے انخلاء کا کوئی انتباہ نہیں تھا۔

صیہونی حکومت کو ہتھیاروں کی فراہمی پر پابندی لگائی جائے، 50 سے زائد ممالک کا مطالبہ

غزہ:(ایجنسی)۔دنیا کے پچاس سے زائد ممالک نے سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے صیہونی حکومت کو ہتھیاروں کی فروخت یا منتقلی کو روکنے کے لیے فوری اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا۔اس درخواست پر دستخط کرنے والے ممالک نے کہا ہے کہ ایسے ٹھوس ثبوت موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ صیہونی حکومت کو فراہم کردہ ہتھیار فلسطینی شہری آبادی کے خلاف مسلسل تشدد کی کارروائیوں میں استعمال ہوتے ہیں جو کہ بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے۔اس پیغام میں فلسطینی شہداء اور زخمیوں بالخصوص بچوں اور خواتین کی بڑی تعداد کا ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ایک قابض طاقت کے طور پر صیہونی حکومت کی جارحیت اور ایک سال سے زائد عرصے سے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزیاں ناقابل قبول ہیں اور بگڑتی ہوئی انسانی صورتحال کو روکنے اور بڑے پیمانے پر علاقائی جنگ کے بڑھتے ہوئے خطرے کو کم کرنے کے لیے فوری اقدام کی ضرورت ہے۔

شہید حسن نصر اللہ کے چہلم کے موقع پر حزب اللہ نے کی تل ابیب پر میزائلوں کی بارش

بیروت:(ایجنسی) المیادین کی رپورٹ کے مطابق مقبوضہ فلسطین کے شمال اور مرکز میں خطرے کے سائرن بجنے کی آوازیں سنی گئیں۔سائرن کی آواز تل ابیب کے شمال اور دوسرے علاقوں میں سنی گئی۔لبنان سے میزائلی حملوں کے بعد دھماکوں کی آوازیں بھی سنی گئیں۔صیہونی میڈیا نے اطلاع دی ہے کہ تل ابیب میں 10 دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں اور آئرن ڈوم کو حزب اللہ کی طرف سے فائر کیے گئے میزائلوں کو روکنے کے لیے فعال کیا گیا۔بعض عبرانی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ لبنان سے تل ابیب کی طرف 11 میزائل داغے گئے۔ان ذرائع نے بتایا کہ میزائل بین گوریون ایئرپورٹ کے قریب گرے۔مذکورہ ذرائع نے میزائل حملے کے بعد بین گوریون ہوائی اڈے پر پروازیں معطل کرنے کا اعلان کیا۔کچھ ذرائع نے اعلان کیا کہ بوئنگ 777 طیارے کو نقصان پہنچا ہے۔بعض ذرائع نے اعلان کیا کہ تل ابیب کے کفر حباد میں ٹرینوں کی آمدورفت روک دی گئی اور میزائل حملے کے بعد مسافر فرار ہو گئے۔صیہونی حکومت کے ذرائع ابلاغ نے اطلاع دی ہے کہ مقبوضہ فلسطین کے شمال میں 150 شہروں اور قصبوں میں خطرے کے سائرن بجنے کی آوازیں سنی گئیں۔ان ذرائع ابلاغ نے اعلان کیا کہ شہید سید حسن نصر اللہ کے چہلم کے موقع پر لبنان سے میزائلوں کی بارش کی گئی۔

اسرائیلی وزیر اعظم نے جنگ کے دوران وزیر دفاع کی چھٹی کر دی

تل ابیب:(ایجنسی)۔ اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو غزہ میں جنگ طول پکڑنے کے بعد وزیر دفاع یواف گیلانٹ پر اعتماد کھو بیٹھے، بینجمن نیتن یاہو نے اعتماد کے فقدان پر وزیر دفاع کو برطرف کر کے سابق وزیر خارجہ اسرائیل کاٹز کو عہدہ سونپ دیا۔خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو نے اعتماد کے فقدان پر وزیر دفاع یواف گیلانٹ کو عہدے سے برطرف کر کے سابق وزیر خارجہ اسرائیل کاٹز کو وزیر دفاع مقرر کر دیا ہے۔اس سے قبل اسرائیلی فوج نے انخلا کے نئے احکامات جاری کرتے ہوئے شمالی غزہ میں حملے کیے تھے۔الجزیرہ کے مطابق فلسطینی طبی حکام کا کہنا ہے منگل کو اسرائیلی حملوں میں کم از کم 54 فلسطینی شہید ہو گئے۔نیتن یاہو کے دفتر سے جاری بیان کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم نے جدون سار کو وزیر خارجہ نامزد کیا ہے، دائیں بازو کی لیکود پارٹی سے تعلق رکھنے والے وزیر اعظم نیتن یاہو اور سابق وزیر دفاع کے تعلقات میں غزہ میں 13 ماہ سے جاری جنگ کے مقاصد پر کشیدگی پائی جاتی تھی۔نیتن یاہو نے کہا کہ گیلانٹ نے ایسے بیانات دیے جو حکومت اور کابینہ کے فیصلوں سے متصادم تھے جبکہ گیلانٹ کا کہنا ہے کہ اسرائیل ریاست کی سلامتی ہمیشہ سے میری زندگی کا مشن تھا اور رہے گا۔ستمبر میں رپورٹس سامنے آئی تھیں کہ نیتن یاہو، انتہائی دائیں بازو کے اتحادیوں کے دباؤ میں وزیر دفاع کو برطرف کرنے پر غور کر رہے ہیں۔دریں اثنا گیلنٹ کی برطرفی کے بعد تل ابیب اور اسرائیل کے دیگر حصوں میں مظاہرے پھوٹ پڑے، اسرائیل کے اپوزیشن لیڈر یائر لاپڈ نے ایکس پر کہا کہ 'جنگ کے درمیان میں گیلانٹ برطرف پاگل پن ہے۔

جیش الظلم اور صہیونی حکومت کے درمیان قریبی رابطے

تہران:(ایجنسی) اسلامی جمہوریہ ایران کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ایران اور پاکستان دہشت گرد گروہ جیش الظلم اور صیہونی حکومت کے درمیان قریبی رابطے پر یقین رکھتے اور اس کے خلاف مقابلے پر زور دیتے ہیں۔ارنا کے مطابق ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے بدھ کے روز پاکستان کے دورے سے واپسی پر تہران میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے صیہونی حکومت کی جارحانہ کارروائیوں اور دہشت گرد گروہوں خاص طور پر جیش الظلم کی سرگرمیوں میں بیک وقت تیزی آنے پر اس گروہ اور اسرائیل کے درمیان قریبی رابطہ ہونے کا ذکر کیا اور کہا کہ تہران اور اسلام آباد نے اس دہشت گرد گروہ کے خلاف اپنی کارروائیاں تیز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ایران کے وزیر خارجہ نے پاکستان کی رائے عامہ میں صیہونی حکومت کے خلاف نفرت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں عوام اور میڈیا کی طرف سے اس حکومت کی مذمت اور اس سے نفرت کا منظر نامہ بہت منفرد ہے اور صیہونی حکومت کے حملوں اور جرائم کو روکنے کے لیے ان کے درمیان اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔عراقچی نے دہشت گردی کے رجحان سے نمٹنے کے لئے ایران اور پاکستان کے مشترکہ عزم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے دورے کے دوران انہوں نے خطے، افغانستان کے مسئلے اور دہشت گردی کے رجحان کے بارے میں تبادلہ خیال کیا اور اس رجحان کے خلاف مشترکہ اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔دریں اثناء ایران کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی، سیاسی اور سماجی شعبوں میں تعاون کیلئے حالات سازگار ہیں۔

ارومیہ کی انقلابی عدالت نے اسرائیلی حکومت کے لئے جاسوسی کرنے والے 4 مجرمین کی پھانسی کا حکم صادر کر دیا

ارومیہ:(ایجنسی) ایران کے صوبہ مغربی آذربائیجان کی عدلیہ کے شعبہ رابطہ عامہ نے بتایا ہے کہ ارومیہ کی انقلابی عدالت نے صیہونی حکومت کے لئے جاسوسی کرنے والے چار مجرمین کی سزائے موت کا حکم صادر کر دیا ہے ارنا کے مطابق صوبہ مغربی آذربائیجان کے شعبہ رابطہ عامہ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ صیہونی حکومت کے لئے جاسوسی کرنے اور اسرائیلی حکومت کی جاسوسی سروس موساد کے ساتھ تعاون کے دو مقدمات عمومی اور انقلابی عدالت میں چلائے گئے اور سزا کی درخواست کے ساتھ کیس ارومیہ کی انقلابی عدالت کو بھیج دیا گیا۔ صوبہ آذربائیجان کی عدلیہ کے شعبہ رابطہ عامہ نے مزید بتایا ہے کہ انقلابی عدالت نے ایک کیس میں تین اصلی ملزمین کے مقدمے اور ایک دوسرے کیس میں ایک ملزم کے مقدمے کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد سزائے موت کا حکم صادر کیا۔ اس بیان کے ایک اور حصے میں کہا گیا ہے کہ ان میں سے تین مجرمین اسرائیلی جاسوسی تنظیم موساد کے حکم پر شہید فخری زادہ کے قتل میں استعمال ہونے والے وسائل، ان کے قتل کی جگہ منتقل کرنے میں ملوث رہے ہیں اور یہ ان کے تخریبی اقدامات میں سے ایک تھا۔

عراق کی اسلامی مزاحمتی تحریک کا مقبوضہ فلسطین پر ڈرون حملہ

غزہ:(ایجنسی)۔ المیادین کے حوالے سے ارنا کی رپورٹ کے مطابق عراق کی اسلامی تحریک استقامت نے ایک بیان میں اعلان کیا ہے کہ عراقی تحریک استقامت کے مجاہدین نے لبنان و فلسطین کے عوام کی حمایت اور صیہونی جارحیت کے مقابلے میں آج بھی مقبوضہ فلسطین میں ایک صیہونی ہدف کو نشانہ بنایا۔ایک اور بیان میں اعلان کیا گیا ہے کہ مقبوضہ علاقوں میں صیہونی فوجی ہدف کو بھی نشانہ بنایا گیا۔عراق کی تحریک استقامت نے آج صبح بھی مقبوضہ حیفا کے علاقے میں تین اہداف کو نشانہ بنانے کا اعلان کیا تھا۔صیہونی فوج نے اعلان کیا ہے کہ ایک ڈرون طیارہ مشرقی علاقے سے بحر المیت میں داخل ہوا جس کا تعاقب کیا گیا۔

کیا بائیڈن فیملی کی خواتین نے کملا ہیرس کے فیصلہ کن لمحے میں رنگ میں بھنگ ڈالا

واشنگٹن :(ایجنسی) کملا ہیرس کی صدارتی الیکشن میں شکست کے بعد صدر بائیڈن کے خاندان کی کارکردگی پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔کملا کی شکست کے بعد کہا جا رہا ہے کہ خاتون اول جل بائیڈن اور ان کی پوتی نے الیکشن کے فیصلہ کن مرحلے پر رنگ میں بھنگ ڈالنے کی کوشش کی۔یہ سوالات جو بائیڈن کی اہلیہ جل بائیڈن کے ووٹ ڈالنے کے وقت "چمک دار سرخ" اور انتہائی بھڑکیلا لباس زیب تن کیے سامنے آئے۔جب کہ ان کی پوتی نومی نے الیکشن کے دن ایک چونکا دینے والا اعلان کیا۔جیسے ہی ہر ریاست کے نتائج سامنے آنا شروع ہوئے صدر بائیڈن کی پوتی نومی نے انسٹاگرام پر یہ دلچسپ خبر شیئر کی۔اس نے اپنے شوہر پیٹرنیل کے ساتھ اپنے پہلے بچے کی پیدائش کی نوید سنائی۔اس کی پوسٹ کے وقت نے سوال پوچھا۔کیا بائیڈنز سابق نائب صدر کملا کی ممکنہ طور پر تاریخی رات کو نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟تیس سالہ نومی نے انسٹاگرام اسٹوریز پر ایک تصویر اپ لوڈ کی جس میں وہ اپنے ابھرے ہوئے پیٹ کو پکڑے ہوئے دکھاتی ہیں۔انہوں نے امریکی پرچم اور ایک الٹا مسکراتا چہرے کے ساتھ "(لقد) کے الفاظ مین ووٹ دیا"۔جل کو منگل کو ہونے والے بیلٹ میں ایک چمکدار سرخ پینٹ سوٹ میں دیکھا گیا۔عموماً یہ رنگ ریپبلکن پارٹی سے منسلک ہوتا ہے۔بہت سے لوگوں نے کہا کہ لباس کا انتخاب کملا کی بے عزتی ہے۔ایک شخص نے لکھا کہ "ایک ڈیموکریٹ سیاست دان کی اہلیہ کے طور پر ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ وہ نہ جان سکے کہ یہ کیسا لگتا ہے۔جل بائیڈن کو بالکل معلوم ہے کہ اس نے کیا کیا۔انہوں نے یہ لباس جان بوجھ کر اختیار کیا تھا"۔اس کا حیرت انگیز لباس آن لائن خبروں کے آنے کے چند گھنٹے بعد سامنے آیا کہ وہ اور شوہر جو کملا کی الیکشن نائٹ واچ پارٹی میں شرکت نہیں کریں گے۔وائٹ ہاؤس کے ایک اہلکار نے انکشاف کیا کہ " آج رات صدر اور خاتون اول وائٹ ہاؤس کی رہائش گاہ پر دیرینہ معاونین اور وائٹ ہاؤس کے سینئر عملے کے ساتھ انتخابی نتائج دیکھیں گے"۔

پاکستان کے وزیر اعظم سے ایرانی وزیر خارجہ کی اہم ملاقات

اسلام آباد:(ایجنسی)۔ایران کے وزیر خارجہ نے پاکستان کے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔فریقین نے دوطرفہ تعاون اور علاقائی مسائل سے متعلق تازہ ترین پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ہمارے نمائندے کی رپورٹ کے مطابق، سید عباس عراقچی اور انکے ہمراہ وفد کے ارکان نے آج شام اسلام آباد میں وزیر اعظم ہاؤس میں پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف سے ملاقات کی۔شہباز شریف نے ایرانی وزیر خارجہ کے دورہ اسلام آباد کا خیر مقدم کیا اور پاکستان اور ایران کے درمیان گہرے تعلقات کی اہمیت پر زور دیا۔ملاقات میں وزیر دفاع، وزیر داخلہ، نائب وزیر خارجہ اور وزیر اعظم پاکستان کے معاون خصوصی برائے امور خارجہ بھی موجود تھے۔

امریکی انتخابات: الہان عمر نے اسرائیل کے حامی ریپبلکن امیدوار کو شکست دے دی

واشنگٹن:(ایجنسی)۔امریکی کانگریس کی خاتون رکن الہان عمر نے انتخابات 2024 کے دوران اپنے حریف و اسرائیل کی حامی ریپبلکن امیدوار کو با آسانی شکست دے دی۔مڈل ایسٹ آئی کی رپورٹ کے مطابق صومالی نژاد مسلم خاتون ایسے وقت میں سامنے آئی ہیں جب اسرائیل کے حامی گروپوں کی جانب سے گزشتہ اگست میں ہونے والے پرائمری انتخابات میں انہیں ہٹانے کی کوشش کی گئی تھی۔مینیسوٹا کے پانچویں ضلع کی نمائندگی کرنے والی الہان عمر کے مدمقابل ریپبلکن امیدوار دالیہ العقیدی تھیں جو ایک عراقی نژاد تارک وطن ہیں جو خود کو سیکولر مسلمان کہتی ہیں اور اسرائیل کی حامی ہیں، جبکہ ان کے برعکس الہان عمر فلسطینیوں کے حقوق کے لیے آواز اٹھانے والی شخصیت ہیں۔ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق 87 فیصد ووٹوں کی گنتی کے مطابق الہان عمر نے دالیہ العقیدی کے 6.23 فیصد کے مقابلے میں 4.76 فیصد ووٹ حاصل کیے۔میڈیا رپورٹ کے مطابق الہان عمر نے چوتھی بار رکن کانگریس بننے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔دوسری جانب ڈیموکریٹک امیدوار راشدہ طلیب بھی مشی گن کی نشست پر کامیاب ہو گئیں، راشدہ طلیب بھی غزہ اسرائیل کی جارحیت کے خلاف کئی مرتبہ آواز اٹھا چکی ہیں۔یاد رہے کہ گزشتہ برس امریکا کے ایوان نمائندگان میں ری پبلکنز نے برتری حاصل کرنے کے بعد ڈیموکریٹک رکن الہان عمر کو دو سال پہلے دیے گئے اسرائیل مخالف بیان پر خارجہ امور کمیٹی سے باہر کر دیا تھا۔امریکی ایوان نمائندگان میں اکثریت رکھنے والے ری پبلکن اراکین نے الہان عمر کو ہٹانے کی وجہ 2019 میں دیے گئے ان کا بیان قرار دیا تھا حالانکہ انہوں نے اپنے بیان پر معذرت بھی کر لی تھی۔صومالی نژاد الہان عمر امریکی ایوان نمائندگان میں واحد افریقی نژاد اور چند مسلمان خواتین میں سے ایک تھیں اور وہ خارجہ امور کے پینل کی ذیلی کمیٹی برائے افریقہ میں ڈیموکریٹک نمائندگی کر رہی تھیں۔واضح رہے کہ امریکا میں 47ویں صدر کے انتخاب متعدد ریاستوں میں پولنگ اختتام کو پہنچ گئی ہے تاہم سوئنگ ریاستوں جارجیا اور پنسلوینیا میں پولنگ کا وقت بڑھا دیا گیا، متعدد ریاستوں میں ڈونلڈ ٹرمپ اور کاملا ہیرس کے درمیان سخت مقابلہ جاری ہے۔صدارتی انتخاب میں جیت کے لیے 538 میں سے کم از کم 270 الیکٹورل ووٹ درکار ہیں جبکہ 7 پانسہ پلٹ ریاستیں ایریزونا، جیورجیا، مشی گن، نیواڈا، شمالی کیرولائنا، پینسلوینیا اور اور وسکونس جیت کی راہ میں اہم کردار ادا کریں گی۔امریکی نشریاتی ادارے 'وائس آف امریکا' کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے اب تک 246 الیکٹورل ووٹ حاصل کر لیے جبکہ کاملا ہیرس 214 الیکٹورل ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہیں۔

عمران خان، بشریٰ بی بی کیخلاف 190 ملین پاؤنڈ ریفرنس حتمی مرحلے میں داخل

اسلام آباد:(ایجنسی)۔پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی اور سابق وزیر اعظم عمران خان اور ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کے خلاف 190 ملین پاؤنڈ ریفرنس حتمی مرحلے میں داخل ہو گیا، جہاں وکلا صفائی نے 35 گواہوں پر جرح مکمل کر لی۔بانی پی ٹی آئی عمران خان کو کمرہ عدالت میں پیش کیا گیا، جبکہ بشریٰ بی بی سماعت کے لیے اڈیالہ جیل آئیں۔اس موقع پر عمران خان کے وکیل ظہیر عباس اور بشریٰ بی بی کے وکیل عثمان گل نے گواہوں پر جرح کی۔نیب پراسیکیوٹر نے موقف اپنایا کہ 190 ملین پاؤنڈ ریفرنس میں مزید کوئی شواہد پیش نہیں کرنا چاہتے، جس پر عدالت نے عمران خان اور بشریٰ بی بی کے 342 کے بیان کے لیے 8 نومبر کی تاریخ مقرر کر دی۔8 نومبر کو عدالت عمران خان اور بشریٰ بی بی کو 342 کے بیان کے سوال نامے فراہم کرے گی۔واضح رہے کہ 4 نومبر کو عدالت نے 190 ملین پاؤنڈ کیس میں عمران خان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کے وکیل کو جرح کا حق ختم کرنے کا آخری موقع دیتے ہوئے سماعت 6 نومبر تک ملتوی کر دی تھی۔ جنگ کی رپورٹ کے مطابق عدالت کی جانب سے دیے گئے موقع پر ملزم چاہے تو اپنی صفائی میں کچھ کہہ سکتا ہے، اسے 342 کا بیان بھی کہتے ہیں۔آج نیوز نے ماہر قانون وقاص ابریز کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ ملزم کا بیان زیر دفعہ 342 (ض)(ف) قلمبند کرتے ہوئے عدالت خود ملزم سے سوالات کرتی ہے اور وہ ان سوالات کے جواب دیتا ہے۔واضح رہے کہ 190 ملین پاؤنڈز یا القادر ٹرسٹ کیس میں الزام لگایا گیا ہے کہ عمران خان اور ان کی اہلیہ نے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں برطانیہ کی نیشنل کرائم ایجنسی (این سی اے) کی جانب سے حکومتِ پاکستان کو بھیجے گئے 50 ارب روپے کو قانونی حیثیت دینے کے عوض بحریہ ٹاؤن لمیٹڈ سے اربوں روپے اور سینکڑوں کنال مالیت کی اراضی حاصل کی۔یہ کیس القادر یونیورسٹی کے لیے زمین کے مبینہ طور پر غیر قانونی حصول اور تعمیر سے متعلق ہے جس میں ملک ریاض اور ان کی فیملی کے خلاف منی لانڈرنگ کے کیس میں برطانیہ کی نیشنل کرائم ایجنسی (این سی اے) کے ذریعے 140 ملین پاؤنڈ کی وصولی میں غیر قانونی فائدہ حاصل کیا گیا۔عمران خان پر یہ بھی الزام ہے کہ انہوں نے اس حوالے سے طے پانے والے معاہدے سے متعلق حقائق چھپا کر کابینہ کو گمراہ کیا، رقم (140 ملین پاؤنڈ) تصفیہ کے معاہدے کے تحت موصول ہوئی تھی اور اسے قومی خزانے میں جمع کیا جانا تھا لیکن اسے بحریہ ٹاؤن کراچی کے 450 ارب روپے کے واجبات کی وصولی میں ایڈجسٹ کیا گیا۔

ہم لیزر کی صنعت میں خود کفیل ہو چکے ہیں

تہران:(ایجنسی) ارنا ایران کے محکمہ ایٹمی توانائی کے سربراہ نے کہا ہے کہ ہم نے لیزر ٹیکنالوجی کی نمائش میں اپنی بعض پروڈکٹس کی رونمائی کی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم اس صنعت میں خود کفیل ہو چکے ہیں ارنا کے مطابق اسلامی جمہوریہ ایران کے محکمہ ایٹمی توانائی کے سربراہ محمد اسلامی نے بدھ 6 نومبر کو حکومتی کابینہ کے اجلاس کے موقع پر صحافیوں کے ساتھ گفتگو میں کہا کہ ہم نے لیزر ٹیکنالوجی کی نمائش میں جن پیداواروں کی نمائش کی ہے درحقیقت ان کی تیاری کے ساتھ ہی ہم اس صنعت میں پوری طرح خود کفیل ہو چکے ہیں۔انھوں نے کہا کہ لیزر ٹیکنالوجی روز بروز خود کو عوام میں زیادہ متعارف کر رہی ہے اور دیگر صنعتوں کی مدد میں اپنی حیثیت اور پوزیشن کو زیادہ اجاگر کر رہی ہے۔ ایران کے محکمہ ایٹمی توانائی کے سربراہ نے کہا کہ مذکورہ نمائش میں ہم نے رنگین دھاتوں کی لیزر کٹنگ مشین کی رونمائی کی جبکہ گزشتہ سال ہم نے لیزر ویلڈنگ کی رونمائی کی تھی۔انھوں نے کہا کہ لیزر کٹنگ مشین سے انتہائی ظریف کٹنگ انجام دی جا سکتی ہے جبکہ اس پر آنے والے اخراجات بہت کم ہیں۔

نیتن یاہو کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ زور پکڑ گیا

تل ابیب:(ایجنسی) صیہونی قیدیوں کے لواحقین نے تل ابیب کی سڑکیں بند کر کے اپنے احتجاج کے دوران نیتن یاہو کابینہ سے مطالبہ کیا کہ وہ حماس کے ساتھ قیدیوں کے تبادلے کا سمجھوتہ کرے۔حملوں میں اضافے کے ساتھ صیہونیوں کی جانب سے نتن یاہو کے خلاف مظاہروں میں بھی شدت آ رہی ہے۔صیہونی اخبار کے مطابق ہزاروں صیہونیوں نے تل ابیب میں وزارت جنگ کی عمارت کے باہر وسیع پیمانے پر مظاہرہ کیا اور صیہونی قیدیوں کی رہائی کے لئے حماس کے ساتھ معاہدہ کئے جانے کا مطالبہ کیا۔اس سے پہلے اس اخبار نے صیہونی قیدیوں کی رہائی کے بارے میں نتن یاہو کے خیالات سے پردہ اٹھایا تھا جس کے بعد ان کے خلاف مظاہروں میں اضافہ ہو گیا۔اخبار نے لکھا تھا کہ نیتن یاہو قیدیوں کی رہائی کے بجائے اپنی کابینہ کی بقاء کے ساتھ ساتھ تحقیقاتی عمل سے بچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سویڈن: قرآن کا نسخہ نذر آتش کرنے والے کو جیل کی سزا

سویڈن: (ایجنسی)۔سویڈن کی ایک عدالت نے سن 2022 میں دو مظاہروں کے دوران مسلمانوں کے خلاف نفرت پر مبنی اشتعال انگیزی کے الزام میں انتہائی دائیں بازو کے ایک کارکن کو چار ماہ قید کی سزا سنائی ہے۔انتہائی دائیں بازو کے کارکن راسموس پالوڈان نے سن 2022 کے دوران مالمو میں مذہب اسلام کے خلاف مظاہرے کیے تھے اور اس میں انہیں قرآن کا ایک نسخہ جلاتے ہوئے دیکھا گیا۔سویڈن کی عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ انہوں نے ان مظاہروں کے دوران مسلمانوں، عربوں اور افریقی ممالک کے لوگوں کے خلاف اشتعال انگیز ریمارکس دیے۔سویڈن میں قرآن کے اوراق نذر آتش کرنے کے خلاف پاکستان میں آج ملک گیر احتجاج جج نکلاس سوڈربرگ نے منگل کے روز ایک بیان میں کہا، "عوامی سطح پر نکتہ چینی کرنا جائز ہے، مثال کے طور پر، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف تنقید درست ہے، تاہم لوگوں کے ایک گروپ کی توہین متعلقہ اور ذمہ دارانہ گفتگو کی حد سے واضح طور پر تجاوز نہیں کرنی چاہیے۔" انہوں نے مزید کہا، "ان واقعات میں، اس طرح کی کوئی گفتگو نہیں تھی۔اس کے بجائے، بیانات کا مقصد محض مسلمانوں کو بدنام کرنا اور ان کی توہین کرنا تھا۔" انتہائی دائیں بازو کے کارکن راسموس پالوڈان کے یہ مظاہرے سویڈن میں ہونے والے ایک اور واقعے سے مختلف تھے، جہاں اسٹاک ہولم میں ایک عراقی عیسائی پناہ گزین نے بھی قرآن کو نذر آتش کیا تھا۔انتہائی دائیں بازو کے اشتعال انگیز کارکن پالوڈان سویڈن اور ڈنمارک دونوں کے شہری ہیں۔انہیں اس سے پہلے بھی اسی طرح کے الزامات میں سزا سنائی گئی۔پالوڈان خود بھی پیشے سے ایک وکیل ہیں اور انہوں نے کہا کہ وہ منگل کے روز کے اس فیصلے سے حیران نہیں ہیں۔ سویڈش اخبار ایکسپریسن نے ان کے حوالے سے لکھا کہ "اس کی توقع تھی۔ہم اپیل کریں گے۔" انتہائی دائیں بازو کے اشتعال انگیز کارکن پالوڈان سویڈن اور ڈنمارک دونوں کے شہری ہیں۔انہیں اس سے پہلے بھی اسی طرح کے الزامات میں سزا سنائی گئی تھی۔اس وقت بھی انہوں نے قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی تھی اور اس فیصلے کے خلاف بھی اپیل کرنے کا عزم کیا تھا۔قرآن جلانے کے اس واقعے نے خاص طور پر سویڈن اور ترکی کے درمیان تعلقات کشیدہ کر دیے تھے اور انقرہ کئی مہینوں تک دھمکی دیتا رہا تھا کہ وہ سویڈن کی نیٹو میں شمولیت کی کوشش کو ناکام بنا دے گا۔ترکی نے کہا تھا کہ جب تک سویڈن پی کے کے سے وابستہ کرد باغیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرنے کے لیے مزید اقدامات کرنے کے وعدے نہیں کرتا اس وقت تک نیٹو میں اس کی شمولیت معطل رہے گی۔تاہم بعد میں اس نے اپنا ویٹو واپس لے لیا اور سویڈن کو مطلوبہ رکنیت مل گئی۔

امید ہے ٹرمپ کی جیت امریکا سے تعلقات میں نئے باب کا سبب بنے گی

کابل:(ایجنسی)۔خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق افغان وزارت خارجہ کے ترجمان عبدالقہار بلخی نے ایکس پوسٹ میں کہا کہ 'افغان حکومت کو امید ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ دونوں ملکوں کے تعلقات میں ٹھوس پیش رفت کے لیے حقیقت پسندانہ اقدامات اٹھائے گی اور دونوں ممالک تعلقات کا نیا باب کھولنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔انہوں نے زور دیا کہ سابق صدر ٹرمپ نے اپنے پہلے دور اقتدار میں طالبان کے ساتھ امن معاہدے کی سربراہی کی جس کے نتیجے میں امریکا کو 2021 میں انخلا کا راستہ ملا اور 20 سالہ قبضے کا خاتمہ ہوا۔دریں اثنا طالبان کے تاریخی گڑھ قندھار کے محکمہ اطلاعات و ثقافت کے سربراہ انعام اللہ سمنگانی نے ایکس پوسٹ میں کہا ہے۔

ایرانی سیٹلائٹس کوثر اور ہدہد زمین پر سگنل بھیجنے میں کامیاب

تہران:(ایجنسی) تفصیلات کے مطابق ایران کی ایک پرائیویٹ نالج بیسڈ کمپنی امید فضا کے محققین نے پانچ نومبر بروز منگل اپنے تیار کردہ دو سیٹلائٹس کوثر اور ہدہد کو ایک روسی راکٹ کے ذریعے کامیابی کے ساتھ خلا میں روانہ کیا۔یہ ایران کے پرائیویٹ سیکٹر کے ڈیزائن اور تیار کردہ پہلے سیٹلائٹ ہیں جو خلا میں بھیجے گئے ہیں۔زمین سے پانچ سو کلومیٹر دور مدار میں اپنے مصنوعی سیاروں کو پہنچانے کے بعد ایران کے محققین اور سائنسدانوں کو دوسری کامیابی اُس وقت حاصل ہوئی جب خلا سے دونوں ہی سیٹلائٹ کوثر اور ہدہد نے کامیابی کے ساتھ اپنے سگنل زمین کی جانب ارسال کئے۔سیٹلائٹ کو تیار کرنے والی کمپنی امید فضا کے سی ای او حسین شہرابی نے پہلے ہدہد سیٹلائٹ سے کامیابی کے ساتھ، سگنل موصول ہونے کی خبر کا اعلان کیا اور پھر انہوں نے کوثر کے کامیاب آپریشن کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ کوثر بھی ہدہد کی طرح سگنل ارسال کرنے میں کامیاب رہا ہے۔اس کامیابی کی جانب روس میں ایران کے سفیر کاظم جلالی نے بھی اپنی ایک ایکس پوسٹ میں اشارہ کیا ہے۔

کاموں کی باقاعدہ جائزہ اور مانیٹرنگ کی جائے: گورنر

گورنر کی کوششوں سے راج بھون کی شکل، خوبصورتی اور کشش میں اضافہ ہوا ہے: سریش کھنہ

لکھنؤ: اتر پردیش کی گورنر شریمتی آنندی بین پٹیل نے آج راج بھون، لکھنؤ میں ریاستی وزیر خزانہ جناب سریش کمار کھنہ کی موجودگی میں 14 کروڑ 65 لاکھ روپے کی لاگت سے 8 ترقیاتی کاموں کا سنگ بنیاد رکھا۔ ان میں راج بھون کے اپر پرائمری اسکول کی بحالی، چھتوں پر چائنا موزیک کا کام، فائر فائٹنگ سسٹم کی اپ گریڈیشن، مختلف عمارتوں کی چھتوں پر روف ٹاپ سولر پینلز، کچن کی تزئین و آرائش، نئی ایئر کنڈیشنگ ٹیکنالوجی کی فراہمی اور تنصیب شامل ہیں۔ گاندھی آڈیٹوریم میں ڈی جی کا کام شامل ہے۔ آج سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے گورنر نے ایک بہت ہی مبارک لب پچھی کی خواہش کی اور اس موقع پر ان کاموں کے آغاز پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ نیک نیتی کے ساتھ کیا گیا کام کامیابی سے مکمل ہوتا ہے۔ گورنر نے تمام تعمیراتی کاموں کو بروقت اور اعلیٰ معیار کے ساتھ انجام دینے اور ان کا باقاعدہ جائزہ لینے اور بروقت نگرانی کرنے کی ہدایت کی۔ ان میں خاص طور پر راج بھون کمپلیکس میں واقع خستہ حال اپر پرائمری اسکول کے کلاس رومز کو سمارٹ کلاس رومز میں تبدیل کرنے کا کام شامل ہے۔ انہوں نے سرکاری سکولوں میں اساتذہ کے معیار اور انفراسٹرکچر پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یہاں پڑھنے والے طلباء کو چاہیے کہ وہ تہذیب یافتہ بنیں، جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کریں اور اپنے مستقبل کے خود تخلیق کار بنیں۔ گورنر نے کہا کہ عزم اور لگن سے کام کر کے کسی بھی منصوبے کو مقررہ وقت سے پہلے مکمل کیا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر انہوں نے موجود سینئر عہدیداروں کو نالندہ یونیورسٹی کے نئے کیمپس کا دورہ کرنے کا مشورہ بھی دیا اور اس کی ٹیکنالوجی اور ڈیزائن کو متاثر کن قرار دیا۔ ریاستی وزیر خزانہ جناب سریش کھنہ نے گورنر کی ہمہ جہتی اور تخلیقی سوچ کی تعریف کی اور انہیں ایک ایسی شخصیت قرار دیا جو ریاست اور سماج کے لیے تحریک کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ راج بھون کو مسلسل آسان اور پرکشش بنانے میں گورنر کا تعاون مثالی ہے۔ گورنر کی کوششوں سے راج بھون کی شکل، خوبصورتی اور کشش میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی عمارتیں بنانا آسان ہے لیکن پرانی عمارتوں کو نہ صرف دیکھ بھال بلکہ سجانا اور خوبصورت بنانا بھی ایک مشکل کام ہے، اس کے لیے تخلیقی سوچ کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے راج بھون کے پبلک ہال اور دیگر اہم کمروں میں کی گئی سجاوٹ کی بھی تعریف کی۔ گورنر کے دور کو تاریخی اور مثالی قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ محترم کے اقدامات نے ایک نقش چھوڑا ہے جس پر آنے والی نسلیں عمل پیرا ہوں گی۔ پروگرام کے اختتام پر گورنر کے ایڈیشنل چیف سکریٹری ڈاکٹر سدھیر مہادیو بوبڈے نے گورنر کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا اور وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے راج بھون میں کاموں کی بروقت اور کامیابی سے تکمیل کے لیے تمام متعلقہ افسران کا شکریہ ادا کیا۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری فینانس، جناب دیپک کمار، چیف انجینئر (بلڈنگ) محکمہ تعمیرات عامہ، جناب سی پی گپتا، سپرنٹنڈنگ انجینئر الیکٹریکل، شری آر ایم سریواستو، سپرنٹنڈنگ انجینئر سول، شری یوگیندر سنگھ، راج بھون اور اپر پرائمری اسکول کے تمام افسران اور عملہ۔ پروگرام میں راج بھون کے اساتذہ اور طلباء موجود تھے۔

ہر ریاست اپنے تہواروں، یوم تاسیس اور ثقافتی روایات کے ذریعے اپنے تنوع کو ظاہر کرتی ہے: گورنر

لکھنؤ: گورنر شریمتی آنندی بین پٹیل کی صدارت میں آج راج بھون میں ریاست پنجاب کے یوم تاسیس کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر پنجاب کی ثقافت اور تنوع پر مبنی دستاویزی فلم کے ساتھ ساتھ ریاست پنجاب کے شاندار ثقافتی ورثے کی عکاسی کرنے والے مختلف لوک رقص اور لوک گانے کی پرفارمنس بھی دکھائی گئی۔ یوم تاسیس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے گورنر نے تمام فنکاروں کی پرجوش اور پرجوش پرفارمنس کو سراہا اور انہیں مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ زندگی کے ہر پہلو میں جوش و خروش ہے اور ہر ریاست اپنے تہواروں، یوم تاسیس اور ثقافتی روایات کے ذریعے اپنے تنوع کو ظاہر کرتی ہے۔ پنجاب کو دریاؤں کی ریاست قرار دیتے ہوئے، گورنر نے بھاکڑا ننگل ڈیم پر گفتگو کرتے ہوئے ریاست کو دولت کا ذخیرہ قرار دیا۔ انہوں نے ریاست کے رنگ برنگے کپڑے، ثقافت، کھانے وغیرہ کا ذکر کیا۔ پنجاب کو ایک محب وطن ریاست قرار دیتے ہوئے گورنر نے کہا کہ سب سے زیادہ فوجی پنجاب سے فوج میں شامل ہوتے ہیں اور پنجاب رجمنٹ فوج میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے پنجاب کے مشہور مقامات جیسے بھگت سنگھ، راج گرو اور سکھدیو کے مقبروں، حسینی والا، جلیانوالہ باغ اور گولڈن ٹیمپل کا ذکر کیا۔ پنجاب کی انفرادیت اور خدمت کے جذبے کی تعریف کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ پنجابیوں کی روایت ہے کہ وہ بلا تفریق لنگر میں سب کی خدمت کرتے ہیں۔ انہوں نے پنجاب کی ثقافت کو اعلیٰ انسانی اقدار سے متاثر قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہاں کی خدمت کی روایت ہر نسل چلتی ہے۔ گورنر نے نوجوانوں میں منشیات کے اثرات کو پنجاب کے ایک بڑے مسئلے کے طور پر اجاگر کیا اور نوجوانوں کو اس بحران سے نکالنے کے لیے ریاستی اور مرکزی حکومت کی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے پنجاب کو منشیات سے پاک بنانے اور نوجوانوں کے پیسے بچانے پر زور دیا۔ پنجاب کے ثقافتی ورثے کو اجاگر کرنے کے لیے نارتھ سنٹرل زون کلچرل سنٹر، پریاگ راج اور پنجاب کے فنکاروں کی جانب سے مختلف لوک رقص گدا، بھنگڑا اور جھومر اور دیگر مقامی رقصوں کی پرجوش پرفارمنس دی گئی۔ اس کے علاوہ گورنر پنجاب نے نمائش اور پنجاب کی ثقافت، کھانے، کپڑے، دستکاری، لوک آرٹ، اہم مقامات اور عظیم شخصیات پر مبنی رنگولی کا بھی دورہ کیا۔ اس موقع پر پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر سدھیر مہادیو بوبڈے، پرنسپل سکریٹری آبپاشی مسٹر انل گرگ، پرنسپل سکریٹری توانائی مسٹر نریندر بھوشن، مسٹر نریندر بنسل، ڈائرکٹر ویمن ویلفیئر مسز سندیپ کور، میونسپل کمشنر لکھنؤ مسٹر اندر جیت سنگھ اور مختلف افسران موجود تھے۔ پنجاب، راج بھون کے افسران اور اہلکار وغیرہ موجود تھے۔

جامعہ ناظمیہ میں جلسہ تشکّر

لکھنؤ: ۶ نومبر ۲۰۲۴: آج مرکزی ہال جامعہ ناظمیہ میں ایک جلسہ تشکر کا انعقاد زیر صدارت آیت اللہ سید حمید الحسن حفظہ اللہ سربراہ جامعہ ناظمیہ منعقد ہوا الہ اباد ہائی کورٹ کے ذریعے مدرسہ ایکٹ ختم کرنے اور مدارس کو بند کرنے کا جو حکم الہ اباد ہائی کورٹ نے صادر کیا تھا اس کے خلاف سپریم کورٹ میں رٹ داخل کی گئی تھی کل پانچ تاریخ کو سپریم کورٹ کے معزز جج حضرات نے اپنے فیصلے میں الہ اباد ہائی کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور ۲۰۰۴ میں جو حکومت اتر پردیش نے مدرسہ ایکٹ قانون کو نافذ کیا تھا اس کو برقرار رکھا جلسے کا اغاز مولوی فیض عسکری نے تلاوت کلام پاک سے کیا اور مدرسے کے متعدد طلاب اور اساتذہ نے اپنی تقاریر میں مدارس کی اہمیت اور اس کی افادیت اور موجودہ حالات میں ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں بیان کیں آخر میں صدر جلسہ آیت اللہ سید حمید الحسن حفظہ اللہ نے اپنی بصیرت افروز تقریر میں سپریم کورٹ کے معزز جج حضرات خاص طور سے ڈیوائی چندر چوڑ کا شکریہ ادا کیا اور مدارس کی حالات کو باقی رکھنے اور اس کی اہمیت پر بصیرت افروز تقریر فرمائی اپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ مدارس کا وجود بہت ضروری ہے اور یہ مدارس بہت پہلے سے ہندوستان میں اپنی خدمات کو انجام دے رہے ہیں اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم کبھی ہندوستان کے تقسیم کے حق میں نہ اس وقت تھے اور نہ اب ہیں اور آپ نے اس بات کی بھی جانب نشاندہی کی کہ ہندوستان کی عدلیہ کا وقار ساری دنیا میں اپنے پیغام کے ذریعے سے لوگوں کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ سربراہ جامعہ نے اپنی تقریر میں اس بات کو بھی بیان کیا کہ ہم لوگوں کو اس جانب توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہم وقت کا فائدہ اٹھائیں ہندوستان کے ہم کل بھی وفادار تھے آج بھی ہیں اور ائندہ بھی رہیں گے اس لیے کہ وطن کی محبت نصف ایمان یا ایمان سے ہے اور ہندوستان کا مسلمان اپنے ملک کا وفادار کل بھی تھا اور اج بھی ہے اور ائندہ بھی رہے گا۔

مولانا ممتاز علی مرحوم تاحیات تبلیغ دین میں مصروف رہے: مولانا سید اشرف علی غروی

لکھنؤ: حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا ممتاز علی مرحوم امام جمعہ و جماعت امامیہ ہال دہلی کی رحلت پر آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ کے نمائندہ حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید اشرف علی غروی صاحب قبلہ نے تعزیت پیش کی۔ یقیناً ایک باعمل اور خدمت گزار عالم دین کی رحلت سے معاشرے میں ایسا خلل واقع ہوتا ہے کہ جس کے بھرپائی آسان نہیں ہے۔ ہمارے درمیان سے باعمل عالم دین حجۃ الاسلام جناب مولانا شیخ ممتاز علی رحمہ اللہ دار مجاز سے دار قرار کی جانب کوچ کر گئے، اپنے خانوادہ و رفقاء کے ساتھ ساتھ احباب و شاگردان کو غمزدہ کر گئے۔ آپ نے نہایت سادگی کے ساتھ زندگی گزاری اور زبان و قلم خاص طور پر امامیہ ہال کے منبر جمعہ سے ہر ہفتہ اپنے منفرد انداز سے تبلیغ دین میں تاحیات مصروف رہے۔ کبھی بھی آپ کے اقدام سے قوم و ملت رسوا نہیں ہوئی اور نہ ہی کبھی اپنی شخصیت کو کسی فتنہ و فساد کا حصہ بننے دیا۔ خداوند عالم سے دعا گو ہیں کہ آپ کے درجات کو بلند فرمائے، جوار معصومین علیہم السلام میں جگہ عنایت فرمائے اور تمام پسماندگان، وابستگان، شاگردان، عقیدت مندان کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے۔

علم وعمل اور سادہ زیستی انسان کو ممتاز بنانے کے لئے کافی: مولانا سید حیدر عباس رضوی

افلاک رو رہے ہیں زمیں بھی اداس ہے
آنسو بہا رہی ہے فضا تیری موت پر

لکھنؤ: سال رواں میں تمام آلام و شدائد نے دل رنجیدہ کر ہی رکھا تھا کہ نصف شب یہ غم انگیز خبر ملی ممتاز عالم دین نائب صدر ادارہ تنظیم المکاتب، رکن مجلس خاص شیعہ علماء اسمبلی ہندوستان، امام جمعہ امامیہ ہال دہلی جناب حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا ممتاز علی صاحب نے بھی داعی اجل کو لبیک کہا۔ مجھ ناچیز نے مولانا مرحوم جیسے عالم باعمل، سادہ مزاج و قوی حافظہ کا مالک سرزمین ہندوستان پر یا نہیں دیکھا یا کم دیکھا۔ اپنی خودداری اور علم و عمل سے مولانا مرحوم نے ہر عام و خاص کو اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا۔ آپ نے مجھ جیسے طالبعلم کی ہمیشہ حوصلہ افزائی اور مسلسل تشویق فرمائی۔ میرا اور مولانا مرحوم کا مختلف مقامات پر تبلیغی سرگرمیوں کے درمیان ساتھ رہا۔ جیسے پٹنہ میں محبان ام الائمہ ٹرسٹ کی جانب سے عزائے فاطمی کے ایام، ادارہ تنظیم المکاتب کی دینی تعلیمی کانفرنس کے دوران کانپور اور کشمیر کی سرزمین، شیعہ علماء اسمبلی ہندوستان کے جلسات جب بھی دہلی میں منعقد ہوئے تو ہم آپ کی اقتدا میں ہی نماز ادا کرتے یا پھر علمائے اکبر پور و فیض آباد کی جانب سے وثیقہ عربی کالج میں یاد رفتگان کے عنوان سے مجلس عزا۔ جہاں بہت کچھ سیکھنے اور سننے کو ملا۔ فیض آباد میں مولانا مرحوم نے رسموں میں جکڑی قوم کا حال زار بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جب تک دلہن نکاح کا جوڑا اپہن نہ لے آپ کتنے ہی بڑے مولوی کیوں نہ ہوں جوڑا جوڑ نہیں سکتے۔ آپ نے ہم طلاب کو راہ تبلیغ کی دشواریوں سے ہمیشہ باخبر کیا۔ آپ کا انتقال پر ملال یقیناً قوم و ملت کا بڑا خسارہ ہے۔ اس غم و الم کے موقع پر تمام پسماندگان و وابستگان کی خدمت میں دلی تعزیت و تسلیت عرض کرتا ہوں۔ قارئین محترم سے مولانا مرحوم کے لئے بغرض ایصال ثواب مجالس عزا کے اہتمام اور تلاوت کلام پاک کی خاص گزارش ہے۔

سید عالم نقوی کی شخصیت پر کتاب

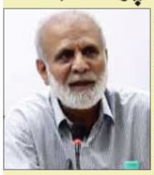

لکھنؤ۔ تنظیم علی کانگریس نے اپنے سرپرست، ماضی میں صدارت کے منصب پر فائز رہے، اسلامی فکر و ذہن کے حامل، مثبت فکر اور ملت کا درد رکھنے والے بیباک و جرات مند صحافی سید عالم نقوی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے عارف آشیانہ چوک، لکھنؤ میں گزشتہ دنوں جلسہ تعزیت کا اہتمام کیا تھا۔ صراحتا عرض ہے کہ 2005 سے 2012 تک مرحوم سید عالم نقوی تنظیم سے بحیثیت صدر وابستہ رہے۔ ان کی عمر کا بڑا حصہ دہلی، ممبئی اور دیگر شہروں میں صحافت و ادب سے وابستگی میں گزرا۔ لکھنؤ میں تنظیم علی کانگریس اور روزنامہ "اودھ نامہ" سے وابستہ رہ کر انھوں نے قلم و زبان سے اتحاد بین المسلمین کی عملی کوششیں کیں۔ علی گڑھ کے دوران قیام بھی وہ لکھتے پڑھتے رہے۔ اخبارات میں چھپتے رہے۔ مگر پیہم علالت کے سبب تسلسل برقرار نہ رکھ سکے۔ وقفہ وقفہ سے لکھنؤ آتے رہے۔ جو ان کا اپنا شہر تھا۔ اب وہ نہیں ہیں تو ہماری ذمہ داری ہے کہ ان کی حیات و خدمات پر، ان سے قریب رہی شخصیات سے جتنا کچھ ممکن ہے لکھا لیا جائے اور کم از کم ایک کتاب تیار کر دی جائے۔ تاکہ حیات و خدمات کو سمجھنے، جاننے اور کچھ ان چھوے پہلوؤں کو منظر عام پر لایا جا سکے۔ ہمیں آپ کی قلمی رائے درکار ہے۔ آپ اپنے مضامین ای۔ میل کے ذریعے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

باندہ: نوجوان جمنا میں کودا

باندہ: 06 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع باندہ کے تنواری تھانہ علاقے میں بدھ کو ایک نوجوان بینڈا گھاٹ میں بنے پل سے جمنا ندی میں کود گیا۔ تندواری پولیس کے مطابق آج ایک نوجوان اپنی کار سے باندہ۔ فتح پور نیشنل ہائی وے میں واقع بینڈا گھاٹ پر بنے پل پر پہنچا اور کچھ دیر تک پل کے اوپر چہل قدمی کرتا رہا پھر پل کی ریلنگ پر کھڑے ہو کر جمنا ندی میں کود گیا۔ واقعہ کی اطلاع پر فوراً موقع پر پہنچی پولیس نے غوطہ خوروں کی مدد سے اس کی تلاش میں جٹ گئی اور کار میں ملے اے ٹی ایم، موبائل فون اور آدھار کارڈ وغیرہ سے نوجوان کی شناخت کوتوالی دیہات تھانہ علاقے کے جاری گاؤں باشندہ راکیش سنگھ کے تقریباً 22 سالہ بیٹے شیو پرتاپ سنگھ کے طور پر کر کے اہل خانہ کو مطلع کیا۔ اڈیشنل ایس پی شیو راج نے واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ جمنا ندی میں نوجوان کی تلاش جاری ہے۔ اب تک جل سمادھی کے لئے نوجوان کا کچھ بھی پتہ نہیں چل سکا ہے۔ فی الحال واقعہ کی وجوہات کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔

بزم احساس ادب لکھنؤ کی ماہانہ طرحی نشست منعقد

لکھنؤ۔ بزم احساس ادب لکھنؤ کی ماہانہ طرحی نشست بزم کے دفتر واقع بابا پروا اودھ نگر میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت معروف شاعر رفعت شیدا صدیقی نے کی جبکہ نظامت کا فریضہ بین الاقوامی شاعر عرفان لکھنوی نے انجام دیا۔ نشست کا آغاز قاری حسنین رجولوی نے تلاوت کلام۔ ربانی سے کیا۔ عرفان لکھنوی کے نعتیہ کلام کے بعد مصرع طرح " آج گزر رہا ہوں میں وقت کے امتحان سے" پر طرحی دور شروع ہوا۔ منتخب اشعار نذر قارئین ہیں۔

کوئی نہیں ہے اسرا ٹوٹا ہر ایک رابطہ
اج گزر رہا ہوں میں وقت کے امتحان سے
رفعت شیدا صدیقی

سکتے میں دونوں اج ہیں عشق ہو یا کہ حسن ہو
حسن خیال کیوں مٹا دونوں کے درمیان سے
مرزا شارق

کس نے تجھے کہا بول تو ہے سخن کا ایک پھول
لفظوں کے تارے توڑ لے فکر کے اسمان سے
عرفان لکھنوی

ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گیا اردو کہیں نہیں ملی
پوچھا ہر اک مکین سے پوچھا ہر اک مکان سے
حیدر علوی

تیرے قریب اکے میں دور جہاں سے ہو گیا
پر ترے ساتھ رہ کے اب جیتا رہوں گا شان سے
معید رہبر

خلد کی تم بہار ہو وقت کا شاہکار ہو
کچھ تو ہمیں بتائیں کیا اترے ہو آسمان سے
بشارت لکھنوی

جینا اگر ہے شان سے رہنا ہے ان بان سے
سجدے بھی کر نماز کے ربط بھی رکھ اذان سے
عقیل غازیپوری

گل کے بھی غم کی بات ہو خاروں کا درد ہو بیاں
ان کا بھی رشتہ ناطہ ہے آپ کے گلستان سے
محسن عظیم

ان کی جبیں کی سلوٹیں کرنے لگیں شکایتیں
لفظ غلط ادا ہوا کیسے مری زبان سے
حسنین رجولوی

سن کے تمہارا تذکرہ قلب ہوا ہے گل کدہ
آنے لگی ہیں خوشبوئیں فکر کے گلستان سے
عالم۔ صاحب پوری

ان کے علاوہ رضوان بسوانی، عیاض لکھنوی، شاد لکھنوی نے کلام سنایا۔ خصوصی طور سے مسعود عالم فہمی، عبنل، طفل لہرپوری، حافظ وشیق، انصار احمد، شہیر احمد وغیر ہم نے شرکت فرما۔ عالم صاحب پوری نے بزم کے خادم کے طور پر جملہ شعراء و شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

مولانا مجتبیٰ حسین کے ایصال ثواب کے لیے مجلس اتوار کو

لکھنؤ۔ جامعہ ناظمیہ کے پروفیسر مولانا مجتبیٰ حسین مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے اتوار کو مجلس کا اہتمام کیا جائے گا۔ مولانا مرحوم کے فرزند عزادار حسین نے بتایا کہ اتوار کو مجلس کا آغاز صبح دس بجے وکٹوریہ اسٹریٹ پر واقع ناظم صاحب کے امام باڑہ سے تلاوت کلام پاک سے ہوگا۔ مجلس سے جامعہ حیدریہ مدینۃ العلوم، خیرآباد، سیتاپور کے مولانا ناظم علی خیرآبادی خطاب کریں گے۔

جماعت اسلامی ہند کے ریاستی صدر نے سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے

لکھنؤ: جماعت اسلامی ہند مشرقی اتر پردیش کے صدر ڈاکٹر ملک فیصل نے سپریم کورٹ کے اتر پردیش مدرسہ ایکٹ کو برقرار رکھنے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ ڈاکٹر ملک فیصل نے ایک بیان میں کہا کہ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ اقلیتی برادری کے لیے حوصلہ افزا ہے۔ اس سے انہیں اپنے تعلیمی حقوق کو برقرار رکھنے اور ان کی پیروی کرنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس فیصلے سے مدارس کے طلباء اور مذہبی اقلیتوں اور ان کے تعلیمی اداروں کے تعلیمی حقوق کا تحفظ ہوگا۔ اس فیصلے میں ان آئینی اصولوں کی بھی توثیق کی گئی ہے جو مذہبی اقلیتوں کے تعلیمی اداروں کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ یہ فیصلہ ریاستی حکومت کو یہ پیغام بھی دیتا ہے کہ اسے مذہبی تعلیمی اداروں کے اپنی شناخت کے ساتھ تعلیم فراہم کرنے کے حق کا احترام کرنا چاہیے۔ مدارس کے حوالے سے اکثر سیاست کی جاتی ہے اور مدارس کی تعلیم کو سیاسی رنگ دیا جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں یہ فیصلہ بہت اہم ہے۔ انہوں نے مدارس کو نشانہ بنانے کے بجائے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ مدارس میں بہتر تعلیمی نظام کو فروغ دے جہاں معاشرے کے ہر طبقے کو تعلیم حاصل کرنے کے یکساں مواقع میسر ہوں۔

روشن جیکب نے بڑے امام باڑہ کے تقدس کو لے کر ڈی ایم کو خط لکھا

لکھنؤ۔ ڈویژنل کمشنر ڈاکٹر روشن جیکب نے تاریخی آصفی امام باڑہ بڑہ امام باڑہ میں قابل اعتراض ریلوں کی تیاری پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ اور پولس کمشنر کو خط لکھ کر بڑا امام باڑہ کے تقدس اور حفاظت کو یقینی بنانے کی ہدایت دی ہے۔ اتر پردیش شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے چیئرمین علی زیدی نے بڑے امام باڑہ میں ہر روز قابل اعتراض ریل بنانے اور انہیں سوشل میڈیا پر وائرل کرنے کا ذکر کیا تھا۔ خط کا نوٹس لیتے ہوئے ڈویژنل کمشنر نے پولس کمشنر اور ضلع مجسٹریٹ کو بڑے امام باڑہ کے تقدس اور حفاظت کے لیے ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ بڑے امام باڑہ میں اس طرح کی سرگرمیاں نہ صرف مذہبی مقام کے تقدس کو کمزور کرتی ہیں بلکہ اس تاریخی یادگار کی حفاظت پر بھی سنگین سوالات اٹھاتی ہیں۔ بڑا امام باڑہ ہمارے شاندار ورثے اور ایمان کی علامت ہے۔ اس کے وقار کو برقرار رکھنے کے لیے فوری طور پر ضروری اقدامات کیے جائیں۔

درس قرآن وجلسہ کا انعقاد

لکھنؤ۔ جامعہ ام المومنین میمونہ اسلامیہ للبنات فیض اللہ گنج میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی اصلاحی مشاعرہ کمیٹی کے زیر اہتمام درس قرآن وجلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ پرسنل لاء بورڈ کی ایگزیکٹو ممبر نخت پروین خان کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں زینب نے کلام پاک کی تلاوت اور درس قرآن سے پروگرام کا آغاز کیا۔ حمیرا آصف نے حمد میں اور ناصرہ آصف نے بارگاہ رسالت میں اپنا کلام پیش کیا۔ محفل میں موجود خواتین سے خطاب کرتے ہوئے نخت پروین خان نے سورہ بقرہ کی بعض آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے وہ نہ صرف اہل اسلام بلکہ پوری انسانیت کے لیے زندگی گزارنے کا طریقہ بتاتا ہے۔ ہر ایک کو ہدایات دیتا ہے۔ آج ہم نے قرآن کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پوری انسانیت سوگوار ہے۔ مختلف قسم کے مسائل آگئے ہیں۔ قرآن پڑھیں، سمجھیں اور اس کا پیغام دنیا تک پہنچائیں۔ انہوں نے کہا کہ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ خواتین معاشرے میں پھیلی برائیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ شادی کے معاملات شریعت کے مطابق چلائے جائیں۔ غلط رسومات اور فضول خرچی سے بچیں اور اس کا آغاز اپنے گھر سے کریں۔ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی شادیاں نبوی تعلیمات کی روشنی میں کریں۔ معاشرے کو سنوارنے اور سنوارنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ فرحہ جنید اور فائزہ جنید نے نعت اور منقبت نذرانہ پیش کیا۔ جلوس جامعہ کی وائس پرنسپل ام ہانی طاہراتی کی دعاؤں پر مکمل ہوا۔

سکھ سماج کے لوگوں نے نکالی پربھات پھیری

دیوبند، 6 رنومبر (ایچ ایف خان) صاحب شری گرونانک جی مہاراج کے پرکاش آتسو کے موقع پر نکالی جانے والی پربھات پھیری ریلوے روڈ پر واقع گرودوارہ صاحب سے شروع ہو کر سبھاش چوک، سنت نگر کالونی، لاجپت نگر کالونی، کیلاش پورم کالونی، اشوک وہار اور ریلوے روڈ سے ہوتے ہوئے برہم پوری کالونی میں واقع ہرجیت بترا اور پرویندر سنگھ لکڈ کی رہائش گاہ پر پہنچی، جہاں پر لوگوں نے پربھات پھیری کا استقبال کیا اور سیوا داروں کو سرو پا دیکر ان کا اعزاز بھی کیا۔

راجباہے میں پانی نہ آنے کے سبب کسان مہنگے ڈیزل سے سنچائی کو مجبور

دیوبند: گندم فصل کی بوائی کے لئے کھیتوں کی سینچائی کو دیوالی تہوار کے بعد بھی پانی ملنا شروع نہیں ہوا ہے جس کے سبب کسانوں کو اپنے کھیتوں میں مہنگا ڈیزل خرچ کر سنچائی کرنے کو مجبور ہونا پڑ رہا ہے، گنگ نہر کی صفائی کے ساتھ ساتھ رجباہوں کی صفائی کا آغاز گزشتہ دنوں ہو گیا تھا لیکن گزشتہ تین دنوں سے گاؤں بندر جڈا کے نزدیک نوادا قاسم پورہ میں راجباہے کی صفائی کرنے کے لئے لگائی گئی جے سی بی مشین کیچڑ میں پھنس جانے کی وجہ سے صفائی کا کام مکمل نہیں ہو سکا جس کے نتیجہ میں پانی نہ ملنے سے گندم کی بوائی تاخیر کا شکار ہو گئی ہے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ محکمہ آب پاشی کو چاہئے کہ وہ اپنے مذدوروں اور مشینری کو تیاری کی حالت میں رکھتے ہوئے مقررہ وقت سے پہلے کھیتوں میں پانی کی فراہمی کو یقینی بنائیں،

ڈی ایم ایس پینے نے بیڈمنٹن ٹورنامینٹ کا افتتاح کیا

بہرائچ 06 نومبر۔ مرحوم، ضلع اولمپک ایسوی ایشن کے زیر اہتمام اتر پردیش بیڈمنٹن ایسوی ایشن سے وابستہ تھے۔ مدن لال اگروال میموریل ریاستی سطح کا دعوتی بیڈمنٹن مقابلہ آج اندرا اسٹیڈیم میں شروع ہوا۔ مہمان خصوصی مہمند لیشور روی گری مہاراج نے فیتہ کاٹ کر مقابلے کا افتتاح کیا۔ ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی، پولیس سپرنٹنڈنٹ ورنداشکلا، ایم ایل سی پدمسین چودھری، ایم ایل اے مہسی سریشور سنگھ، ایم ایل سی پرگیہ ترپاٹھی، میونسپلٹی چیرمین سودھا دیوی بطور مہمان خصوصی موجود تھیں۔

مقابلہ کا پہلا میچ انڈر 15 زمرے میں آرین چوہان لکھنؤ اور شریستھا شکلا کے درمیان کھیلا گیا جس میں شریستھا نے 30-26 سے کامیابی حاصل کی۔ دوسرا میچ پردیپ بہرائچ اور کارتک بہرائچ کے درمیان کھیلا گیا جس میں کارتک نے یہ میچ 30-21 سے جیت لیا۔ اتھروا لکھنؤ اور آیوش کانپور کے درمیان کھیلے گئے تیسرے میچ میں آیوش کانپور نے 30-14 سے کامیابی حاصل کی۔ چوتھا میچ Mo. عالیان بہرائچ اور کرشن وردھن بریلی کے درمیان کھیلا گیا۔ جس میں کرشن وردھن نے 30-10 سے کامیابی حاصل کی۔ پانچواں میچ پرانجل لکھنؤ اور بہرائچ کے درمیان کھیلا گیا، پرانجل نے 30-7 سے جیت حاصل کی۔ پارس لکھنؤ اور آلوک سدھارتھ نگر کے درمیان کھیلے گئے چھٹے میچ میں پارس نے 30-11 سے کامیابی حاصل کی۔

ٹورنامنٹ کے کوآرڈینیٹر شیام کرن ٹیکڈیوال نے بتایا کہ یہ مقابلہ چار دنوں تک کھیلا جائے گا، اس میں ریاست کے انڈر 15، انڈر 17، بوائز۔ گرلز اور مرد و خواتین اوپن سنگل ڈبلز کیٹیگریز کے تقریباً 250 کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔ شکیل، برکھا گپتا، ریا سنگھ، انشراح، مونس خان اور میچ کنٹرولر پراوین راج بطور جج موجود تھے۔ ٹورنامنٹ کوآرڈینیٹر اے آر۔ انصاری رہ گئے۔

پروگرام سے اولمپک ایسوی ایشن کے صدر منیش ملہوترا، سکریٹری منوج گپتا، جتیندر پرتاپ سنگھ، گیانیندر پرتاپ سنگھ، رانا انل سنگھ، سریش گپتا، رام کشور گپتا، انل جیسوال، پنٹو سولنکی، اسپورٹس آفیسر آنند سریواستو وغیرہ نے خطاب کیا۔ اس پروگرام میں اولمپک ایسوی ایشن کے سینئر سرپرست اشوک متھلیا، تجارتی بورڈ کے صدر دیپک سونی، جنرل سکریٹری برج موہن متھلیا، آشیش کنسل، ڈاکٹر این۔ سی باوا، ڈاکٹر انیل اگروال وغیرہ موجود تھے۔

مقابلے کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے M.L.C پدمسین چودھری، بی جے پی کے ضلع صدر برجیش پانڈے، ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی اور پولیس سپرنٹنڈنٹ برندا شکلا نے امید ظاہر کی کہ یہ مقابلہ ضلع کے ممتاز سماجی کارکن آنجہانی مدن لال اگروال کی یاد میں ہر سال منعقد کیا جائے گا اور اس کی شکل بھی مزید پھیلتی رہے گی۔ مقررین نے مقابلے میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ وہ اچھے اسپورٹس مین اسپرٹ کے ساتھ اس جینٹل مین گیم میں حصہ لیں۔

کون ہیں نئے چیف جسٹس؟

جسٹس سنجیو کھنہ سپریم کورٹ کے 51ویں چیف جسٹس ہوں گے۔ان کی مدت ملازمت چھ ماہ کی ہوگی۔وہ 13 مئی 2025 کو ریٹائر ہوجائیں گے۔جب جسٹس چندر چوڑ چیف جسٹس بنے تھے تو ان کے سامنے زیر التوا مقدمات کی تعداد 69 ہزار تھی۔لیکن جسٹس کھنہ کے سامنے ان کی تعداد 82 ہزار ہے۔جن میں بغاوت، ارکان پارلیمنٹ کو معطل کرنے میں اسپیکر کا کردار، الیکشن کمشنروں کے تقرر کا طریقہ کار، بہار جاتی جن گڑنا اور سبری مالا کیس قابل ذکر ہیں۔1960 میں پیدا ہونے والے جسٹس کھنہ کا تعلق وکلا کے خاندان سے ہے۔ان کے والد دیوراج کھنہ دہلی ہائی کورٹ کے اور ان کے چچا ہنس راج کھنہ سپریم کورٹ کے جج تھے۔وہ 450 بنچوں میں شامل رہے اور انھوں نے مجموعی طور پر 115 فیصلے لکھے۔

سہیل انجم

موجودہ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ دس نومبر کو اپنے منصب سے سبکدوش ہو رہے اور گیارہ نومبر کو سینئر ترین جج جسٹس سنجیو کھنہ چیف جسٹس کے عہدے پر فائز ہو رہے ہیں۔ جسٹس چندر چوڑ اور ان کے فیصلوں اور اقدامات پر جتنی گفتگو ہوئی یا اب بھی ہو رہی ہے، شاید ہی کسی اور چیف جسٹس کے بارے میں ہوئی ہو۔ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ جب وہ چیف جسٹس نامزد کیے گئے تھے تو ان کی بڑی عمدہ شبیہ تھی لیکن وہ اب اتنی چمکدار نہیں رہ گئی۔وہ جس طرح کمرہ عدالت کے باہر مختلف ایشوز پر کھل کر بولتے ہیں بیشتر جج اس طرح نہیں بولتے۔جج حضرات عمومی طور پر عوامی پلیٹ فارم سے دور رہتے ہیں۔اگر وہ کسی تقریب میں شرکت بھی کرتے ہیں تو قانونی پہلوؤں پر ہی گفتگو کرنے کے لیے۔وہ سیاست دانوں سے فاصلہ بنائے رکھتے ہیں۔ان کی رہائش گاہیں بھی عوامی پہنچ سے دور ہوتی ہیں۔راجیو دھون سپریم کورٹ کے سینئر وکیل ہیں۔انھوں نے انگریزی ویب سائٹ 'دی وائر' کے لیے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ کمرہ عدالت میں جسٹس چندر چوڑ کا صبر وضبط قابل تعریف ہے۔لیکن شہرت کی ان کی طلب نے بہت سے لوگوں کو ششدر اور بددل بھی کیا ہے۔اس معاملے میں وہ بعض اوقات سیاست دانوں کو اور یہاں تک کہ وزیر اعظم کو بھی پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ اس کی سب سے بڑی مثال کیمروں کی موجودگی میں وزیر اعظم کے ساتھ پوجا میں شرکت اور ٹیلی ویژن اور اخباروں میں اس کی تشہیر ہے۔راجیو دھون نے بہت سی باتوں کے ذکر کے ساتھ ان کے اس بیان پر بھی تنقید کی جس میں انھوں نے کہا تھا کہ ایودھیا فیصلے سے قبل وہ بھگوان کے سامنے بیٹھے تھے۔وہ کہتے ہیں کہ ہندوستان کی عدالتوں میں بھگوان کسی کیس کا فیصلہ نہیں کرتے۔انھوں نے بھگوان کے کہنے پر فیصلہ لکھا یا رنجن گوگوئی کے دباؤ میں کہنا مشکل ہے۔لیکن اس فیصلے نے آئین پسندی کے حوالے سے پریشان کن سوالات کھڑے کردیے ہیں۔وہ اپنا مضمون ان جملوں پر ختم کرتے ہیں کہ جسٹس چندر چوڑ کے متعدد فیصلے تندہی اور جاں فشانی کے لیے یاد رکھے جائیں گے۔لیکن جب بھی معاملہ سنگھ پریوار یا حکومت کی مخالفت کا آیا تو ان کی آزادی کمزور پڑ گئی۔سبکدوش ہونے والے کسی بھی جج کے لیے یہ اچھا ورثہ نہیں ہے۔ادھر جسٹس چندر چوڑ نے انگریزی اخبار انڈین ایکسپریس کے ایک پروگرام میں بولتے ہوئے مختلف امور پر صفائی دینے کی کوشش کی ہے۔ان کے مطابق عدلیہ کی آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ فیصلے ہمیشہ حکومت کے خلاف دیے جائیں۔اگر کوئی کیس حکومت کے خلاف بنتا ہے تو اس کے خلاف فیصلہ دیا گیا اور اگر قانون اس کی حمایت میں جاتا ہے تو قانون کے مطابق اس کی حمایت میں فیصلہ دیا گیا۔وہ وزیر اعظم کے ساتھ پوجا میں شرکت کے بارے میں بھی صفائی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وزیر اعظم کا میرے گھر کا دورہ بالکل نجی معاملہ تھا عوامی نہیں۔لیکن انھوں نے اس پر کچھ نہیں کہا کہ اگر دورہ نجی تھا تو کیمروں کے درمیان کیوں ہوا اس کی اتنے بڑے پیمانے پر تشہیر کیوں کی گئی۔لیکن وہ اس پر زور دیتے ہیں کہ عوام کو ججوں پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

بہر حال وہ اب چند دنوں کے مہمان ہیں۔آیئے ان کے جانشین جسٹس سنجیو کھنہ کے بارے میں کچھ بات ہو جائے۔انھوں نے 1983 میں دہلی میں بار کونسل سے بحیثیت وکیل خود کو رجسٹر کروایا۔وہ پہلے تیس ہزاری اور پھر دہلی ہائی کورٹ میں وکالت کرتے رہے ہیں۔وہ انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ اور دہلی حکومت کے بھی وکیل رہے ہیں۔2005 میں انھیں دہلی ہائی کورٹ میں ایڈیشنل جج اور ایک سال بعد مستقل جج نامزد کیا گیا۔جنوری 2019 میں انھیں سپریم کورٹ کا جج مقرر کیا گیا۔سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے انھوں نے کئی تاریخی فیصلے دیے۔انھوں نے پارلیمانی انتخابات سے قبل جب دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجری وال پر گرفتاری کی تلوار لٹک رہی تھی تو ان کو عبوری ضمانت دی۔بعد میں انھیں مکمل ضمانت دے دی۔انھوں نے دہلی کے سابق نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا کو ضمانت دی اور اس کا یہ جواز پیش کیا کہ کیسیز میں تاخیر ضمانت کی جائز بنیاد ہے۔2019 کے ایک تاریخی فیصلے میں وہ بھی شامل رہے ہیں۔اس پانچ رکنی بینچ نے دہلی ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو برقرار رکھا تھا کہ چیف جسٹس بھی آر ٹی آئی کے دائرے میں آتے ہیں۔وہ جموں وکشمیر سے دفعہ 370 ختم کرنے کے حکومت کے فیصلے کی حمایت کرنے والی بینچ میں شامل رہے ہیں۔وہ اس بینچ کا بھی حصہ تھے جس نے الیکٹورل بانڈ کو غیر قانونی قرار دے کر کالعدم کر دیا تھا۔اس فیصلے میں کہا گیا تھا کہ یہ حصول اطلاعات کے بنیادی حق کے منافی ہے۔اپنے ریمارکس میں انھوں نے کہا تھا کہ گمنام چندے سے انتخابی فنڈنگ میں شفافیت کی کمی ہوتی ہے اور اس سے جمہوری طرز عمل متاثر ہوتا ہے۔انھوں نے الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کے سلسلے میں الیکشن کمیشن آف انڈیا کے موقف کو تسلیم کیا تھا اور وی وی پیٹ پرچی کی سو فیصد تصدیق کو خارج کر دیا تھا۔

جسٹس سنجیو کھنہ نے بلقیس بانو معاملے میں دو مجرموں کی درخواست ضمانت خارج کر دی تھی۔انھوں نے کہا تھا کہ یہ پٹیشن غلط ہے۔ان کو اپنی سزا پوری کرنی ہوگی۔اس سے قبل گجرات حکومت کی جانب سے تمام مجرموں کو رہا کر دیا گیا تھا جسے سپریم کورٹ نے رد کر دیا تھا۔اس کے بعد ہی دو لوگوں نے اپنی ضمانت کی درخواست دی تھی۔ممبئی کے ایک پرائیویٹ کالج نے مسلم طالبات کے حجاب پر پابندی عاید کر دی تھی۔یہ معاملہ سپریم کورٹ میں آیا اور سنجیو کھنہ نے کالج کے اس سرکلر کو خارج کر دیا جس میں کہا گیا تھا کہ کالج میں حجاب پہننے یا کسی مذہبی علامت کے اظہار کی اجازت نہیں ہوگی۔سرکلر کے مطابق کالج میں مذہبی سرگرمیوں پر پابندی عاید کر دی گئی تھی۔اس نے کلاس کے اندر چہرہ ڈھکنے پر بھی پابندی لگا دی تھی۔جسٹس کھنہ نے مسلم طالبات کو حجاب پہننے کی اجازت دی اور کالج کے سرکلر پر جزوی روک لگا دی۔انھوں نے ممبئی ہائی کورٹ کے اس فیصلے پر اظہار حیرت کیا جس میں کالج کے سرکلر کو درست قرار دیا گیا تھا۔انھوں نے کہا کہ یہ کس قسم کا فیصلہ ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مذہب کو اجاگر نہ کیا جائے۔انھوں نے سوال کیا کہ کیا طلبہ کے نام سے ان کی مذہبی شناخت ظاہر نہیں ہوتی۔کیا بچوں کو ان کے رول نمبر سے پہچانا جائے گا۔جسٹس سنجیو کھنہ نے کرشن جنم بھومی اور شاہی عیدگاہ کے مقدمے میں ہندو فریق کی اس اپیل کو خارج کر دیا تھا جو ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی تھی۔ہندو فریق کی جانب سے دائر کی گئی دو اپیلوں میں عدالت سے یہ استدعا کی گئی تھی کہ وہ مسجد کمیٹی کے خلاف کارروائی کرے یا ہندو فریق کے حق میں یکطرفہ فیصلہ سنا دے۔اپیل کنندگان نے عبادت گاہ قانون 1991 کی دفعات دو تین اور چار کو غیر آئینی قرار دینے کی بھی گزارش کی تھی۔لیکن جسٹس کھنہ کی بینچ نے ان دونوں اپیلوں کو خارج کر دیا اور ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔

جسٹس سنجیو کھنہ سپریم کورٹ کے 51 ویں چیف جسٹس ہوں گے۔ان کی مدت ملازمت چھ ماہ کی ہوگی۔وہ 13 مئی 2025 کو ریٹائر ہوجائیں گے۔جب جسٹس چندر چوڑ چیف جسٹس بنے تھے تو ان کے سامنے زیر التوا مقدمات کی تعداد 69 ہزار تھی۔لیکن جسٹس کھنہ کے سامنے ان کی تعداد 82 ہزار ہے۔جن میں بغاوت، ارکان پارلیمنٹ کو معطل کرنے میں اسپیکر کا کردار، الیکشن کمشنروں کے تقرر کا طریقہ کار، بہار جاتی جن گڑنا اور سبری مالا کیس قابل ذکر ہیں۔1960 میں پیدا ہونے والے جسٹس کھنہ کا تعلق وکلا کے خاندان سے ہے۔ان کے والد دیوراج کھنہ دہلی ہائی کورٹ کے اور ان کے چچا ہنس راج کھنہ سپریم کورٹ کے جج تھے۔وہ 450 بنچوں میں شامل رہے اور انھوں نے مجموعی طور پر 115 فیصلے لکھے۔

☆☆☆

موبائل:9818195929

مدارس ایکٹ پر جسٹس چندر چوڑ کا یادگار فیصلہ

ڈاکٹر سلیم خان

بابری مسجد کا فیصلہ رام بھروسے بلکہ رام بھگتوں کے بھروسے کرنے والے جسٹس ڈی وائے چندر چوڑ نے مدرسہ ایکٹ پر اپنے دوٹوک فیصلے سے سب کو چونکا دیا۔ایک زمانے میں ججوں کو بھولا بھالا اور سیاستدانوں کو عیار ومکار سمجھا جاتا تھا لیکن اب یہ طرز فکر کو بدل رہا ہے۔آج کل کے جج تو ملک کے گھاگ سیاستدانوں کے کان کاٹ رہے ہیں۔جسٹس چندر چوڑ کی چکنی چپڑی باتیں اور گول مول فیصلے ان کے اندر چھپے ایک نہایت زیرک سیاستداں کی موجودگی کا اشارہ ہیں۔چیف جسٹس بننے کی خاطر رام مندر پر نہایت بدبختانہ فیصلہ لکھنے والے چندر چوڑ نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ پوجا پاٹ کی تشہیر کر کے سبکدوشی کے بعد عیش وآرام کا سامان کیا اور اب مدرسہ ایکٹ پر بہترین فیصلہ سنا کر صدارت کی راہ ہموار کرلی۔موصوف اگر آگے چل کر صدر مملکت کے عہدے پر براجمان ہوجائیں تو لوگ رنجن گوگوئی کی ابن الوقتی کو بھول جائیں گے۔مدارس کے فیصلے میں انہوں نے یوگی ادیتیہ ناتھ کو زک پہنچا کر امیت شاہ اور ان کے آقا کو خوش کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار پر موصوف کے متوقع فیصلے کے حوالے سے اندیشے جنم لینے لگے ہیں حالانکہ ناامیدی کفر ہے۔

ملک کے موجودہ عدالتی نظام پر 'تاریخ پہ تاریخ' والا سنی دیول کا مکالمہ صد فیصد صادق آتا ہے۔اس کی جیتی جاگتی مثال عمر خالد یا شرجیل امام جیسے بے شمار لوگوں پر فیصلے میں غیر معمولی تاخیر ہے۔عدالتی فیصلوں کو ٹالنے کی ایک حکمت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ سبکدوشی سے قبل حکومت کو خوش کر کے مراعات بٹوری جائیں کیونکہ سرکار دربار کی یادداشت عوام سے بھی کم ہوتی ہے اور احسان فراموشی ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ جسٹس چندر چوڑ نے بھی اپنے آخری ہفتے میں سب سے زیادہ متنازع معاملات کو نمٹانے کا ارادہ کر رکھا ہے۔مدرسہ ایکٹ کی بابت تو انہوں نے وزیر اعلیٰ یوگی ادیتیہ ناتھ کی سُپر سرف سے ایسی دھلائی کی کہ اب وہ گنگا نہانے کی ضرورت سے بے نیاز ہوگئے۔یوگی کو یقین تھا چونکہ اتر پردیش میں ان کی سرکار ہے اس لیے الہ آباد ہائی کورٹ ان کے خلاف فیصلہ نہیں دے گا۔وہ اس خوش فہمی میں تھے کہ مرکز کی بی جے پی سرکار سپریم کورٹ سے اس احمقانہ فیصلے کی توثیق کروائے گی لیکن بھول گئے کہ مرکزی حکومت میں ان کا امیت شاہ نامی حریف بھی ہے جو ٹانگ کھینچنے کا کوئی موقع نہیں گنواتا۔

عدالتِ عظمیٰ نے مدرسہ ایکٹ کی بابت الہ آباد ہائی کورٹ کا فیصلہ الٹ دیا یعنی عدالتِ عالیہ جس قانون کو غیر آئینی قرار دیتی ہے سپریم کورٹ کو وہ دستور کے مطابق نظر آتا ہے۔عدالتِ عظمیٰ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلہ کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن بورڈ ایکٹ 2004 سیکولرازم کے اصول کی خلاف ورزی نہیں ہے۔وطن عزیز میں سیکولرزم بھی ایک ایسا کھلونا ہے کہ اسے ایک طرف سے دیکھو تو گھوڑا اور دوسری جانب سے دیکھنے پر گدھا نظر آتا ہے۔ہندوتوا کے علمبردار اسے رخ بدل بدل کر دیکھتے ہیں۔کبھی تو وہ کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کی ناز برداری کا آلۂ کار ہے اور کبھی اپنے مخالفین کو جعلی سیکولر کہہ کر خود سچا اور پکا سیکولر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس معاملے کو لے کر ایک زعفرانی وکیل وشنو شنکر جین نے عدالت عظمیٰ میں یہ اعتراض درج کرایا تھا کہ یہ آئین ساز اسمبلی میں پیش کیے جانے والے نظریہ کے خلاف ہے۔سبرامنیم سوامی کے مطابق آئین کی تمہید میں یہ تبدیلی آئین کی حقیقی روح سے متصادم تھی۔یہ اعتراض بھی ہے کہ اس ایشو پر پارلیمنٹ میں بحث نہیں ہوئی تھی۔

سیکولرزم کی مخالفت کرنے والے ہندوتوا نوازوں کی منافقت اس وقت اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ جب وہ مدرسہ ایکٹ کو منسوخ کرنے کے لیے اسے سیکولرزم کا مخالف قرار دیتے ہیں۔یعنی مسلمانوں کی مخالفت میں سیکولرزم خیر ہے اور اگر کوئی ان کی حمایت کرنے کے لیے یہ اصطلاح استعمال کرے تو وہ شر ہے۔جسٹس سنجیو کھنہ نے دو ہفتہ قبل سوشلزم اور سیکولرزم کے الفاظ ہٹانے کے مطالبے پر سماعت کے دوران ایڈووکیٹ وشنو شنکر جین سے جب یہ سوال کیا کہ "کیا آپ نہیں چاہتے ہیں کہ ہندوستان سیکولر رہے؟" تو وہ لاجواب ہوگئے۔مذکورہ درخواست میں ان الفاظ کے آئین کی تمہید میں شامل کرنے کو پارلیمنٹ کی آرٹیکل 368 کے تحت حاصل شدہ دستوری تبدیلی کی طاقت سے باہر کہا گیا ہے لیکن یہی دلیل جب جموں کشمیر کی دفعہ 370 سے متعلق دی جاتی ہے ہندوتوا نوازوں کو پاکستان یاد آنے لگتا ہے۔

سپریم کورٹ میں جسٹس سنجیو کھنہ نے استغاثہ کے دلائل پر تبصرہ کرتے کہا تھا کہ سماجوادی کا مطلب سبھی کے لیے مناسب مواقع فراہم کرنا یعنی مساوات کا نظریہ بھی ہوسکتا ہے۔انہوں نے اسے مغربی ممالک کی سوچ سے الگ سمجھنے کا مشورہ دیا تھا۔سپریم کورٹ کا کہنا تھا سیکولرزم لفظ کے کچھ الگ معنی بھی ہوسکتے ہیں۔سوال یہ ہے کہ اگر سوشلزم کا مطلب مساوات اور سیکولرزم کے معنی مذہبی رواداری ہیں تو پھر مغربی اصطلاحات کے استعمال کی ضرورت ہی کیا ہے؟ صحیح اصطلاح استعمال کرنے پر یہ کہنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی کہ اسے مغربی ممالک کے طرز فکر سے الگ کیا جائے کیونکہ ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔اس معاملے میں سبرامنیم سوامی کو تفصیل سے اپنے دلائل رکھنے کی خاطر سپریم کورٹ نے 18 نومبر سے شروع ہونے والے ہفتہ کی تاریخ دی ہے۔مدرسہ ایکٹ پر فیصلے میں عدالتِ عظمیٰ نے تسلیم کیا کہ ہندوستان مختلف ثقافتوں کا مرکب ہے نیز "سیکولرازم کا مطلب ہے جیو اور جینے دو"۔عدالت نے "اسے اسی طرح محفوظ رکھنے" پر زور دیا۔

مدرسہ ایکٹ پر ابہام سے پاک سپریم کورٹ کا فیصلہ قابلِ ستائش ہے۔اس واضح طور پر کہا گیا کہ یوپی مدرسہ ایکٹ آئینی طور پر درست ہونے کے سبب آئین کی خلاف ورزی نہیں ہے۔اس لیے الہ آباد ہائی کورٹ کا فیصلہ غیر درست تھا۔عدالت عظمیٰ نے وضاحت کی کہ الہ آباد ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دے کر غلطی کی کہ بنیادی ڈھانچہ یعنی سیکولرازم کے اصول کی خلاف ورزی کرنے والے اتر پردیش مدرسہ ایکٹ کو ختم کرنا ہوگا۔سپریم کورٹ کے مطابق اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن بورڈ ایکٹ کی قانون سازی اسکیم مدارس میں دی جانے والی تعلیم کی سطح کو معیاری بنانے کے لیے کی گئی ہے اور مذہبی تعلیم کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ تعلیم کو وسیع البنیاد ہونا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے دیگر ضروری مضامین پڑھانے پر بھی زور دیا مگر اس کی خاطر پورا قانون ہی منسوخ کردینے کو غلط بتایا۔اس فیصلے کے مطابق یہ مدارس اقلیتوں کے لیے کوئی علاحدہ سائلو (جزیرہ) نہیں ہیں اور صدیوں کی ثقافت کو ختم نہیں کیا جاسکتا تاہم مدرسہ بورڈ کے ڈگری دینے کا اختیار سلب کردیا۔

یوپی بورڈ مدرسہ ایکٹ کی مخالفت کرنے والے اندھے بھگت بھی یہ نہیں جانتے کہ آخر یہ ہے کیا؟ مدرسہ کی تعلیم کو منظم کرنے کے لیے بنایا جانے والا یہ ایک قانون ہے۔ ملائم حکومت نے 2004 میں جب اسے وضع کیا تو بی جے پی کے اٹل بہاری واجپائی برسرِ اقتدار تھے۔انہیں اس سے کوئی پریشانی نہیں ہوئی مگر موجودہ حکمرانوں کو ہو رہی ہے۔اس کا مقصد عربی، اردو اور فارسی کی تعلیم دینا ہے اور اسے یوجی (کامل)، پی جی (فاضل) ڈگریاں دینے کا اختیار بھی حاصل ہے۔اس پر منشی، مولوی (دسویں جماعت) اور عالم (12ویں) کے امتحان کی ذمہ داری ہے۔اسے ڈپلومہ سرٹیفکیٹ کورس کے اختیارات بھی حاصل ہیں۔اتر پردیش کے یہ مدارس اقلیتی بہبود کی وزارت کے تحت آتے ہیں جبکہ بقیہ تمام تعلیمی ادارے وزارت تعلیم کے ماتحت ہیں۔امسال 22 مارچ کو ہائی کورٹ نے اسے سیکولرازم کے اصول کی خلاف ورزی بتا کر منسوخ کر دیا تھا۔اس کے بعد 329,13 مدارس کے 689,33 اساتذہ اور 239,13 غیر تدریسی عملہ کے سر پر بیروزگاری کی تلوار لٹکنے لگی تھی۔

چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی قیادت والی بنچ نے مانا کہ یہ ایکٹ مدارس کے روزمرہ کے انتظام میں براہ راست مداخلت نہیں کرتا بلکہ ریاست کی مثبت ذمہ داری یعنی 'بچوں کو مناسب تعلیم کی فراہمی' سے مطابقت رکھتا ہے۔بنچ نے کہا کہ "سیکولرازم کے مثبت تصور کے تحت یہ ضروری ہے کہ ریاست اقلیتی اداروں کے ساتھ بھی ویسا ہی مساوی سلوک کرے جیسا وہ سیکولر تعلیمی اداروں کے ساتھ کرتی ہے اور ان کا اقلیتی تشخص بھی باقی رکھے۔" کورٹ نے یہ اہم وضاحت کی کہ "تمام شہریوں کے ساتھ مساوی سلوک کو یقینی بنانے کیلئے مثبت سیکولرازم ریاست کو کچھ لوگوں کیلئے مختلف سلوک کی اجازت دیتا ہے اور ایسا کرنا بنیادی مساوات کے اصول سے مطابقت رکھتا ہے۔" سی جے آئی کا یہ اعتراف قابلِ تعریف ہے کہ "ہندوستان بنیادی طور پر ایک مذہبی ملک ہے"۔اسی کے ساتھ یہ سوالات بھی مبنی برانصاف ہیں کہ "کیا دینی ہدایات کو تعلیم نہیں سمجھا جاسکتا ہے؟ مدارس پر پابندی لگانا قومی مفاد میں ہے یا انہیں قومی دھارے میں لانا قومی مفاد میں ہے؟ نصاب کو مرکزی دھارے میں لانے کے لیے مدارس کی تعلیم کو منظم کرنا ریاست کا کام ہوگا" حکومت اس چور دروازے کا غلط استعمال کرسکتی ہے لیکن ساتھ ہی جسٹس چندر چوڑ نے سرکار کو یہ نصیحت بھی کی کہ "ہمیں کینوس کے وسیع دائرہ کار کو دیکھنا چاہیے"۔ جسٹس چندر چوڑ کو اس فیصلے کے لیے یاد رکھا جائے گا۔

☆☆☆

یوپی مدرسہ ایکٹ: سپریم کورٹ کا تاریخی فیصلہ

مولانا قاری اسحاق گورا

بھارت میں مدارس نہ صرف اسلامی تعلیمات کا مرکز ہیں بلکہ دینی تربیت اور اخلاقیات کے فروغ کے بھی اہم ذرائع ہیں۔مدارس کا کردار مسلمانوں کے دینی، سماجی اور اخلاقی ترقی میں نمایاں رہا ہے۔حالیہ دنوں میں، سپریم کورٹ نے یوپی مدرسہ ایکٹ کو برقرار رکھتے ہوئے ایک اہم فیصلہ سنایا اور الہ آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو کالعدم قرار دیا، جس میں اس قانون کو غیر آئینی قرار دیا گیا تھا۔یہ فیصلہ مدارس کی آئینی حیثیت، ان کی تعلیمی آزادی اور ان کے وجود کے تحفظ کی علامت ہے۔یوپی مدرسہ ایکٹ اتر پردیش میں مدارس کی تعلیم کو منظم اور مستحکم بنانے کے لیے منظور کیا گیا تھا۔اس قانون کا مقصد یہ تھا کہ مدارس میں تعلیم کے معیار کو برقرار رکھا جائے اور انہیں جدید تعلیمی نظام میں شامل کیا جائے۔اس ایکٹ کے تحت، مدارس کو حکومت سے منظوری اور مالی امداد فراہم کی جاتی ہے، جس کا مقصد ان مدارس کو تعلیمی نظام میں شمولیت اور بہتر تعلیمی معیار کی جانب رہنمائی فراہم کرنا ہے۔گزشتہ سال، الہ آباد ہائی کورٹ نے یوپی مدرسہ ایکٹ کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس قانون کے تحت حکومت کی جانب سے مدارس میں مداخلت مذہبی آزادی میں دخل اندازی کے مترادف ہے اور یہ آئین کی روح کے خلاف ہے۔عدالت کے مطابق، مدارس مذہبی تعلیمی ادارے ہیں اور ان کی فعالیت میں حکومتی مداخلت ان کی آزادی میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔اس فیصلے پر عوام میں مختلف آراء پائی گئیں۔کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ فیصلہ مدارس کی تعلیمی وانتظامی آزادی کو محدود کرنے کا باعث بنے گا، جب کہ دیگر کے مطابق حکومت کو تعلیمی معیار کے فروغ کے لیے مدارس میں کردار ادا کرنے کا حق حاصل ہونا چاہیے۔تاہم، عدالت نے مدارس کی خودمختاری کو برقرار رکھتے ہوئے یوپی مدرسہ ایکٹ کو چیلنج کیا۔

سپریم کورٹ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے یوپی مدرسہ ایکٹ کو برقرار رکھا اور واضح کیا کہ مدارس کی فعالیت میں حکومتی نگرانی ان کی تعلیمی ترقی کے لیے ضروری ہے۔عدالت نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مدارس کو جدید تعلیم کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے حکومتی سرپرستی کا ہونا ضروری ہے، جو کہ آئین کے عین مطابق ہے۔سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ مدارس کو ان کے آئینی حقوق اور ان کی تعلیمی حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے ان کے وجود کا تحفظ فراہم کرتا ہے۔عدالت نے یہ بھی کہا کہ حکومت کی جانب سے مدارس کو منظوری دینا اور ان کی نگرانی کرنا آئینی طور پر درست ہے اور یہ اقدام مدارس کو تعلیمی معیار کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوسکتا ہے۔

بھارتی آئین کی دفعہ 25 تا 30 میں مذہبی آزادی اور اقلیتوں کے حقوق کو مکمل تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔دفعہ 25 کے تحت ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کا حق حاصل ہے، جبکہ دفعہ 30 کے تحت اقلیتوں کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام چلانے کی آزادی دی گئی ہے۔سپریم کورٹ کے فیصلے میں اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ یوپی مدرسہ ایکٹ نہ تو مذہبی آزادی میں مداخلت کرتا ہے اور نہ ہی اقلیتی حقوق کی پامالی کرتا ہے۔یہ قانون مدارس کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ جدید تعلیمی تقاضوں کے مطابق اپنے نظام کو منظم کر سکیں اور دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا حصہ بھی بن سکیں۔اس فیصلے سے مدارس کو قانونی طور پر تحفظ ملا ہے اور وہ بغیر کسی خوف کے اپنی تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھ سکتے ہیں۔

مدارس اسلامی تعلیمات کا گہوارہ ہیں اور ان کا کردار دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ سماجی اور اخلاقی تربیت میں بھی نمایاں ہے۔ہندوستان کے مختلف علاقوں میں مدارس مسلمانوں کو تعلیم، تربیت، اور رہنمائی فراہم کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

مدارس کے فارغ التحصیل طلباء مختلف شعبوں میں اہم خدمات انجام دیتے ہیں اور معاشرتی ترقی میں حصہ لیتے ہیں۔سپریم کورٹ کے فیصلے نے مدارس کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ اپنی دینی شناخت کو برقرار رکھتے ہوئے جدید تعلیمی نظام سے ہم آہنگ ہو سکیں۔اس فیصلے سے مدارس کو یہ موقع ملا ہے کہ وہ جدید تعلیمی شعبوں میں اپنے طلباء کو تربیت دے سکیں اور انہیں عصر حاضر کے چیلنجز سے نمٹنے کے قابل بنائیں۔سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد، مدارس کے انتظامیہ کے لیے ایک سنہری موقع ہے کہ وہ اپنے نظام میں مزید بہتری لائیں اور جدید تعلیم کو اپنے نصاب میں شامل کریں۔مدارس کو چاہیے کہ وہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ سائنس، ریاضی، زبان، اور کمپیوٹر سائنس جیسے عصری مضامین کو بھی شامل کریں تاکہ طلباء کو ایک جامع تعلیم فراہم کی جاسکے۔اس سے مدارس کے طلباء جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکیں گے اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کر سکیں گے۔مدارس کے تعلیمی نظام میں اصلاحات اور جدت لانے کے لیے حکومت بھی اپنی کوششوں کو مزید بڑھا سکتی ہے۔حکومت کو چاہیے کہ مدارس کے اساتذہ کی تربیت پر خصوصی توجہ دے تاکہ وہ طلباء کو بہتر تعلیم فراہم کر سکیں اور جدید تعلیمی مواد کو آسانی سے سکھا سکیں۔سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد، مدارس کے ذمہ داران اور تعلیمی ماہرین نے اس فیصلے کو سراہا ہے۔ان کے مطابق یہ فیصلہ مدارس کو قانونی اور آئینی طور پر مضبوط بنانے کا باعث بنے گا۔مدارس کے ذمہ داران کا کہنا ہے کہ اس فیصلے سے انہیں اپنی تعلیمی سرگرمیوں کو مزید بہتر انداز میں جاری رکھنے اور ان میں جدت لانے کا موقع ملے گا۔مدارس کے ذمہ داران نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ مدارس کے لیے مالی امداد اور تعلیمی وسائل میں مزید اضافہ کرے تاکہ مدارس اپنے نظام کو بہتر بنا سکیں۔اس فیصلے نے مدارس کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کیا ہے جس سے وہ اپنی خدمات کو مزید فروغ دے سکتے ہیں۔

سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ یوپی مدرسہ ایکٹ کی آئینی حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے مدارس کو ان کے دینی اور تعلیمی حقوق کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔یہ فیصلہ الہ آباد ہائی کورٹ کے اس موقف کو رد کرتا ہے کہ ریاستی حکومت کی مدارس میں نگرانی ان کی مذہبی آزادی میں مداخلت کرتی ہے۔سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ حکومت کا تعلیمی اداروں میں نظم وضبط قائم کرنے کا حق نہ صرف آئینی ہے بلکہ مدارس کو بہتر تعلیم اور معیار فراہم کرنے میں معاون ہے۔اس کے ساتھ ہی عدالت نے یہ بھی تسلیم کیا کہ حکومتی مداخلت مدارس کی خودمختاری کو محدود کرنے کی بجائے انہیں جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں مددگار ہے۔مدارس کے لیے یہ ایک اہم فیصلہ ہے جو ان کی قانونی حیثیت کو مضبوط بناتا ہے اور انہیں جدید تعلیمی تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کا موقع فراہم کرتا ہے۔اس فیصلے کے بعد مدارس کو چاہیے کہ وہ اپنے نصاب میں عصری علوم، جیسے سائنس، ریاضی، اور انگریزی کو شامل کریں تاکہ طلباء کو وسیع تعلیمی مواقع میسر آئیں اور وہ جدید دنیا کا حصہ بن سکیں۔اس کے علاوہ، حکومت کو بھی اساتذہ کی تربیت کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ وہ جدید تعلیمی تقاضوں کے مطابق طلباء کی رہنمائی کر سکیں۔مدارس کے ذمہ داران نے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ حکومت ان کے نظام میں مزید بہتری کے لیے مالی امداد اور وسائل فراہم کرے گی۔مدارس کی انتظامیہ اس بات پر زور دیتی ہے کہ یہ فیصلہ انہیں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم میں بھی ترقی کا موقع فراہم کرے گا۔اس کے ساتھ ہی حکومت سے توقع کی جا رہی ہے کہ وہ مدارس کو ایک محفوظ اور باوقار تعلیمی ماحول فراہم کرے گی جس میں مدارس بغیر کسی دباؤ کے اپنی تعلیمی اور دینی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔آخر میں، سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بھارتی آئین اقلیتوں کے حقوق کا محافظ ہے اور انہیں اپنے تعلیمی اداروں کے انتظام میں آزادی فراہم کرتا ہے۔اس فیصلے کے بعد مدارس کو اپنی تعلیمی شناخت برقرار رکھتے ہوئے جدید تعلیم کے حصول کا موقع ملتا ہے۔یہ فیصلہ مدارس کے لیے ایک مثبت قدم ہے اور انہیں چاہیے کہ وہ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنائیں اور اپنے طلباء کو مستقبل کی ضروریات سے آراستہ کریں۔

☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

تین سہیلیاں

آج جب سورج نکلا تو اس نے دیکھا کہ پہلے کی طرح مینا، بلبل اور فاختہ دھوپ میں آبیٹھی ہیں۔ بچے بھی پہلے کی طرح ہنس کھیل رہے ہیں۔ مگر یہ آج ان تینوں کے ساتھ چوتھا کون ہے؟ سورج آنکھیں کھول کھول کر دیکھنے لگا۔ جی ہاں آج کالی چڑیا بھی ان تینوں میں بیٹھی اپنا سارا غرور بھول کر قہقہے لگا رہی تھی۔ وہ جان چکی تھی کہ مل جل کر رہنے میں ہی سب کا فائدہ ہے۔ بلبل، مینا اور فاختہ بھی نئی دوست کے ملنے پر بہت خوش ہیں۔

فوزیہ رفیق

ایک جنگل میں ایک برگد کے بہت بڑے درخت پر تین گھونسلے تھے۔ ان گھونسلوں میں ایک ننھی سی مینا ایک مہربان سی فاختہ اور ایک شرارتی سی بلبل رہتی تھی۔ تینوں کی آپس میں بہت دوستی تھی۔ مل جل کر رہتیں ایک دوسرے کی مدد کرتیں دکھ سکھ میں ایک دوسرے کے کام آتیں۔ برگد کے اس درخت پر تینوں کی وجہ سے بہت رونق رہتی۔ وہ تینوں آپس میں بالکل نہ لڑتیں اور سکون سے رہتیں۔

ایک دن انہوں نے درخت پر ہلچل دیکھی تو وہ گھونسلوں سے باہر آ کر دیکھنے لگیں۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک کالی چڑیا بھی اس درخت پر اپنا گھونسلہ بنا رہی ہے۔ وہ بھی خوش ہوگئیں کہ چلو ایک نئی ہمسائی کے آنے سے رونق بڑھ جائے گی۔ کالی چڑیا سارا دن گھونسلہ بناتی رہی اور تھک گئی۔ فاختہ نے سوچا کہ بے چاری کالی چڑیا کے بچے بھوکے ہونگے اور اسے دانا چگنے کا وقت نہیں ملا ہوگا۔ آج مجھے کالی چڑیا کو کھانا بھجوانا چاہیے۔ اس نے مونگ کی کھچڑی پکائی اور اسے کالی چڑیا کے گھر دینے چلی گئی۔ فاختہ کے پکارنے پر کالی چڑیا اپنے بال بکھیرے تھکی ہاری باہر آئی۔ فاختہ نے بہت پیار سے سلام کیا۔ مگر کالی چڑیا نے صرف سر ہلا کر سلام کا جواب دیا۔

میں آپ کے لئے کھانا لائی تھی۔ آپ تھک گئی ہونگی۔ فاختہ نے خوش دلی سے کہا۔ تو کالی چڑیا بولی اس کی کیا ضرورت تھی۔ نہ تو اس نے فاختہ کو اندر آنے کو کہا اور نہ ہی اس کا شکریہ ادا کیا۔ فاختہ شرمندہ سی لوٹ آئی۔ مگر اپنی سہیلیوں بلبل اور مینا سے کالی چڑیا کے رویے کا ذکر نہ کیا۔ اگلے دن مینا اور بلبل نے کام سے فارغ ہوکر کالی چڑیا کو ملنے اور خوش آمدید کہنے کا فیصلہ کیا۔ گو فاختہ گزری رات کے واقعے کے بعد کالی چڑیا کے ہاں نہیں جانا چاہتی تھی مگر اپنی سہیلیوں کے سامنے انکار نہ کرسکی اور ساتھ چل پڑی۔ اس وقت کالی چڑیا سوئی پڑی تھی۔ جب انہوں نے دو تین دفعہ گھونسلے کے دروازے پر دستک دی تو کالی چڑیا کی آنکھ کھل گئی۔ نیند خراب ہونے پر وہ غصے کی حالت میں باہر آئی۔ کیا مصیبت ہے؟ وہ بلبل اور مینا کے مسکراتے چہرے دیکھ کر چیخی۔ وہ تینوں اس کے چیخنے سے سہم گئیں۔

ہم آپ سے ملنے آئی تھیں۔ بلبل نے ہمت کر کے کہا اور جنگلی پھولوں کا گل دستہ کالی چڑیا کی طرف بڑھایا۔ مینا نے بھی جنگلی پھلوں کی ٹوکری بڑھائی۔ کالی چڑیا نے پھولوں کا گل دستہ اٹھا کر دور پھینکا اور ٹوکری کو ٹانگ ماری۔ انگور اور جامن ادھر ادھر بکھر گئے۔ اور دھڑام سے دروازے بند کر کے گھونسلے میں چلی گئی۔ تینوں اس برتاؤ پر گھبرا گئیں اور شرمندہ ہوکر لوٹ آئیں۔ دن گزرتے گئے مگر کالی چڑیا کا غرور کم نہ ہوا۔ مینا، فاختہ اور بلبل نے بھی اس دن کے بعد دوبارہ کالی چڑیا سے کوئی رابطہ نہ کیا۔ کالی چڑیا جب دیکھتی کہ تینوں اتنی خوشی سے مل جل کر رہ رہی ہیں تو اسے بہت جلن ہوتی۔ وہ ان تینوں کو یوں ہنستا بستا دیکھ کر ان سے حسد کرنے لگی۔ وہ سوچتی کہ کسی طرح ان تینوں کی دوستی ختم کرا دی جائے۔ اس وقت بھی اسے ان تینوں کے قہقہے سنائی دے رہے تھے اور وہ اندر ہی اندر جل کڑھ رہی تھی۔

موسم بدل رہا تھا سردیوں کی آمد آمد تھی۔ ٹھنڈی ہوائیں برگد کے درخت کی ٹہنیوں سے ٹکرا ٹکرا کر گزر رہی تھیں۔ اسی خیال سے تمام پرندے خوراک اکٹھی کرنے میں مصروف تھے۔ تاکہ سرد موسم میں پریشانی نہ ہو۔ فاختہ کو کہیں سے تھوڑی سے نرم گرم کپاس مل گئی۔ وہ اس خیال سے کہ چلو بچوں کو سردی نہ لگے۔ وہ کپاس گھر لے آئی اور گھونسلے کے ایک کونے میں رکھ دی۔ کالی چڑیا اپنے گھونسلے کے سوراخ سے فاختہ کو کپاس لاتے دیکھ چکی تھی۔ اسے ایک سازش سوجھی۔ صبح جب تینوں سہیلیاں حسب معمول خوراک کی تلاش میں ادھر ادھر نکل گئیں تو کالی چڑیا چپکے سے فاختہ کے گھونسلے میں آگھسی۔ اس نے وہاں سے کپاس اٹھائی اور جا کر بلبل کے گھونسلے میں چھپا دی اور اوپر سوکھے تنکے ڈال دیے تاکہ کسی کی نظر نہ پڑے۔ فاختہ شام کو لوٹی تو گھونسلے میں سے کپاس غائب تھی۔ وہ بڑی پریشان ہوئی کہ میری کپاس کہاں گئی۔ اس نے باہر آ کر مینا اور بلبل کو آواز دی۔

اے مینا بہن۔ اے بلبل میری بات سنو۔ نجانے میری کپاس کہاں گئی؟ وہ دونوں بھی فاختہ کی کپاس کی گمشدگی پر پریشان ہوگئیں اور ادھر ادھر ڈھونڈنے لگیں۔ کالی چڑیا سارا منظر دیکھ رہی تھی۔ جب کپاس کہیں سے نہ ملی اور تینوں تھک ہار گئیں تو کالی چڑیا چپکے سے فاختہ کے پاس آئی اور مکارانہ مسکراہٹ سے بولی۔ فاختہ آپا کیوں شور مچا رہی تھی؟ کیا ہوگیا؟ فاختہ نے ساری بات بتائی تو وہ بولی۔ آپا برا نہ مناؤ تو کچھ کہوں مگر ڈرتی ہوں۔۔۔۔ فاختہ بولی۔ نہیں نہیں ڈر کیسا۔ کیا بات ہے؟ آج جب تم چلی گئی تھی تو میں اپنے ننھے چڑے کو کھانا کھلا رہی تھی باہر سے کھٹ پٹ کی آوازیں آئیں تو میں نے چپکے سے گھونسلے کے سوراخ سے دیکھا کہ تمہاری سہیلی بلبل دبے قدموں تمہارے گھونسلے میں گھسی اور وہاں سے کپاس اٹھا اٹھا کر اپنے گھونسلے میں لے گئی۔ میں چھپ کر سارا ماجرا دیکھتی رہی۔ اس نے گھونسلے کے پچھلے کونے میں وہ کپاس چھپا رکھی ہے۔ فاختہ حیران ہوکر کالی چڑیا کو دیکھنے لگی۔ کالی چڑیا بولی اے بھلا میں جھوٹ کیوں بولوں۔ اگر یقین نہ آئے تو جا کر دیکھ لینا۔ کالی چڑیا فاختہ کو پریشان کر کے چلی گئی۔

رات کو جب مینا فاختہ کے گھر آئی تو فاختہ نے کالی چڑیا کی بتائی ہوئی بات مینا کو بتائی۔ مینا بھی یہ سن کر پریشان ہوگئی۔ انہیں بلبل سے یہ امید نہ تھی۔ دونوں نے سوچا کہ پہلے بلبل کے گھر جا کر اس بات کی تصدیق کر لی جائے۔ اتفاق سے اس وقت بلبل ندی سے پانی لینے گئی ہوئی تھی۔ دونوں بلبل کے گھونسلے میں گئیں۔ کالی چڑیا کی بتائی ہوئی جگہ پر جا کر دیکھا تو تنکوں کے نیچے واقعی کپاس چھپی رکھی تھی۔ دونوں کو بلبل کی اس حرکت سے بہت افسوس ہوا۔ بلبل لوٹی تو فاختہ نے اس سے لڑنا شروع کر دیا۔ بلبل بیچاری حیران پریشان ہوکر فاختہ کو دیکھنے لگی اور معلوم کرنے لگی کہ معاملہ کیا ہے۔ جب اسے ساری بات پتہ چلی تو وہ رونے لگی اور قسمیں اٹھا اٹھا کر مینا اور فاختہ کو یقین دلانے لگی مگر چونکہ کپاس بلبل کے گھونسلے سے برآمد ہو چکی تھی۔ اس لئے مینا اور فاختہ کو بلبل کی ہر بات جھوٹی لگ رہی تھی۔ فاختہ اور مینا نے بلبل سے دوستی ختم کر لی۔ بلبل بیچاری تنہا رہ گئی۔ وہ ہر وقت اداس اداس پھرتی رہتی۔ جب بہت دل گھبراتا تو اپنے گھونسلے میں جا بیٹھتی۔

دن گزرتے گئے کالی چڑیا، فاختہ اور مینا سے بلبل کو جدا کر کے بہت خوش تھی لیکن اب اسے مینا اور فاختہ کا ساتھ کھٹکنے لگا تھا۔ وہ اس کوشش میں تھی کہ کسی طرح اب ان دونوں کو بھی جدا کر دے۔ آخر ایک دن اسے موقع مل ہی گیا۔ بارشوں کا موسم شروع ہو چکا تھا۔ مینا نے بڑی مشکل سے چاول اکٹھے کئے تھے کہ بارش میں اگر خوراک کے لئے باہر نہ جایا جاسکے تو گھونسلے میں بچوں کے لئے خوراک موجود ہو۔ آج خوب دھوپ نکلی تھی۔ مینا نے چاول دھوپ میں سوکھنے کے لئے رکھے تھے کیونکہ اس کے بچوں کو خشک چاول بہت پسند تھے۔ تھوڑی ہی دیر بعد کوا بھائی آیا تو اس نے مینا کو پیغام دیا کہ تمہاری نانی بہت سخت بیمار ہیں اور تمہیں بلایا ہے۔ مینا پریشان ہوگئی فاختہ نے کہا جا کر نانی کو دیکھ آؤ۔ مینا بولی میرا بھی کئی دنوں سے دل چاہ رہا تھا لیکن آج تو میں نے چاول باہر سوکھنے کے لئے ڈالے ہیں اور موسم کا بھی کوئی اعتبار نہیں اگر بارش ہوگئی تو چاول پھر سے گیلے ہو جائیں گے اور میں بچوں کو کھانے کو کیا دوں گی۔ فاختہ مینا کی بات سن کر بولی۔ پیاری مینا فکر کیوں کرتی ہو۔ میں ہوں نا۔ دھوپ ختم ہوتے ہی میں سارے چاول سمیٹ کر تمہارے گھونسلے میں رکھ دوں گی۔ تم بے فکر ہو کر نانی کا حال پوچھنے جاؤ۔ مینا نے بچوں کو ساتھ لیا اور نانی کے گھر چل دی۔

کہیں سے اڑتے ہوئے چند شرارتی بادل برگد کے پیڑ پر آ کھڑے ہوئے اور سورج کو اپنے اندر چھپا لیا۔ بادلوں کی آواز سن کر فاختہ کو مینا کے چاولوں کی فکر ہوئی۔ اس نے بھاگم بھاگ سارے چاول سمیٹے اور بارش برسنے سے پہلے ہی انہیں مینا کے گھونسلے میں پہنچا دیا۔ مینا موسم کی خرابی کی وجہ سے رات کو بھی نہ لوٹ سکی۔ کالی چڑیا نے اس موقع کو غنیمت جانا اور تمام چاول مینا کے گھونسلے سے نکال کر برستی بارش اور تیز ہوا میں لا ڈالے۔ چاول ادھر ادھر بکھر کر خراب ہو گئے اور بیچاری فاختہ کو خبر بھی نہ ہوئی۔ مینا صبح سویرے ہی لوٹ آئی۔ مگر جب ہر طرف اپنے چاول بکھرے دیکھے تو غصے سے پاگل ہوگئی اور فاختہ کے گھونسلے کا دروازہ پیٹنے لگی۔ فاختہ نے مینا کو یوں پریشان دیکھا تو بولی۔ مینا بہن کیا ہوا ہے؟ خیریت تو ہے نا؟ نانی کا حال سناؤ؟ مینا بڑے ہی غصے سے بولی۔ نانی کو چھوڑو۔ تم نے جو میرے ساتھ کیا ہے۔ مجھے اس کی تم سے ہرگز امید نہ تھی۔ اگر تم چاول سمیٹ نہیں سکتی تھیں تو مجھے اس وقت بتا دیتیں۔ میں اپنا کام نبٹا کر چلی جاتی۔ فاختہ نے مینا کو لاکھ یقین دلانے کی کوشش کی کہ تمہارے چاول سنبھال دیے تھے مگر مینا نے اس کی کسی بات کا یقین نہ کیا۔ اور اس سے بولنا اور ملنا ملانا چھوڑ دیا۔ فاختہ بیچاری سوچتہ رہتی کہ آخر وہ چاول بارش کی نذر کیسے ہو گئے؟ اب تینوں کی دوستی ختم ہو چکی تھی۔ سب الگ الگ، اداس اداس پھرتی رہتیں۔ جب ساتھ تھیں تو ایک دوسرے کا دکھ سکھ بانٹ لیتیں، ایک دوسرے کی مدد کر دیتیں مگر اب کچھ بھی ٹھیک نہ تھا۔

کالی چڑیا چاہنے کے باوجود مینا اور فاختہ کی لڑائی پر خوشی نہ منا سکی۔ کیونکہ اس برستی بارش میں مینا کے گھونسلے سے چاول نکال کر صحن میں پھینکتے ہوئے اسے سردی لگ گئی تھی۔ اسے شدید بخار تھا۔ اس کے پر گیلے ہوکر اڑنے کے قابل نہ رہے تھے۔ اور اس کے بچے بھوک سے نڈھال چلا رہے تھے۔ مگر کالی چڑیا میں اتنی سکت نہ تھی کہ وہ اڑ کر ان کے لئے کھانے کا بندوبست کر سکے۔ بچے بھوک سے روتے ہوئے سو گئے۔ کالی چڑیا کو اپنی بے بسی پر رونا آ رہا تھا۔ وہ سوچنے لگی کہ کہیں میرے بچے بھوک پیاس سے مر ہی نہ جائیں۔ میں نے کبھی کسی سے دوستی نہ کی۔ میرا کوئی ہمدرد نہیں۔ میں کتنی تنہا ہوں۔ میں نے جو کچھ بلبل، مینا اور فاختہ کے ساتھ کیا مجھے اس کی سزا مل رہی ہے۔ اس کا دل گھبرانے لگا۔ وہ باہر نکل آئی کئی دنوں بعد آج پھر سورج نکلا تھا۔ سنہری گرم گرم دھوپ برگد کے پیڑ پر پڑ رہی تھی۔ کالی چڑیا کو یاد آیا کہ جب دھوپ نکلتی تھی۔ تو مینا، بلبل اور فاختہ بچوں کو لے کر دھوپ میں آ بیٹھتیں۔ بچے خوب کھیلتے، شرارتیں کرتے اور ان تینوں کی آپس میں باتیں ہی ختم نہ ہوتیں اور اب ہر طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔ اسے اس خاموشی سے وحشت ہونے لگی۔ اسے احساس ہونے لگا کہ اس نے اس برگد کے درخت کی رونق ختم کر کے اچھا نہیں کیا۔ وہ زور زور سے چلانے لگی۔

اے مینا، اے بلبل، آپا فاختہ کہاں ہو سب ذرا باہر تو نکلو۔ دیکھو کتنی اچھی دھوپ ہے۔ سورج بھی تمہیں ڈھونڈ رہا ہے۔ جب تینوں کے کانوں میں کالی چڑیا کی آواز پڑی تو وہ گھونسلوں سے باہر نکلیں اور کالی چڑیا کو دیکھنے لگیں۔ کالی چڑیا بولی مجھے معاف کر دو۔ میں ہی تمہاری مجرم ہوں میں نے ہی تم لوگوں کو آپس میں جدا کیا ہے تینوں حیران ہوکر کالی چڑیا کو دیکھنے لگیں۔ کالی چڑیا نے کہا ہاں فاختہ آپا آپ کی کپاس بلبل نے نہیں چرائی تھی بلکہ میں نے خود جا کر اس کے گھونسلے میں چھپا دی تھی اور بلبل پر چوری کا الزام لگ گیا اور اس دن مینا بہن کے چاول بھی میں نے ہی برستی بارش اور تیز ہوا میں گھونسلے سے نکال کر رکھے تھے۔ جس سے چاول ضائع ہو گئے لیکن مجھے اس کی سزا مل گئی۔ میں بارش میں بھیگ کر سخت بیمار ہو گئی ہوں بیماری کی وجہ سے میرے پروں میں اڑنے کی طاقت ہی نہیں رہی اور میرے بچے آج کئی دنوں سے بھوکے ہیں۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔۔ کالی چڑیا رو رہی تھی۔ وہ بہت بیمار اور کمزور بھی لگ رہی تھی۔

ہمیشہ کی مہربان فاختہ بولی کالی چڑیا فکر کیوں کرتی ہو جا کر گھونسلے میں آرام کرو۔ میں تمہارے بچوں کے لئے کھانے کا بندوبست کرتی ہوں۔ مینا نے کہا بلبل تم کالی چڑیا کو اس کے گھونسلے تک لے جاؤ۔ میں ذرا جا کر ڈاکٹر الو سے کالی چڑیا کے لیے دوا لے آؤں۔ یہ کہہ کر مینا اڑ گئی۔

کالی چڑیا، مینا بلبل اور فاختہ کی دیکھ بھال سے کچھ دنوں ہی میں ٹھیک ہوگئی۔ بچوں کو بھی خوراک ملتی رہی۔ مینا بلبل اور فاختہ کی دوستی دوبارہ سے شروع ہو چکی تھی۔

آج جب سورج نکلا تو اس نے دیکھا کہ پہلے کی طرح مینا، بلبل اور فاختہ دھوپ میں آبیٹھی ہیں۔ بچے بھی پہلے کی طرح ہنس کھیل رہے ہیں۔ مگر یہ آج ان تینوں کے ساتھ چوتھا کون ہے؟ سورج آنکھیں کھول کھول کر دیکھنے لگا۔ جی ہاں آج کالی چڑیا بھی ان تینوں میں بیٹھی اپنا سارا غرور بھول کر قہقہے لگا رہی تھی۔ وہ جان چکی تھی کہ مل جل کر رہنے میں ہی سب کا فائدہ ہے۔ بلبل، مینا اور فاختہ بھی نئی دوست کے ملنے پر بہت خوش ہیں۔

☆☆☆

بادشاہ کا انوکھا واقعہ

ایک وقت تھا جب ملک کے بادشاہ کے اندر عبادت، پرہیزگاری اور دینی سمجھ بوجھ کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آج کے اس گئے گزرے دور میں آدمی ان واقعات کو سنے تو عقل حیران رہ جاتی ہے۔

جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو کہرام مچ گیا۔ جنازہ تیار ہوا، ایک بڑے میدان میں لایا گیا۔ بے پناہ لوگ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ انسانوں کا ایک سمندر تھا جو حد نگاہ تک نظر آتا تھا۔ جب نماز جنازہ پڑھنے کا وقت آیا، ایک آدمی آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا وکیل ہوں۔ حضرت نے ایک وصیت کی تھی۔ میں اس مجمعے تک وہ وصیت پہنچانا چاہتا ہوں۔ مجمعے پر سناٹا چھا گیا۔ وکیل نے پکار کر کہا۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ وہ شخص پڑھائے جس کے اندر چار خوبیاں ہوں۔

#زندگی میں اس کی تکبیر اولی کبھی قضا نہ ہوئی ہو۔

#اس کی تہجد کی نماز کبھی قضا نہ ہوئی ہو۔

#اس نے غیر محرم پر کبھی بھی بری نظر نہ ڈالی ہو۔

#اتنا عبادت گزار ہو کہ اس نے عصر کی سنتیں بھی کبھی نہ چھوڑی ہوں۔

جس شخص میں یہ چار خوبیاں ہوں وہ میرا جنازہ پڑھائے۔ جب یہ بات سنائی گئی تو مجمعے پر ایسا سناٹا چھایا کہ جیسے مجمعے کو سانپ سونگھ گیا ہو۔ کافی دیر گزر گئی،

کوئی نہ آگے بڑھا۔ آخر کار ایک شخص روتے ہوئے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے کے قریب آئے۔ جنازہ سے چادر اٹھائی اور کہا۔ حضرت! آپ خود تو فوت ہو گئے مگر میرا راز فاش کر دیا۔

اس کے بعد بھرے مجمعے کے سامنے قسم اٹھائی کہ میرے اندر یہ چاروں خوبیاں موجود ہیں۔ یہ شخص وقت کا بادشاہ شمس الدین التمش تھے۔ ☆☆☆

پہلوان کا آخری داؤں

ایک پہلوان کشتی لڑنے کے فن میں بہت زیادہ ہوشیار تھا۔ وہ کشتی کے تین سو ساٹھ داؤں جانتا تھا۔ ہر روز ایک داؤں سے کشتی لڑتا تھا۔ وہ اپنے ایک شاگرد پر بہت مہربان تھا۔ اس کو تین سو انسٹھ داؤں سکھا دیے۔ صرف ایک داؤں نہیں سکھایا اور اس کے سکھانے میں ٹال مٹول کرتا رہا۔ اس کا شاگرد کشتی لڑنے میں بہت ماہر ہو گیا۔ ہر طرف اس کی شہرت پھیل گئی۔ کوئی پہلوان اس سے مقابلہ کرنے کے لیے اکھاڑے میں نہیں آتا تھا۔ اس ملک کے بادشاہ کے سامنے پہلوان کے شاگرد نے کہہ دیا کہ استاد مجھ سے بڑے ہیں اس لیے ان کی عزت کرتا ہوں، ورنہ طاقت اور داؤں پیچ میں مجھ سے زیادہ قابل نہیں ہیں۔

بادشاہ کو اس شاگرد کی بات ناگوار گزری۔ اس نے حکم دیا کہ اکھاڑا تیار کیا جائے اور استاد اور شاگرد کی کشتی ہو جائے ایک بہت بڑے میدان میں اکھاڑا بنایا گیا۔ کشتی کے مقابلہ کے روز بادشاہ اور اس کے تمام وزیر بڑے بڑے حکام اور عام لوگ یہ مقابلہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے۔ دوسرے شہروں کے بڑے بڑے پہلوان بھی کشتی دیکھنے کے لیے آئے۔

پہلوان اور اس کا شاگرد دونوں اکھاڑے میں اترے۔ شاگرد اپنی طاقت کے گھمنڈ میں مست تھا اور ہاتھی کی طرح جھوم رہا تھا۔ استاد سمجھ گیا کہ شاگرد کے جسم میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ جب کشتی شروع ہوئی تو استاد پہلوان نے وہ داؤں لگایا جو اپنے شاگرد کو نہیں سکھایا تھا اور شاگرد اس داؤں کے توڑ سے ناواقف تھا۔ استاد نے اس کو سر سے اونچا اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔ ہر طرف شور مچ گیا اور استاد کی تعریف ہونے لگی۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور پہلوان کو بہت سا انعام دیا اور شاگرد کو خوب ڈانٹا اور کہا تو نے اپنے استاد کا مقابلہ کیا جس نے تمھارے ساتھ احسان کیا تھا۔ پھر بھی تم ہار گئے۔ شاگرد نے جواب دیا۔ بادشاہ سلامت! طاقت میں استاد میرا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مگر انھوں نے ایک داؤں مجھے نہیں سکھایا تھا۔ اسی داؤں سے مجھے ہرا دیا۔

استاد بول اٹھا کہ اسی دن کے لیے میں نے وہ داؤں روک رکھا تھا اور تجھ کو نہیں سکھایا تھا کیونکہ عقل مند لوگوں نے کہا کہ دوست کو اتنا طاقت ور نہ بناؤ کہ اگر کبھی دشمنی پر آمادہ ہو تو تم کو نقصان پہنچا سکے۔ ایک شخص نے اپنے شاگرد کی بے وفائی دیکھ کر کہا تھا۔

یا تو دنیا میں وفاداری تھی ہی نہیں یا اس زمانے میں کسی نے وفا نہیں کی۔ کوئی ایسا شخص نہیں ملا جس نے مجھ سے تیر اندازی کا ہنر سیکھ کر مجھ ہی کو نشانہ نہ بنایا ہو۔ ☆☆☆

کہانی: شیخ سعدیؒ، بشکریہ: ادبی دنیا

لومڑی کا وعدہ

کسی ملک میں ایک گھنا جنگل تھا جس میں تمام جانور آپس میں مل جل کر رہتے تھے۔ ایک سال اس ملک میں بارش نہیں ہوئی جس کے سبب تمام ندی، نالے اور تالاب خشک ہو گئے۔ جنگل بھی سوکھنے لگا۔ تمام جانور دبلے ہونے لگے مگر ایک لومڑی دن بہ دن موٹی ہونے لگی۔ وہ اکیلی رہتی تھی۔ تمام جانور اس سے اس کی صحت کا راز جاننے کی کوشش کرتے مگر وہ نہیں بتاتی۔ ایک دن لومڑی، غذاء کی تلاش میں گاؤں پہونچی جہاں اسے ایک گھر میں سینکڑوں مرغیاں دکھائی دیں۔ مرغیوں کو دیکھتے ہی اس کے منہ میں پانی آ گیا۔ اس نے ان مرغیوں کو کھانے کا منصوبہ بنایا وہ گھر میں ایک گڑھا کھودی اور اس میں وہ بیٹھ جاتی۔ وہ صبح جنگل سے روانہ ہوتی اور اس گھر میں جا کر گڑھے میں بیٹھ جاتی ادھر کوئی مرغی غلطی سے آ جاتی تو لومڑی اسے دبوچ لیتی اور کھا لیتی اور شام میں جنگل واپس ہو جاتی۔ یہ سلسلہ کئی دنوں تک چلتا رہا۔ روزانہ مرغیاں کھانے سے وہ موٹی ہو گئی۔ ایک دن لومڑی، اس گھر پہونچی اور حسب معمول گڑھے میں بیٹھ گئی لیکن موٹی ہو جانے سے وہ، اس میں پھنس گئی، نکلنے کی کوشش کی مگر گڑھے سے نکلنے میں ناکام رہی۔ صبح سے دوپہر ہو گئی۔ وہ بھوک سے نڈھال رہی تھی اچانک ایک صحت مند مرغ اس گڑھے کی جانب آیا اور گڑھے میں گر پڑا لومری نے فوری اس مرغا کو کھا کر اپنی بھوک مٹائی مگر وہ اس گڑھے میں ہی پھنسی رہی دو دنوں تک لومڑی جنگل نہ آنے پر دوسرے جانور پریشان ہو گئے سب ہمدردی میں اس کی تلاش شروع کر دی۔ خرگوش لومڑی کی تلاش میں اس گھر میں پہنچا اور گڑھے میں پھنسی لومڑی پر اس کی نظر پڑی، لومڑی، خرگوش کو دیکھ کر رونے لگی اور خرگوش سے منت سماجت کرتے ہوئے اسے یہاں سے نکالنے میں مدد کی اپیل کی۔ خرگوش نے لومڑی کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا کہ خالا پریشان مت ہوں، میں ابھی جنگل جاتا ہوں اور ہاتھی بھائی کو لے کر آتا ہوں وہ یہ کہہ کر وہاں سے چل پڑا۔ شام سے پہلے ہاتھی بھی وہاں پہنچ گیا اور اپنی سونڈ گڑھے میں ڈال کر لومڑی کو باہر نکالا۔ لومڑی نے جنگل پہونچ کر سارا ماجرا تمام کو سنایا اور وعدہ کیا کہ وہ کبھی بھی خود کی خاطر نہیں جیے گی بلکہ دوسروں کے ساتھ مل جل کر زندگی گذارے گی۔ دیگر جانوروں نے لومڑی کو معاف کر دیا۔ اب لومڑی بھی تمام جانوروں کے ساتھ دوسرے جنگل جاتی اور غذا کھانے کے بعد ان کے ساتھ ہی واپس آ جاتی۔

غریب ہونا جرم نہیں

ساجد کمبوہ

برسوں پہلے کی بات ہے کہ ایک شہزادے کی لکڑہارے سے دوستی ہوگئی۔ ہوا یوں کہ شہزادہ شکار کیلئے جنگل میں گیا کہ اچانک سامنے سے شیر آ گیا اس کی دھاڑ سے گھوڑا بدک گیا جس کی وجہ سے شہزادہ توازن برقرار نہ رکھ سکا اور گر گیا۔ شیر کو بالکل سامنے دیکھتے ہوئے شہزادے فوراً تلوار نکالی اور مقابلے کیلئے تیار ہو گیا۔ شیر اس کی جانب لپکا شہزادے نے تلوار گھمائی جو شیر کی پسلیوں میں لگی اب زخمی شیر اور بھی خطرناک ہو گیا تھا۔ اس نے شہزادے پر چھلانگ لگائی تو شہزادے کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ شیر نے شہزادے کو زخمی کر دیا۔ شہزادے نے خوب مقابلہ کیا مگر پھرے درندے سے مقابلہ آسان نہ تھا۔ آخر کار شیر نے اسے گرا دیا۔ قریب تھا کہ شہزادے کی گردن دبوچتا اچانک شیر دھاڑ کر پیچھے کو مڑا کسی نے اس کی کمر میں بڑی زور سے کلہاڑا مارا تھا۔ شیر دھاڑ اور جنگل کی طرف بھاگ نکلا۔ شہزادے نے دیکھا کہ ایک خوبصورت نوجوان نے فوراً شہزادے کو اٹھایا ایک محفوظ جگہ پر لے جا کر اس کی مرہم پٹی کی۔ کچھ دیر بعد شہزادے کے محافظ سے ڈھونڈتے ہوئے پہنچ گئے۔ انہوں نے شہزادے کو دوسرے گھوڑے پر بٹھایا اور محل کی طرف روانہ ہو گئے۔

یوں لکڑہارے کی شہزادے سے دوستی ہو گئی وہ اس کی تیمارداری کیلئے محل آنے لگا تھا۔ شہزادہ اسے پسند کرنے لگا تھا کیونکہ وہ ذہین، عقلمند اور بہادر تھا۔ لیکن بادشاہ کو اس کی دوستی ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ اس نے شہزادے نے احتجاج کیا کہ وہ میرا محسن ہے اور بہت اچھے اخلاق کا مالک اور ذہین انسان ہے۔ غریب ہونا کوئی جرم نہیں۔ ایسے سمجھدار سے دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے اب مجھے زیب نہیں دیتا کہ اس سے تعلق توڑوں۔

بادشاہ نے حکم جاری کیا کہ اسے اور اس کے خاندان کو ملک بدر کر دیا جائے۔ یوں ایک فوجی دستہ لکڑہارے کو بے یار و مددگار سرحد سے باہر چھوڑ آیا۔ کئی دنوں کی مسافت کے بعد وہ بھوکا پیاسا ایک بڑے شہر پہنچا جہاں کھلے میدان میں بڑے چبوترے پر بڑی پگڑیوں والے بہت سے سردار، امراء اور تاجر بیٹھے تھے جن کے سامنے میز پر پنجرے میں ایک پرندہ قید تھا۔ لکڑہارے نے اس بڑے اور عالیشان مجمع کا سبب پوچھا تو معلوم ہوا کہ کل ان کا بادشاہ فوت ہو گیا۔ آج یہاں نئے بادشاہ کا انتخاب ہوگا۔ کچھ لمحوں میں چبوترے پر رکھا پنجرہ کھولا جائے گا اس میں بیٹھا پرندہ جس کے کندھے پر بیٹھے گا وہی ہمارا بادشاہ ہوگا۔ لکڑہارا ارسلان یہ دلچسپ منظر دیکھنے لگا۔ قسمت کی خوبی جب پنجرہ کھولا تو پرندہ اڑ کر ارسلان کے کندھے پر آن بیٹھا۔ لوگوں نے تالیاں بجائیں اور اپنے نئے بادشاہ کو محل لے آئے اور رسومات کی ادائیگی کے بعد بادشاہت کا تاج ارسلان کے سر پر سجا دیا گیا۔ یوں محنت و مشقت کرنے والا نیک دل اور بہادر لکڑہارا بادشاہ بن گیا۔ چند روز آرام و سکون سے حالات کا جائزہ لینے کے بعد اس نے مملکت کے معاملات دیکھنے شروع کیے تو معلوم ہوا کہ ملک میں لاقانونیت، لوٹ مار، غنڈہ گردی، چوری چکاری عام ہے۔ بے تحاشہ کرپشن اور رشوت ستانی کا بازار گرم ہے۔ بااثر ظالموں سے کسی کی جان و مال محفوظ نہیں۔

بادشاہ کے دربار میں روزانہ ہزاروں درخواستیں دیتے ہیں مگر راشی داروغہ بادشاہ نہیں پہنچ دیتا۔ رشوت کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔ اس نے اعلان کروا دیا کہ آج کے بعد کوئی رشوت نہیں لے گا۔ اگر معلوم ہو گیا تو اس کی سزا پھانسی ہوگی۔ ہر طرف سناٹا چھا گیا مگر لوگ کب باز آنے والے تھے۔ انہوں نے رشوت لینی نہ چھوڑی جس جس کا پتہ چلتا اسے پھانسی چڑھا دیا جاتا۔ کچھ ہی دنوں میں رشوت لینے اور دینے والوں میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی۔ رشوت کے خاتمے کے ساتھ ہی غنڈہ گردی اور لاقانونیت کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ ہر شخص اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا خیال کرنے لگا۔ یوں ملک میں اصلاح احوال کی صورت بنی اور تعمیر و ترقی کا نیا دور شروع ہو گیا۔

ریاست کی تعمیر کی شہرت چار سو پھیلی تو ارسلان کو ملک بدر کرنے والے بادشاہ اس سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ارسلان نے اپنا دلی عہد لانے کی شرط رکھی۔ بادشاہ اپنے ولی عہد یعنی شہزادے کو لیکر بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو اپنے دوست کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ ادھر بادشاہ بھی اسے دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ ارسلان کا حسن سلوک دیکھ کر اسے شرمندگی ہو رہی تھی مگر ارسلان نے کہا کہ بے شک آدمی کی حیثیت و اختیار کا مالک و خالق وہی ہے جو دن رات کو آپس میں تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں اگر مجھے ملک بدر نہ کرتے تو آج بھی لکڑیاں بیچ کر گزارہ کر رہا ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ بہترین کارساز ہے۔ پیارے بچو آپ بھی محنت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اس لئے آپ کو بھی محنت کرنی چاہئے تاکہ آپ بھی کامیاب زندگی بسر کر سکیں۔ ☆☆☆

سی آئی ڈی کے نوٹس کے خلاف ارجن سنگھ نے کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا

ابھیشیک بنرجی کی بیٹی کے خلاف نازیبا تبصرے کرنے والوں پر پولس کی زیادتی کے خلاف سی بی آئی کی جانچ جاری رہے گی: عدالت

کلکتہ 6 اکتوبر (یو این آئی) بی جے پی لیڈر ارجن سنگھ نے ریاستی سی آئی ڈی کے نوٹس کو چیلنج کرتے ہوئے کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ بدھ کو اس نے ہائی کورٹ میں تحفظ کے لیے درخواست دی۔ جسٹس تیرتھنکر گھوش نے بھی مقدمہ درج کرنے کی اجازت دی۔ ارجن کو سی آئی ڈی نے چار سال قبل بھاٹ پارہ میونسپلٹی کیس میں طلب کیا تھا۔ انہیں 12 نومبر کو صبح 11 بجے بھوانی بھون میں حاضر ہونے کی ہدایت دی گئی ہے۔ پولس ذرائع کے مطابق 2020 میں بھاٹ پارہ میونسپلٹی میں تقریباً چار کروڑ روپے کی بدعنوانی میں سابق بی جے پی ایم پی کا نام آیا ہے۔ تاہم ارجن سنگھ کے وکیل نے بدھ کو ہائی کورٹ میں دعویٰ کیا کہ ان کے موکل کو نوٹس بغیر کسی خاص وجہ کے بھیجا گیا ہے۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس کے پیچھے سیاسی وجوہات ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ریاستی پولیس جان بوجھ کر ہراساں کرنے کے لیے یہ قدم اٹھا رہی ہے۔ ارجن سنگھ نے سی آئی ڈی کے نوٹس کو خارج کرنے اور ہائی کورٹ سے تحفظ مانگا ہے۔ کیس کی سماعت آئندہ پیر کو ہونے کا امکان ہے۔ ارجن سنگھ ایک وقت میں بھاٹپارہ میونسپلٹی کے چیئرمین کے ساتھ بھاٹ پارہ نیہاٹی کوآپریٹیو بینک کے چیئرمین بھی تھے۔ کوآپریٹو بینک میں بہت زیادہ کرپشن ہونے کے الزامات ہیں۔ اس معاملے میں سی آئی ڈی نے ارجن کو 12 نومبر کو، یعنی ضمنی انتخاب سے ایک دن پہلے بھوانی بھون میں طلب کیا ہے۔ ارجن سنگھ کا دعویٰ ہے کہ وہ اسے فریم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے انتخابات سے ایک دن پہلے جان بوجھ کر بلایا گیا تھا، جو ترنمول کانگریس چھوڑ کر بی جے پی میں شامل ہوئے تھے۔ اگر آپ ترنمول میں ہیں، تو آپ اچھے لڑکے ہیں، اور اگر آپ بی جے پی میں ہیں، آپ ان کی نظر میں ایک بڑے لڑکے ہیں۔ تاہم حکمراں جماعت کی مقامی قیادت نے دعویٰ کیا کہ اس کیس کا نیہاٹی ضمنی انتخاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ترنمول ایم ایل اے سوناتھ شیام نے کہا کہ 2020 میں، انہوں نے ہی بھاٹپارہ۔ نیہاٹی کوآپریٹیو بینک میں مالی فراڈ کی شکایت درج کروائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کوآپریٹو بینک سے فرضی ورک آرڈر کے ساتھ قرض لیا گیا تھا۔ یہ قرض سابق ایم پی کے پیروکاروں کے نام تھا۔ اس کے (ارجن کے) بھتیجے پپو سنگھ کو اس معاملے میں 2021 میں گرفتار کیا گیا تھا۔

کلکتہ ہائی کورٹ کی ایک ڈویژن بنچ نے ترنمول کانگریس آل انڈیا جنرل سکریٹری اور ممبر پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کی بیٹی کے خلاف جارحانہ ریمارکس کے تناظر میں سنگل بنچ کے فیصلے میں مداخلت کرنے سے انکار کردیا ہے۔ بدھ کو چیف جسٹس ٹی ایس شیوگنم اور جسٹس ہیرنموئے بھٹاچاریہ کی ڈویژن بنچ نے ریاست کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ درخواست گزار پر جسمانی تشدد کیا گیا، جو میڈیکل رپورٹ میں واضح ہے۔ اس رپورٹ کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے سنگل بنچ کی ہدایت کے مطابق سی بی آئی اس واقعے کی تحقیقات کرے گی۔ یہ دیکھنا ریاست کی ذمہ داری ہے کہ کام قانون کے مطابق ہوتا ہے یا نہیں۔ خیال رہے کہ آر جی کار میڈیکل کالج و اسپتال میں خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری وقتل کے خلاف نکالے گئے مارچ میں متنازع بیان دیا گیا تھا کہ "وزیر اعلیٰ نے زیادتی کی شکار ہونے وای آر جی کار اسپتال کے ڈاکٹر کے اہل خانہ کو 10 لاکھ روپے معاوضہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ قتل کیا زیادتی اور قتل کے کیس میں مالی امداد سے مسئلہ حل ہو جائے گا؟ الزام ہے کہ اس احتجاجی مارچ میں ابھیشیک کی نابالغ بیٹی کے بارے میں نازیبا تبصرے کیے گئے تھے۔ یہ ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا۔ گرچہ اس ویڈیو کی تصدیق کرنے کیلئے یو این آئی کے پاس کوئی معتبر ذریعہ نہیں ہے۔ تاہم اس ویڈیو کی بنیاد پر ایک خاتون نے ڈائمنڈ ہاربر پولیس اسٹیشن میں دو خواتین کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ اس کے بعد 7 ستمبر کو نمتا سے دو خواتین کو گرفتار کیا گیا۔ ریاستی چائلڈ پروٹیکشن کمیشن نے اس واقعہ میں اچانک کارروائی کی۔ پولیس نے دوران تفتیش دو خواتین کو حراست میں لے لیا۔ گرفتار افراد کے اہل خانہ کا الزام ہے کہ پولیس نے دوران حراست تشدد کا نشانہ بنایا۔ پولیس والوں نے قانون سے ہٹ کر کام کیا۔ ہائی کورٹ میں کیس دائر کیا گیا۔ اس کے بعد جسٹس راجرشی بھردواج نے سی بی آئی جانچ کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس میں سے کون کون تشدد کے واقعے میں ملوث ہے اس معاملے کی جانچ کی جائے گی۔ تاہم ریاستی حکومت نے سنگل بنچ کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے ڈویژن بنچ سے رجوع کیا۔ ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل کشور دت نے بدھ کو سوال کیا کہ رکن پارلیمنٹ کی بیٹی کے بارے میں سخت تبصرے کرنے پر پولیس نے گرفتار کیا۔ POCSO کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ پولیس نے ان دونوں خواتین پر تشدد نہیں کیا۔ اس کے علاوہ کیس کی سماعت کے پہلے دن سنگل بنچ نے سی بی آئی جانچ کا حکم کیسے دیا؟۔ اس پر ڈویژن بنچ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ آر جی کار کیس میں بھی پہلے ہی دن سی بی آئی تحقیقات کا حکم دیا گیا تھا۔ یہاں شکایت ریاستی پولیس کے خلاف ہے۔ یہ دیکھنا ریاست کی ذمہ داری ہے کہ قانون پر عمل ہوا ہے یا نہیں۔ حکومت کہہ رہی ہے کہ پولیس کے خلاف الزامات درست نہیں ہیں۔ اگر ریاست کو پولیس پر اتنا بھروسہ ہے تو سی بی آئی کو تحقیقات کرنے دیں۔ عدالت نے پولس کے ذریعہ دو خواتین کی گرفتاری پر بھی سوال اٹھایا۔

دہلی کی 1901 صنعتی اکائیوں کو پی این جی میں تبدیل کیا گیا: گوپال رائے

نئی دہلی، 06 نومبر (یو این آئی) دہلی کے وزیر ماحولیات گوپال رائے نے کہا کہ دہلی کی 1901 رجسٹرڈ صنعتی اکائیوں کو پی این جی میں تبدیل کر دیا گیا ہے شہر میں صنعتی آلودگی سے متعلق آج جائزہ میٹنگ کے بعد مسٹر رائے نے کہا کہ دہلی میں صنعتی اکائیوں کے باقاعدہ معائنہ کے لیے دہلی آلودگی کنٹرول کمیٹی (ڈی پی سی سی) اور ڈی ایس آئی ڈی سی کی 58 ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں صنعتی فضلہ کو ٹھکانے لگانے کے لیے 191 پٹرولنگ ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں، اس کے ساتھ ہی دہلی کی 1901 رجسٹرڈ صنعتی یونٹوں کو پی این جی میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ مسٹر رائے نے کہا کہ سردیوں کے موسم میں آلودگی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے حکومت کی جانب سے 25 ستمبر کو ونٹر ایکشن پلان کا اعلان کیا گیا تھا۔ دہلی میں فضائی آلودگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے سرمائی ایکشن پلان کے تحت صنعتی آلودگی اور اس کے فضلے کے انتظام کی نگرانی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ صنعتی آلودگی کے خلاف مہم کے ایک حصے کے طور پر دہلی بھر میں تین محکموں کی 191 گشتی ٹیموں کو تعینات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ صنعتی فضلہ کے ڈمپنگ کی مناسب نگرانی کی جا سکے۔ اس کے علاوہ ڈی پی سی سی اور ڈی ایس آئی آئی ڈی سی کی 58 ٹیمیں صنعتی یونٹس کے مسلسل معائنہ کے لیے تعینات کی گئی ہیں۔ مسٹر رائے نے بتایا کہ دہلی کی 1901 رجسٹرڈ صنعتی اکائیوں کو پی این جی میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور صنعتوں کے لیے صرف منظور شدہ ایندھن پر کام کرنا لازمی ہے۔ اگر کوئی صنعتی یونٹ ماحولیاتی قوانین کی خلاف ورزی کرتا پایا گیا تو متعلقہ محکمے کی جانب سے اس کے خلاف مناسب اور سخت ترین کارروائی کی جائے گی۔

تہاڑ جیل میں قید یاسین ملک کی بگڑتی صحت پر میر واعظ نے تشویش کا اظہار کیا

سرینگر: علیحدگی پسند تنظیم کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین اور میر واعظ کشمیر مولوی محمد عمر فاروق نے بدھ کو ایک ایکس پوسٹ میں جیلوں میں بند کشمیریوں کی حالت خاص کر بگڑتی صحت پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ میر واعظ نے 6 نومبر 1946 کے المناک واقعے کو یاد کرتے ہوئے لکھا کہ "جموں و کشمیر کی تاریخ میں 6 نومبر 1946 ایک المناک دن ہے جو قتل عام کی پریشان کن تاریخ ہے۔" میر واعظ نے 1946 کے قتل عام کے حوالہ سے ایکس پوسٹ میں لکھا کہ "سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس (خون آلودہ) ماضی میں ہی جیتے رہیں گے یا انسانیت اور آنے والی نسلوں کی بھلائی کے لیے (پر امن طور) آگے بڑھیں گے؟ یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جو طاقتور قیادت کو کرنا ہوگا۔" یاد رہے کہ سال 1946 آج ہی کے دن ڈوگرہ دور حکومت میں جموں میں فسادات برپا ہوئے تھے جس دوران وہاں لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا تھا۔ علیحدگی پسند لیڈر نے تہاڑ جیل میں قید علیحدگی پسند رہنما محمد یاسین ملک کی صحت پر بھی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ "تہاڑ جیل میں علاج کے لیے (ترس رہے) محمد یاسین ملک کی بھوک ہڑتال کی خبروں پر بھی تشویش ہے۔ حکام سے گزارش ہے کہ جیل قوانین اور قیدیوں کے حقوق کے مطابق ان کے لیے ضروری طبی امداد کو یقینی بنائیں۔"

مالیگاؤں 2008 بم دھماکہ مقدمہ پر مبنی فلم پر پابندی لگانے کا مطالبہ

بامبے ہائی کورٹ اور خصوصی عدالت میں عرضداشتیں داخل

ممبئی 6/نومبر (یو این آئی) مالیگاؤں 2008/بم دھماکہ مقدمہ کی سماعت آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہے، استغاثہ کی حتمی بحث کے بعد دفاعی وکلاء ملزمین کے حق میں بحث کر رہے ہیں، اسی درمیان کلیدی ملزم سمیر کلکرنی نے خصوصی این آئی اے عدالت میں ہندی فلم "میچ فکسنگ" کی نشریات پر پابندی لگانے کی عدالت سے گذارش کی ہے۔ ملزم سمیر کلکرنی کی جانب سے داخل کردہ عرضداشت پر آج سماعت ہوئی جس کے دوران فلم کی پروڈیوسر خصوصی این آئی اے عدالت کے جج اے کے لاہوٹی سے ملزم سمیر کلکرنی کی عرضداشت پر جواب داخل کرنے کے لیئے وقت طلب کیا ہے۔ آج عدالت میں فلم پرڈیوسر پلوی گرجر بذات خود اپنے وکیل کے ہمراہ پیش ہوئیں اور عدالت سے کہا کہ اسے میڈیا کے ذریعہ پتہ چلا ہے کہ ملزم سمیر کلکرنی نے ان کی جانب سے بنائی گئی فلم کی نشریات پر پابندی لگانے کی عرضداشت داخل کی ہے لہذا اس عرضداشت پر ان کے وکلاء کی دلائل کی سماعت کے بغیر عدالت کوئی فیصلہ جاری نا کرے۔ خصوصی جج نے فلم پروڈیوسر پلوی گرجر کی عرضداشت کو منظور کرتے ہوئے ملزم سمیر کلکرنی کو حکم دیا کہ وہ فلم پروڈیوسر کو اس کی عرضداشت کی نقل مہیا کرائے نیز 8/نومبر کو عرضداشت پر بحث کرنے کے لیئے تیار رہے۔ عدالت نے فلم پروڈیوسر کے وکیل کو بھی حکم دیا کہ وہ 8/ نومبر کو عدالت میں پیش ہوکر بحث کرے۔ آج دوران سماعت بم دھماکہ کے ملزمین کی نمائندگی کرنے والے وکیل شاہد ندیم (جمعیۃ علماء مہاراشٹر ارشد مدنی) عدالت میں موجود تھے جنہوں نے خصوصی جج کو کہا کہ فلم کے ٹریلر میں مالیگاؤں شہر کو بھی دکھایا گیا ہے لہذا اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس فلم کا مالیگاؤں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایڈوکیٹ شاہد ندیم نے خصوصی جج کو کہا کہ مالیگاؤں بم دھماکہ مقدمہ کے تعلق سے فلم بنانے پر خصوصی عدالت نے پابندی لگائی ہے اس کے باوجود فلم بنائی گئی جو نشر کے لیئے تیار ہے جو خصوصی عدالت کے حکم بتاریخ 1/ اکتوبر 2019 / کی خلاف ورزی ہے۔ فلم کے ٹریلر سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ فلم میں ملزم کرنل پروہت کو ہیرو بنا کر دکھایا گیا ہے اور مسلمانوں کو دہشت گردی سے جوڑ کر دکھانے کی کوشش کی گئی۔ سمیر کلکرنی نے اپنی عرضداشت میں تحریر کیا ہے کہ متنازعہ فلم کی نمائش پر مقدمہ ختم ہونے تک پابندی لگائی جائے کیونکہ اس فلم کے ریلیز ہونے سے مقدمہ کی شفافیت پر سوالات اٹھیں گے اور دیگر ملزمین کی سلامتی کو متاثر کریگی۔ ملزم سمیر کلکرنی کی عرضداشت پر قومی تفتیشی ایجنسی این آئی اے کی جانب سے آج سینئر وکیل استغاثہ اویناس رسال نے جواب داخل کرتے ہوئے خصوصی عدالت کے فیصلے کی روشنی میں عدالت سے حکم جاری کرنے کی گذارش کی ہے۔ اسی درمیان متنازعہ فلم "میچ فکسنگ" پر پابندی لگانے کے لیئے ندیم خان نامی شخص نے بامبے ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے جس پر جلد سماعت متوقع ہے۔ ندیم خان نے اپنی عرضداشت میں تحریر کیا ہے کہ فلم مسلمانوں کے خلاف نفرت آمیز باتیں بتائی گئی ہیں، دہشت گردی سے مسلمانوں کو جوڑ کر دکھایا گیا ہے، فلم کی ریلیز ملک کا امن وامان خطرے میں پڑ سکتا ہے نیز دو فرقوں کے درمیان نفرت بڑھ سکتی ہے لہذا اس فلم کی پابندی پر روک لگائی جائے۔ سابق فوجی افسر کنور کھٹانہ کی کتاب "دی گیم بی ہائنڈ سیفرون ٹیرر" پر مبنی فلم "میچ فکسنگ" نمائش 15/نومبر کو ہونے جارہی ہے جس پر پابندی لگانے کے لیئے بامبے ہائی کورٹ سے ندیم خان نے بامبے ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے جبکہ ملزم سمیر کلکرنی نے خصوصی این آئی اے عدالت میں عرض داشت داخل کی ہے۔

دفعہ 370 پر نیشنل کانفرنس کی قرارداد دیر آید درست آید کے مصداق: محبوبہ مفتی

فاروق عبداللہ کی ہزار پیڑیاں بھی جنم لیں تب بھی دفعہ 370 بحال نہیں ہوگا: اپوزیشن لیڈر سنیل شرما

سری نگر 6 نومبر (یو این آئی) جموں و کشمیر کی سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے نیشنل کانفرنس کی جانب سے پیش کی گئی قرارداد کو مایوس کن قرار دیا انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کی قرارداد میں خصوصی درجے کی منسوخی پر خدشات کا اظہار تو کیا گیا لیکن اس سے غیر آئینی قرار دینے کے بجائے مذاکرات کا مشورہ دیا گیا ان باتوں کا اظہار پی ڈی پی صدر نے سری نگر میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ دفعہ 370 اور 35 اے کی بحالی کی خاطر پی ڈی پی نیشنل کانفرنس کی قرارداد میں ترامیم لانے پر غور کر رہی ہے۔ محبوبہ مفتی نے کہا کہ آرٹیکل 370 کی بحالی کے حوالے سے نیشنل کانفرنس کی جانب سے پیش کی گئی قرارد کمزور ہے۔ انہوں نے کہا کہ پی ڈی پی وہ قرارداد لائے گی جس میں باضابط طور پر دفعہ 370 اور 35 اے کی بحالی کا ذکر ہو۔ ان کا کہنا تھا کہ پی ڈی پی نے الیکشن سے قبل جموں و کشمیر کے لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ پارٹی خصوصی اختیارات کی بحالی کی خاطر کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرے گی۔ ان کے مطابق پی ڈی پی کا یہ اصولی موقف ہے کہ دفعہ 370 اور 35 اے کو بحال کیا جائے۔ محبوبہ مفتی نے کہا کہ قرارداد کی کاپی میں کئی پر بھی 370 کا ذکر نہیں لہذا یہ قرارداد بہتر ہو سکتی تھی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ بحالی کے بجائے نیشنل کانفرنس نے بات چیت کی وکالت کی ہے، جن لوگوں نے کشمیریوں کی تذلیل کی ان سے کیسے بات چیت ہو سکتی ہے۔ ان کے مطابق پی ڈی پی لیڈر وحید الرحمن پرہ نے جو قرارداد دی پیش کی وہ نیشنل کانفرنس سے بہتر تھی کیونکہ پی ڈی پی نے غیر آئینی فیصلے کی مذمت کی تھی لیکن نیشنل کانفرنس نے اپنی قرارداد میں اس کی مذمت نہیں کی ہے۔ محبوبہ مفتی نے کہا کہ پھر بھی پی ڈی پی ممبران نے اس قرارداد کی حمایت کی ہے۔

جموں و کشمیر اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر سنیل شرما کا کہنا ہے کہ نیشنل کانفرنس نے دفعہ 370 کی بحالی کی خاطر جو قرارداد پیش کی وہ غیر قانونی اور غیر آئینی اقدام ہے۔ انہوں نے کہا کہ دفعہ 370 ایک تاریخ ہے اور اگر فاروق عبداللہ کی ہزار پیڑیاں بھی جنم لیں تب بھی یہ قانون بحال نہیں ہوگا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ دفعہ 370 کو بحال کر کے نیشنل کانفرنس جموں و کشمیر میں امن و امان کو درہم برہم کرنا چاہتی ہے۔ ان باتوں کا اظہار موصوف لیڈر نے سری نگر میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج اسمبلی میں ایل جی منوج سنہا کے خطبے پر شکریہ کی تحریک پیش کرنی تھی لیکن سرکار نے بڑی چالاکی سے دفعہ 370 کی بحالی کو لے کر قرارداد پاس کروائی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہمیں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل شام سپیکر کی سربراہی میں نیشنل کانفرنس کی میٹنگ منعقد ہوئی جس دوران اس قرارداد کو حتمی شکیل دی گئی۔ ان کے مطابق نیشنل کانفرنس کی جانب سے پیش کی گئی قرارداد غیر قانونی اور غیر آئین ہے اور اس کی کوئی جوازیت ہی نہیں۔ سنیل شرما نے کہا: سپریم کورٹ نے دفعہ 370 کی منسوخی کو چیلنج کرنے والی عرضی کو مسترد کیا اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے آرٹیکل 370 کو منسوخ کیا ہے لہذا اسمبلی اس قانون کو دوبارہ بحال نہیں کر سکتی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ دفعہ 370 ایک تاریخ ہے اور اس تاریخ کو کوئی دہرا ہی نہیں سکتا کیونکہ بی جے پی نے اس قانون کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کیا ہے۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ کشمیر کے لوگوں کو گمراہ کن نعروں سے بیوقوف بناتی ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ دفعہ 370 کی منسوخی کے بعد جموں و کشمیر میں امن وامان واپس لوٹ آیا، نیشنل کانفرنس مرکزی زیر انتظام علاقے میں امن وامان کو درہم برہم کرنے کی پالیسی پر گامزن ہے اور یہ کہ اس جماعت کا واحد مقصد یہ ہے کہ یہاں گولیاں چلیں اور قیمتی جانیں تلف ہوں۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام دو روزہ قومی سمینار اختتام پذیر

نئی دہلی۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام بہ تعاون کالی کٹ یونیورسٹی (ملاپورم، کیرالا) دو روزہ قومی سمینار بعنوان 'غالب شناسی: عہد حاضر کے آئینے میں' اختتام پذیر ہوا۔ سمینار کے دوسرے دن چار ادبی اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر پی۔ کے ابوبکر نے کی۔ صدارتی تقریر میں انھوں نے کہا کہ غالب کی عصری معنویت کا سبب یہ ہے کہ ہمارے عہد کے بیشتر مسائل وہی ہیں جن کو غالب نے اپنے کلام میں پیش کیا ہے۔ انھوں نے جنت کے وجود پر شک کیا ہے، آج بھی ایسے لوگ مل جائیں گے جن کو جنت کا وجود قبول نہیں لیکن ان میں اظہار کی جرات نہیں۔ غالب کے یہاں شک کے ساتھ جرات بھی ہے۔ اس اجلاس میں پروفیسر سید ثناء اللہ نے 'غالب کی معنویت عصر حاضر کے آئینے میں'، ڈاکٹر محمد امان اے۔ کے نے 'فکر غالب اور جدید نسل'، ڈاکٹر عائشہ صدیقہ جے نے 'مرزا غالب کی شاعرانہ عظمت کے بنیادی عناصر'، جناب عارف این۔ نے 'ملیالی غالب شناس: کے پی اے صمد' اور محترمہ رشیدہ ایم نے 'غالب کا تصور حیات' کے موضوع پر مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت کا فریضہ محترمہ فاطمہ منہا نے انجام دیا۔ دوسرے اجلاس کی صدارت پروفیسر سید ثناء اللہ نے کی۔ انھوں نے کہا کہ غالب شناسی ایک پھیلا ہوا موضوع ہے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ یہاں ہر شخص نے اسے ایک نئے زاویے سے دیکھا اور نئی بات کہنے کی کوشش کی۔ اس اجلاس میں ڈاکٹر محمد سلیم۔ پی نے 'غالب کی غزلوں میں فکری تحریکات کا دخل'، پروفیسر قاضی حبیب احمد نے 'غالب ایک ہمہ زمانی شاعر'، محترمہ ممتاز سی۔ ایچ نے 'غالب کی تخلیقات میں جنگ آزادی کے اثرات'، جناب وی ایم ابراہیم نے غالب شناسی کے چند زاویے'، ڈاکٹر ثمینہ بی کے۔ کے نے 'اردو شاعری میں غالب کے اثرات'، ڈاکٹر قمر النسا۔ کے۔ نے 'غالب اور سیکولر ازم'، محترمہ خیر النسا این۔ پی۔ نے 'غالب اور انسانیت'، کے موضوع پر مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت محترمہ شمناس نے کی۔ تیسرے اور آخری اجلاس کی صدارت پروفیسر قاضی حبیب احمد نے کی۔ اپنی تقریر میں انھوں نے کہا کہ غالب انسٹی ٹیوٹ نے جنوبی ہند میں سمینار کا جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہ خطہ بہت زرخیز ہے اگر توجہ کی جائے تو یہاں سے اردو کے حق میں بہت دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔ اس اجلاس میں ڈاکٹر محمد رضوان انصاری نے 'غالب اور سائنس'، ڈاکٹر شمس الدین کے۔ پی نے 'ملیالم میں غالبیات'، جناب شہاب الدین پی نے 'غالب بہ حیثیت جدیدیت کے پیغمبر'، ڈاکٹر شیخ افسر پاشا نے 'مرزا غالب کا تصور عشق دور حاضر کے آئینے میں'، پروفیسر کے ایم شریف نے 'کلام غالب اور ترجمے، کامیابیاں اور نارسائیاں'، ڈاکٹر محی الدین کٹی نے 'غالب کی شاعری میں عصر حاضر کے مسائل کی عکاسی' کے موضوع پر مقالات پیش کیے۔ سمینار کے بعد کل ہند مشاعرے کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت پروفیسر سید سجاد حسین ظہیر اور ڈاکٹر این محی الدین کٹی نے کی اور نظامت کا فریضہ جناب صدام حسین پرواز نے ادا کیا۔

دہلی ایک ممتاز و جری عالم دین، مخلص و خوددار استاد، بیباک و منکسر المزاج خطیب سے محروم ہوگئی

نئی دہلی ۔ مولانا ممتاز علی واعظ غازی پوری، امام جمعہ امامیہ حال، پنچکوئیاں روڈ کے اچانک انتقال سے ایک ایسا علمی چراغ بجھا گیا جو برسوں سے ملک و بیرون ملک میں منبر و محراب اور درس و تدریس کے ذریعے مسلسل خدمتِ دینِ مبین کے چراغ روشن کیے ہوئے تھے۔ ان حقائق کا اظہار کرتے ہوئے واعظین و مفکرین بورڈ نئی دہلی کے جنرل سکریٹری خطیبِ اسلامی سید قمر عباس قنبر نقوی سرسوی نے مزید کہا مقبول علمی و اصلاحی ادارے تنظیم المکاتب، لکھنؤ کے قومی نائب صدر، جامعہ جوادیہ، جامعہ ایمانیہ بنارس اور مدرسہ اہلبیتؑ جامعہ نگر نئی دہلی میں برسوں درس و تدریس کے عنوان سے خدمات انجام دینے والے مولانا ممتاز علی واعظ معتبر شاعر اور مستند ادیب بھی تھے۔ مرحوم سہ ماہی ثقلین اور توحید نئی دہلی کے ادارتی بورڈ سے وابستہ رہے۔ مرحوم عالم دین خطباتِ جمعہ میں ایک منفرد اور جرات مندانہ طرز میں نصیحتیں اور ہدایتیں فرماتے جس کو سُننے کے لیے مومنین دہلی کے مختلف مقامات سے انجمن اثناعشریہ (رجسٹرڈ) کے زیر تولیت امامیہ حال تشریف لاتے۔ مدرسہ جوادیہ، مدرسہ ایمانیہ بنارس، مدرسہ واعظین لکھنؤ اور حوزہ علمیہ قم، ایران سے تعلیم یافتہ، ماہر امورِ حج مولانا ممتاز علی واعظ طاب ثراہ کا مجالس عزا میں اسلامی تاریخ، عقائد اور عظمت اہلبیتؑ کو بیان کرنے کا آپکا انداز منفرد، پرکشش اور نہایت دلچسپ تھا۔ مرحوم عالمِ دین نے اپنی زندگی کا خاصا حصہ وطن اور خاندان سے دور رہ کر دہلی میں دینِ مبین کی تبلیغ اور تعلیماتِ اہلبیتؑ کے فروغ میں انتہائی سادگی سے بسر کیا۔ آپ اولادِ نرینہ کی نعمت سے خالی تھے لیکن دنیا نے دیکھا کہ آپ کے بلند اخلاق اور محبت کا اثر یہ تھا کہ ایک دو بیٹے نہیں ہزاروں بیٹے مرحوم عالمِ دین کا جنازہ اپنے کاندھوں پر اُٹھائے ہوئے تھے۔ ہائے افسوس دینِ اسلام کا یہ مخلص خادم دینی، علمی اور اصلاحی فضا کو سوگوار بنا کر 5 نومبر 2024 کو داعیِ اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے ربِ حقیقی سے جا ملا۔ نماز جنازہ شمیم الملت مولانا سید شمیم الحسن رضوی۔ جامعہ جوادیہ بنارس کی اقتدا میں ادا کی گئی۔ اس موقع پر حضرت رہبرِ معظم ولی فقیہ کے نمائندے مولانا مہدی مہدوی پور، المصطفیٰ انٹر نیشنل یونیورسٹی کے نمائندے مولانا شاکری کے ساتھ کثیر تعداد میں موجود علماء، خطباء، شعراء، دانشوران اور مومنین موجود رہے۔ خدائے غفور و رحیم بحق حضرات معصومین علیہم السلام مرحوم عالم دین کی مغفرت فرمائے، درجات میں بلندگی اور پسماندگان خصوصاً بیوہ اور یتیمان کو صبر اجر عطا کرے۔ آمین یارب العالمین ۰ سید قمر عباس قنبر سرسوی، جنرل سکریٹری، واعظین و مفکرین بورڈ۔ نئی دہلی ۰

ہیمنت سورین کے خلاف الیکشن لڑنے والے بی جے پی لیڈر سیمون مالتو جے ایم ایم میں شامل

رانچی: جھارکھنڈ کی برہیٹ اسمبلی سیٹ پر 2019 کے انتخابات میں ہیمنت سورن کے خلاف بی جے پی کے امیدوار رہے سیمون مالتو نے منگل کو اپنے حامیوں کے ساتھ جھارکھنڈ مکتی مورچہ (جے ایم ایم) میں شمولیت اختیار کر لی۔ یہ فیصلہ انہوں نے پارٹی سے استعفیٰ دینے کے بعد کیا۔ مالتو نے رانچی میں وزیر اعلیٰ ہیمنت سورن سے ملاقات کی، جس کے بعد انہیں جے ایم ایم کی رکنیت دی گئی۔ سورن نے گزشتہ انتخابات میں برہیٹ کے علاوہ ڈمکا سیٹ سے بھی انتخاب لڑا تھا۔ ڈمکا سیٹ پر ان سے ہارنے والی بی جے پی کی امیدوار لوئس مرانڈی نے بھی حال ہی میں جے ایم ایم میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ سیمون مالتو نے بی جے پی سے اپنے استعفیٰ میں بتایا تھا کہ وہ آدیواسی پہاڑیا کمیونٹی سے تعلق رکھتے ہیں، جسے بی جے پی نے نظرانداز کیا ہے۔ اس کمیونٹی کو بی جے پی کے روایتی ووٹر سمجھا جاتا تھا لیکن پارٹی نے انہیں نمائندگی نہیں دی، جس کی وجہ سے ان کمیونٹی میں ناراضگی پیدا ہوئی۔ سورن نے سوشل میڈیا پر ایک پیغام میں کہا، "سنتھال پرگنہ کے برہیٹ سے بی جے پی رہنما سیمون مالتو نے اپنے حامیوں کے ساتھ آج جھارکھنڈ مکتی مورچہ خاندان میں شمولیت اختیار کی۔ آپ سب کا جھارکھنڈ مکتی مورچہ میں خوش آمدید ہے۔

تلنگانہ میں بی جے پی کی سرگرم رکنیت سازی مہم

بی ایل سنتوش نے فراست علی باقری کو خراجِ تحسین پیش کیا

حیدرآباد۔ 6/نومبر (نیوز کلب) سابق ترجمان تلنگانہ بی جے پی میر فراست علی باقری نے جو قومی دارالحکومت دہلی کے دورہ پر ہیں قومی جنرل سکریٹری بی جے پی بی ایل سنتوش سے ملاقات کی اور ان سے تلنگانہ کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔ بات چیت انتہائی خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ فراست علی باقری نے سنتوش سے خواہش کی کہ نریندر مودی حکومت کی جانب سے ملک میں جو ترقیاتی وفلاحی اسکیمات پر عمل آوری کی جارہی ہے اس کے سلسلہ میں تلنگانہ کا خاص خیال رکھا جائے اور اس ریاست میں بھی ان اسکیمات کو موثر انداز میں اور بڑے پیمانہ پر روبہ عمل لایا جائے۔ قومی جنرل سکریٹری بی جے پی نے اُن کی بات سے اتفاق کیا اور اس بارے میں مثبت ردِعمل کا اظہار کیا۔ سابق ترجمان تلنگانہ بی جے پی نے قومی جنرل سکریٹری بی جے پی کو تلنگانہ میں بی جے پی کی رکنیت سازی مہم کے بارے میں بھی تفصیلی طور پر واقف کرایا اور بتایا کہ ریاست میں بی جے پی کی رکنیت سازی مہم زور وشور سے جاری ہے اور عوام کے مختلف طبقات اور بالخصوص اقلیتی طبقات کی جانب سے اس سلسلہ میں کافی جوش وخروش کا مظاہرہ کیا جارہا ہے۔ مسلمانوں کی کافی تعداد بھی پہل کرتے ہوئے مرکز میں برسر اقتدار اس جماعت کی رکنیت اختیار کررہی ہے اور اُن میں بی جے پی کے رکن بننے کے تعلق سے بے حد گرمجوشی دیکھی جارہی ہے۔ سنتوش نے تلنگانہ اور بالخصوص دارالحکومت حیدرآباد میں سرگرم طور پر بی جے پی کی رکنیت سازی مہم چلانے پر فراست علی باقری کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

ایس ڈی پی آئی نے یوپی مدرسہ ایجوکیشن ایکٹ کی آئینی حیثیت کو برقرار رکھنے والے سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا

نئی دہلی۔ (پریس ریلیز)۔ سوشیل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا (SDPI) کے قومی نائب صدر محمد شفیع نے اپنے جاری کردہ اخباری بیان میں کہا ہے کہ یوپی مدرسہ ایجوکیشن ایکٹ کی آئینی حیثیت کو برقرار رکھنے والے سپریم کورٹ کے فیصلے کا پارٹی خیر مقدم کرتی ہے۔ یوپی مدرسہ ایجوکیشن ایکٹ 2004 کی آئینی حیثیت کو برقرار رکھنے کا سپریم کورٹ کا فیصلہ ملک میں مدرسہ کی تعلیم کو سبوتاژ کرنے کی مختلف حلقوں کی کوششوں کے لیے ایک دھچکا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے مارچ 2024 میں ایکٹ کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا تھا کہ یہ سیکولرازم کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ مدرسہ ایکٹ مدرسہ کی تعلیم کے لیے قانونی ڈھانچہ فراہم کرتا ہے جہاں، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (NCERT) کے نصاب کے علاوہ، مذہبی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا CJI چندر چوڑ کے مشاہدات کہ (مدرسہ) ایکٹ کو باہر پھینکنا بچے کو نہانے کے پانی سے باہر پھینکنا ہے اور ان کے تبصرے کہ ریاستی حکومت کو ایکٹ کے تحت قواعد بنانے کا اختیار ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ دی جانے والی تعلیم فطرت میں زیادہ سیکولر ہے، واضح طور پر اس بات کا مطلب یہ ہے کہ اگر نظام میں خامیاں ہیں تو اصلاحی اقدامات کو لاگو کرنا چاہئے۔ اس کے برعکس نظام کو کمزور کرنا اس کا حل نہیں ہے۔

راہل گاندھی نے دیشا کی میٹنگ میں کی شرکت

ڈی ایم پر برہم ہوئے رائے بریلی کے رکن پارلیمنٹ

رائے بریلی:6 نومبر (پی این ایس) کانگریس پارٹی کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے اتر پردیش کے رائے بریلی میں خواتین کے تحفظ سے متعلق حکومت کے دعوں اور وعدوں کا پردہ فاش کیا۔ دراصل راہل گاندھی ایک روزہ دورے پر رائے بریلی پہنچے تھے۔ پارلیمانی حلقہ میں دورے کے دوران وہ دیشا کی میٹنگ میں شرکت کے لیے ضلع کلکٹریٹ پہنچے۔ دیشا کی میٹنگ کے دوران خواتین کی حفاظت اور تحفظ کی اسکیم کے حوالے سے منعقدہ پروگرام کی ڈی ایم ہرشیتا ماتھر نے اس کی بہت تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ضلع میں خواتین کی حفاظت کے لیے مسلسل کام کیا جارہا ہے۔

رائے بریلی پہنچنے والے کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے دیشا کی میٹنگ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہرشیتا ماتھر سے خواتین کی حفاظت کے بارے میں معلومات حاصل کیں جس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کو خواتین کیتحفظ کا یقین دلایا، اس دوران راہل گاندھی نے ٹول فری نمبر پر کال کی، گھنٹی بجتے اور بج کر ختم ہونے کے بعد بھی فون نہیں اٹھایا گیا، تب راہل گاندھی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ یہ حکومت کے دعوے ہیں؟ ضلع افسر کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے راہل گاندھی نے حکومت کو بھی کٹہرے میں کھڑا کیا۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے پہلی بار ضلع کی ترقی اور نگرانی کی میٹنگ میں بطور چیئرمین حصہ لیا۔ وہیں ڈی ایم ہرشیتا ماتھر نے مختلف اسکیموں، ہیلپ لائن نمبروں اور خواتین کے تحفظ پر بات کرنا شروع کی۔ انہوں نے کہا کہ ڈائل 181 کال سینٹر کے تحت یکم اپریل 2022 سے 30 ستمبر 2024 تک 74 کیسز موصول ہوئے جنہیں حل کردیا گیا۔

کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے اپنے پارلیمانی حلقہ رائے بریلی میں ڈگری کالج چوراہے پر نوتعمیر شدہ شہید چوک کا افتتاح کرکے اور یہاں بچت بھون میں پی ایم جی ایس وائی سڑکوں کا افتتاح کرکے بہادر شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس معاملے کو لے کر ضلع صدر پنکج تیواری نے کہا کہ دیشا کے چیئرمین راہل گاندھی نے خواتین کی حفاظت اور احترام کے حوالے سے ٹول فری نمبر 181 پر کال کی تھی لیکن جب کال نہیں اٹھا تو انہوں نے ضلع مجسٹریٹ سے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے پوچھا کہ کیا یہ حکومت کا نظام ہے؟

ممتاز علی واعظ کے اچانک سانحہ ارتحال پر علماء و دانشوران کی اظہار تعزیت

املو، اعظم گڑھ۔ عالی جناب مولانا شیخ ممتاز علی واعظ قمی غازی پوری امام جمعہ امامیہ ہال نئی دہلی کے اچانک سانحہ ارتحال پر ہندوستان علمی و مذہبی حلقوں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مولانا شیخ ممتاز علی واعظ امام جمعہ نئی دہلی کے اچانک سانحہ ارتحال پر علماء و واعظین و دانشوران نے اپنے قلبی تاثرات غم کا اظہار کیا ہے۔ ڈاکٹر مہدی خواجہ پیری ڈائریکٹر انٹرنیشنل نور مائکروفلم سینٹر، ایران کلچر ہاؤس نئی دہلی نے کہا کہ مولانا ممتاز علی واقعاً ممتاز عالم دین تھے۔ مولانا ابن حسن املوی واعظ بانی و سرپرست حسن اسلامک ریسرچ سینٹر املو مبارکپور نے کہا کہ مولانا ممتاز علی نہایت خوددار واعظ متعظ و مبلغ تھے۔ مولانا سید رضی حیدر زیدی دفتر انٹرنیشنل نور مائکروفلم سینٹر نئی دہلی نے کہا کہ مولانا محترم ایک بہترین عالم مبلغ، دردمند قوم، منکسر المزاج، با اخلاق، مرد مومن تھے۔ آپ کا انتقال یقینی طور پر قوم کا ایک بڑا خسارہ ہے۔ مولانا ممتاز علی واعظ غازی پوری امام جمعہ امامیہ ہال نئی دہلی شیخ محمد صدیق صاحب مرحوم غازی پوری کے فرزند تھے جو ۲۵ راگست ۱۹۵۷ء کو غازی پور میں پیدا ہوئے تھے۔ "عالیجناب حجۃ الاسلام مولانا شیخ ممتاز علی صاحب قبلہ واعظ قمی غازی پوری، جامعہ جوادیہ بنارس سے فخر الافاضل کرنے کے بعد مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں داخلہ لیا۔ اور تین سالہ تعلیمی کورس مکمل کرنے کے بعد دو سال تبلیغی دورہ بھی کیا۔ ہندوستان کے مختلف شہروں میں قابل قدر تبلیغی خدمات انجام دیں۔ چند سال حوزۂ علمیہ قم ایران میں بھی تعلیم حاصل کی۔ اس وقت امامیہ ہال، نئی دہلی میں امام جمعہ و جماعت ہیں۔ ساتھ ہی درس و تدریس کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔ بہترین خطیب اور مترجم ہیں۔ فارسی و عربی کتابوں کے اردو ترجمے کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ آپ کے متعدد کتابوں کے ترجمے

شائع ہو چکے ہیں"۔ (تاریخ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ، جلد دوم، صفحہ ۷۶۰) مولانا ممتاز علی صاحب قبلہ طاب ثراہ نہ صرف ۱۹۹۲ء سے تاحیات امامیہ ہال نئی دہلی کے امام جمعہ و جماعت تھے بلکہ اس دوران دفتر انٹرنیشنل نور مائکروفلم سینٹر، ایران کلچر ہاؤس نئی دہلی سے منسلک رہ کر ہفتہ میں ایک دو روز اپنی خدمات انجام دیتے تھے۔ جامعہ اہل بیتؑ دہلی میں تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ ادارہ تنظیم المکاتب لکھنؤ کے نائب صدر تھے۔ جامعہ جوادیہ بنارس کے ہونہار اور قابل قدر فرزندوں میں سے تھے۔ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں حجۃ الاسلام مولانا سید حسین مہدی حسینی واعظ قمی غازی پور اور حجۃ الاسلام مولانا سید محمد محسن صاحب قبلہ واعظ جونپوری اور مولانا مرحوم ہمدرس ساتھی تھے۔ اور مولانا ابن حسن املوی واعظ، مولانا محمد داؤد املوی واعظ، مولانا تفضل مہدی واعظ معروفی مرحوم کے جونیئر ہمعصر ساتھی تھے۔ افسوس ۵ رنومبر ۲۰۲۴ء کو دہلی میں علم و عمل کا یہ روشن ستارہ ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔ پروردگار عالم مرحوم کو جوار اہل بیت علیہم السلام میں بلند درجات عنایت فرمائے اور مرحوم کی اہلیہ اور بچوں نیز دیگر لواحقین و متعلقین کو صبر جمیل مرحمت فرامائے۔ آمین۔ اس دعاء کے ساتھ مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے اور جملہ علماء و طلباء و مومنین بالخصوص حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت میں تعزیت و تسلیت پیش کی جاتی ہے۔

مزدوروں سے بھری ڈبل ڈیکر بس حادثے کا شکار

فیروز آباد:6 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے فیروز آباد ضلع میں ایک بڑا سڑک حادثہ پیش آیا ہے۔ یہاں مسافروں سے بھری ایک پرائیویٹ بس الٹ گئی، جس میں متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ بتایا جارہا ہے کہ حادثے کا شکار ہونے والی بس ایک ڈبل ڈیکر تھی جو مسافروں کے ساتھ ہمیر پور سے ہاتھرس، اگلاس کی طرف جارہی تھی۔ بس میں تقریباً 20 سے 22 افراد سوار تھے۔ وہاں موجود لوگ مزدوری کرتے ہیں اور اینٹوں کے بھٹے پر کام کرنے جارہے تھے۔ یہ سڑک حادثہ رام گڑھ تھانہ علاقہ کے چنورا پل کے قریب پیش آیا۔ حادثے کے بعد بس میں موجود تقریباً تمام کارکن زخمی بتائے جارہے ہیں اور ان کا علاج جاری ہے۔ زخمیوں میں سے دو کی حالت شدید زخمی ہونے کے باعث تشویشناک ہے۔ دونوں کو آگرہ ریفر کردیا گیا ہے۔ ہمیر پور ضلع کے ایک مسافر مان سنگھ نے جو بس میں سفر کر رہے تھے، انہوں نے حادثے کی معلومات دی۔ بس ڈرائیور پر شراب پی کر گاڑی چلانے کا الزام بھی لگایا گیا ہے۔ مان سنگھ نے بتایا کہ یہ ایک پرائیویٹ بس تھی، جس میں 20-22 لوگ سوار تھے۔ حادثے میں سبھی زخمی ہو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ بس مسافروں کو لے کر ہاتھرس جارہی تھی۔ اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے مزدور تھے جو حادثے میں زخمی ہو گئے۔ یہ واقعہ بدھ کی علی الصبح کا بتایا جارہا ہے۔ ایک نجی ڈبل ڈیکر بس مزدوروں کو لے کر ہمیر پور سے ہاتھرس، اگلاس جا رہی تھی۔ اس کے بعد بس فیروز آباد کے رام گڑھ تھانہ علاقے میں چنورہ پل کے قریب حادثے کا شکار ہوگئی۔ حادثے کے بعد موقع پر کہرام مچ گیا۔ بس میں موجود ہر شخص نے باہر نکل کر اپنی جان بچانے کی کوشش کی۔ موقع پر موجود پولیس حادثے کی وجہ جاننے میں مصروف ہے۔

اردو بچاؤ تحریک نے شاعر مشرق علامہ اقبال کی یوم پیدائش 9 نومبر کو یوم اردو کے طور پر منانے کی اپیل کی

فیض آباد/ ایودھیا اردو بچاؤ تحریک کے صوبائی کنوینر ماسٹر ارشاد ربانی نے پریس ریلیز جاری کرکے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ آنے والی 9 نومبر کے دن کو یوم اردو کے طور پر منائیں ماسٹر ارشاد ربانی نے کہا کہ سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا (ترانہ ہند) کے تخلیق کردہ شاعر مشرق علامہ اقبال کی یوم پیدائش 9 نومبر کو ہے اس لئے اس دن کو یوم اردو اور یوم اقبال کے طور پر ہر سال منایا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ اردو ایک زندہ زبان ہے مگر اس زبان کو مسلمانوں کی زبان سے منسوب کرکے اس کو ختم کرنے کی سازش پچھلے ساٹھ سال سے کی جارہی ہے مگر اردو اپنی مٹھاس کے بدولت اپنے چاہنے والوں کے دلوں پر آج بھی راج کررہی ہے اور یہ زبان دیگر دوسری زبانوں سے کہیں زیادہ بولی اور سمجھی جاتی ہے انہوں نے کہا کہ کسی بھی زبان کی فلاح و بقاء اس کی تحریر و تعلیم سے وابستہ ہے جب تک کوئی زبان اسکولوں میں پڑھائی اور لکھائی جاتی رہتی تب تک اس پر کسی طرح کا کوئی خطرہ نہیں رہتا ہے موجودہ وقت میں اردو کے ساتھ بہت ہی تعصب کیا جارہا ہے تقریباً دس سال سے ایک بھی اردو ٹیچر کی بھرتی نہیں ہونے سے زیادہ تر اسکولوں میں اردو کی تعلیم نہیں دی جارہی ہے جس سے اردو زبان کی تعلیم سے نئی نسل محروم ہو رہی اس کے لئے ہمیں چاہئے کہ آنے والی 9 نومبر کو یہ عہد کریں کہ جب تک سہ لسانی فارمولہ کے تحت اردو کی تعلیم کو درجہ تین سے درجہ آٹھ تک ہمیں لازمی قرار دلوانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے ساتھ ہی کم سے کم ایک اردو اخبار ہر گھر میں لیا جائے گا اس کی فکر تب تک کریں گے جب تک ہر گھر میں ایک اردو اخبار آنے نہ لگے۔

'بھگوا کیڈر مسلمانوں کو کچلنے اور ملک بدر کرنے پر بضد

سہارنپور (احمد رضا) دس سالوں میں قریب قریب بھگوا کیڈر نے ملک کی کوئی مسجد نہی چھوڑی کہ جس پر پولیس کی موجودگی میں بھگوا جھنڈے نہ لگائے ہوں اپنے ہر ایک جلوس میں یہ شاطر لوگ بلاوجہ مسجد کے باہر ننگا ناچ کرتے ہیں گندے گندے نعرہ لگاتے ہیں اور مسجد میں گھس کر بھگوا جھنڈے لہراتے ہیں اسکے علاوہ نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مسلسل گستاخی کرنے والے بھگوا سادھو یتی نرسہانند، بھاجپا لیڈر نوپور شرما اور گری مہاراج جیسے افراد خطرناک نوعیت کے ملزم ہونے کے باوجود آزاد گھوم گھوم کر اسلام کو گالیاں بک رہے ہیں دوسری جانب بے قصور مسلمانوں کی معصوم اولادیں گلفشاں فاطمہ، شرجیل امام، شاہ رخ خان، عمر خالد جیسے گزرے ساڑھے چار سال سے ٹرائل کے بغیر ہی جیلوں میں اذیتیں برداشت کرنے کو مجبور ہیں سپریم کورٹ بھی سب کچھ جانتے اور پہچانتے ہوئے بھی انکے مقدمات کی سماعت کے لئے تیار نہی ہے، اب شکوہ کریں بھی تو کس سے یہ اہل ایمان کے لئے بہت بڑا المیہ ہے؟ افسوس کہ جہاں دس سال میں دس ہزار سے زائد مسلمانوں کو بغیر کسی قصور کے جیلوں میں ٹھونس دیا گیا اور انکی ضمانتیں بھی نہی ہورہی ہیں جبکہ بھگوا دہشت گرد جرم اور جبر کرنے کے بعد بھی سینہ چوڑے کیئے ہوئے گھوم رہے ہیں اب ایسا لگنے لگا ہے کہ جیسے ایک خاص سازش کے تحت تمام فوجداری مقدمات صرف اور صرف مسلم آبادی کو دبانے اور کچلنے کے لئے ہی رائج کئے گئے ہیں آپ بھی خوب واقف ہیں کہ جیسا گھٹیا کردار [illegible] کرنے کی چھوٹ ملی ہے آپکو بتاتے چلیں کہ مسلم افراد کے خلاف زہر اگلنے کے باوجود بھی لوک سبھا کی 75 سیٹیں یہ مسلم دشمن شدت پسند افراد ہار گئے اب مہاراشٹرا، جھارکھنڈ اور اتر پردیش کی 9 اسمبلی سیٹ پر جیت حاصل کرنے کے لئے پھر سے اعلانیہ مسلم آبادی مخالف کارروائیاں اور شرمناک بیان بازی مسلسل جاری ہے بھاجپا قیادت کے مسلم مخالف بیانات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ لوگ طرح طرح کی اوچھی حرکات کو عملی جامہ پہنا کر اس ملک کو مسلم آبادی سے خالی کرا کر اس کو خالص ہندو افراد کے لئے ہندو راشٹر بنانا چاہتے ہیں یقین ہوگیا ہے کہ یہ لوگ 1925 کے جنگ آزادی کے اپنے کردار کو دہراتے ہوئے مذہبی اتحاد اور آپسی بھائی چارہ کو کسی بھی صورت برداشت نہیں کرنا چاہتے ہیں یہ صرف اور صرف اس عظیم جمہوری نظام والے ملک کو اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں انکے لیئے دستور ہند قاعدے اور قوانین کی کوئی اہمیت یا حیثیت نہی ہے گزشتہ دس [illegible] سے یہ ثابت ہوگیا ہے واضح رہے [illegible] کھنڈ کے چھ علاقوں میں دھیرے [illegible] اور مدرسہ بند کرو مہم کی شروعات بھگوا کیڈر کے ذریعہ کی گئی تھی جو لگاتار جاری ہے دو ماہ قبل یہی زہر دھیرے دھیرے ہماچل کے کچھ ہندو شدت پسند افراد کے دل و دماغ پر اثر انداز ہونے لگا نتیجہ کے طور پر آج پورا ہماچل آگ کے منہانے پر کھڑا ہے بلاوجہ سیکڑوں سالوں سے بسے بسائے مسلم افراد کو نفرت کا شکار بنا کر انکو اتراکھنڈ کی طرح ہی ہماچل سے باہر نکال نے کی سازش پر تیزی سے عمل کیا جارہا ہے اتراکھنڈ سے قبل یہ کام گجرات، بہار، مدھیہ پردیش اور دہلی میں بھی بہ خوبی انجام دیئے جا چکے ہیں ہزاروں مزارات، سیکڑوں مساجد اور مدارس بلڈوزر کا شکار بن چکے ہیں قانون اور عدلیہ کی آنکھوں پر پٹی چڑھادی گئی ہے دستور ہند کے محافظ ڈرے سہمے ہوئے چھپے بیٹھے ہوئے ہیں کوئی حق کی بات کہنے اور لکھنے والا نظر نہیں آرہا ہے ہر سو نفرت اور حسد کا ڈنکا بج رہا ہے جو کچھ اتر پردیش کے بہرائچ ضلع کے کچھ علاقوں میں گھنونہ کھیل کھیلا گیا اسکو پوری دنیا نے کھلی آنکھوں سے دیکھا مگر قصوروار جابر گروہ کے لوگوں کا کوئی گھر نہی توڑا گیا اور نہ ہی انکو جیل بھیجا گیا الٹے مسلم افراد کو گولیاں ماری گئی اور انہی 90 افراد کے خلاف سنگین دفعات میں فوجداری مقدمات قائم ہوئے ہیں اور وہی جیلوں میں بند پڑے ہوئے ہیں لگتا ہے کہ بھگوا دہشت گردوں کی یہ سازشیں ملک کو مسلم افراد سے مکت کرنے کی ہیں تبھی تو مرکز اور صوبوں کی سرکاریں اس ظلم و بربریت پر تماشائی بنی ہوئی ہیں،! راشٹریہ سوشل تنظیم کے کنوینر محمد آفاق نے کل اپنے اہم بیان میں کہا کہ بلڈوزر پر اگر عدلیہ کی حسب ہدایت روک لگ جاتی تو بیقصور مسلمان تباہ اور برباد ہونے سے بچ سکتے ہیں سپریم کا فیصلہ عوام کے اعتماد کو بڑھا دیگا انہوں نے کہا کہ اگر سپریم کورٹ بلڈوزر معاملہ پر روک نہیں لگاتا تو یک طرفہ کاروائی کے تحت نہ معلوم کتنے بے گناہوں کے گھر بلڈوز ہوجاتا۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ پرست طاقتوں کے نام ڈھیرے ڈھیرے سامنے آتے جارہے ہیں لیکن پھر بھی ان کے خلا کوئی کارروائی نہیں کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر رام گوپال مشرا کو اسپتال پہنچانے میں جلدی کرتے عبدالحمید کے گھر پر دھرنا دینے کو ضروری نہیں سمجھتے تو اصلیت سامنے آجاتی، لیکن فسادیوں کو کسی کی جان کی پرواہ نہیں کرنی تھی بلکہ ان کا مقصد نفرت پھیلانا تھا۔ فرقہ پرست طاقتوں کے ذریعہ بہرائچ میں امن وقانون کی دھجیاں اڑائی گئی، انسانی حقوق کو پامال کیا گیا۔ حیرت تو یہ ہے کہ اس پر ہمارا قومی انسانی حقوق کمیشن اور انسانی حقوق کی تنظیمیں کیوں خاموش ہیں کیا سیکولر پارٹی کے لیڈر نے بہرائچ جاکر ظلم اور بربریت کے شکار مسلمانوں اور رام گوپال مشرا کے گھر والوں کی ڈھارس بندھائی؟ کیا اس کے خلاف لکھنو یا دہلی میں کوئی احتجاج کیا یا سرکار کو میمورنڈم دیا سوائے زبانی جمع خرچ کے یا ایک دو نپے تلے بیان دینے کے۔ مسلم قیادت تو پہلے ہی ڈری سہی ہے، اس سے کوئی کیا امید کرے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ پولیس انکاؤنٹر ہوں یا ملک بھر میں آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد ہونے والے ہزاروں فسادات، سب کی ایک ہی کہانی اور ایک ہی اسکرپٹ ہے میرا حکومت سے مطالبہ ہے کہ جن بے گناہ لوگوں کے جان و مال کا نقصان ہوا ہے ان کی امداد فوری طور سے کا اعلان بلا تفریق مذہب کہ کیا جائے!

فیصلہ آنے سے پہلے نمٹا دیں گے، ملزم نے دی تھی دھمکی

بریلی:6 نومبر (پی این ایس) ضلع کے بھوتا تھانہ علاقے میں پشپیندر کے قتل کے معاملے میں لواحقین نے پولیس کو کچھ آڈیو ریکارڈنگ دے کر وائرل کردی ہیں، جس سے قاتلوں کے خطرناک عزائم کا پتہ چل رہا ہے۔ عدالت کے فیصلے سے پہلے ہی ملزم نے اپنے قریبی لوگوں کے ذریعے پشپیندر کو ٹھکانے لگانے کی دھمکی دی تھی۔ پشپیندرا کو بھی اس بات کا علم تھا، لیکن جیسے ہی وہ گاؤں سے نکلا، منگل کو اس کا قتل کردیا گیا۔ بائک سوار حملہ آوروں نے پشپیندر کو بسال پور روڈ پر نوادیہ سی این جی پمپ کے قریب گھیر لیا اور ان کے سینے میں گولیاں چلائیں۔ حملہ آور واقعہ کے بعد فرار ہوگئے۔ پشپیندر کے بڑے بھائی ونود کو 20 جنوری 2021 کو سازش اور پردھان انتخابات کی دشمنی کی وجہ سے گولی مار کر ہلاک کردیا گیا تھا۔ سابق پردھان ہسٹری شیٹر پورن لال پٹیل اور ان کے اہل خانہ نے گولیاں چلائی تھیں۔ اس میں پورن لال، ان کے بھائی ارجن اور کزن پون کو نامزد کیا گیا تھا۔ ثبوتوں کی کمی کی وجہ سے پولیس نے پورن لال اور ارجن کے نام خارج کردیئے۔ تاہم، پورن لال کسی اور زمینی تنازعہ میں اب بھی جیل میں ہیں۔ پشپیندرا اپنے بھائی کے قتل کے معاملے میں مدعی تھا۔ مدعی سمیت سب کی گواہی مکمل ہو چکی ہے اور مقدمہ آخری مرحلے میں عدالت میں زیر سماعت ہے۔ پولس کو سونپی گئی آڈیو ریکارڈنگ میں پشپیندرا نے گاڑی میں بیٹھتے ہی دوسرے موبائل سے کال موصول ہونے کا ویڈیو بنایا تھا۔

تھریشر مشین سے ٹکرا کر دو بائک سوار نوجوان زخمی

دیوبند، 6 نومبر (ایچ ایف خان): دیوبند گنگداس پور روڈ پر سڑک کے کنارے کھڑی تھریشر مشین سے ٹکرا کر دو بائک سوار نوجوان زخمی ہو گئے، جنہیں راہگیروں نے ہسپتال میں داخل کرایا۔ اطلاع کے مطابق بلاس پور گاؤں کا رہنے والے 22 سالہ وشال ولد راجبیندر گاؤں کے ہی 26 سالہ آشو ولد سبھاش کے ساتھ کسی کام سے حلیمپڈی بزرگ گاؤں گیا تھا، کام سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ گھر واپس لوٹ رہے تھے تو اچانک ان کی بائک کا بیلنس بگڑ گیا جس کے نتیجہ میں ان کی بائک سڑک کے کنارے کھڑی تھریشر مشین سے ٹکرا گئی اور دونوں زخمی ہو گئے، موقع پر موجود گاؤں کے لوگوں نے انہیں علاج کے لئے سرکاری ہسپتال میں داخل کرایا جہاں پر ڈاکٹروں نے ابتدائی طبی امداد کے بعد ان کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے ہائر سینٹر کے لئے ریفر کر دیا۔

ماڈل و ٹی وی اداکارہ سنبل توقیر کا سینٹ پال انٹر کالج میں استقبال

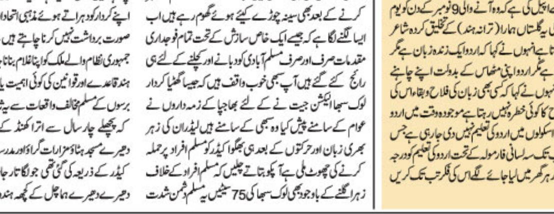

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) معروف ماڈل، اداکارہ اور ٹی وی آرٹسٹ سنبل توقیر خان کا بدھ کو سینٹ پال انٹر کالج میں پرتپاک استقبال کیا گیا۔ پرنسپل سابو آتھیکل اور دیگر عملے نے اسکول کے احاطے میں دعائیہ اجلاس میں سنبل توقیر کا گلدستہ و مومنٹو دے کر استقبال کیا۔ اس دوران طلباء سے خطاب کرتے ہوئے سنبل توقیر نے اپنے ہدف کا تعین کرتے ہوئے کامیابی حاصل کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی کام اس وقت تک مشکل ہوتا ہے جب تک وہ مکمل نہ ہوجائے۔ ہدف کا تعین کرنے اور پورے یقین، اعتماد اور مضبوط عزم کے ساتھ کام کرنے سے کامیابی ضرور ملتی ہے۔ تقریب کی نظامت کرتے ہوئے استاد جئے ترپاٹھی نے سنبل توقیر کا تعارف کرایا۔ انہوں نے کہا کہ سنبل نے کئی ٹی وی سیریلوں میں اپنی زبردست اداکاری کے بل بوتے پر کامیابیاں حاصل کی۔ جن میں اکبر بیربل، الی، جودھا اکبر، آہٹ، آستھا، وارث، پیار تم نے کیا کیا، چکرو دھاری اجے کرشنا، دل ہی تو ہے، چندر گپتا موریا، کاویہ وغیرہ نے سامعین سے داد وصول کی۔ انہیں بگ باس سیزن 16/ میں کام کرنے کا موقع بھی ملا۔ انہوں نے ملک اور دنیا میں شاہجہاں پور کا نام روشن کیا۔ سنبل کے پردادا عبدالغفور خان سینٹ پال انٹر کالج میں گیسٹ ٹیچر تھے۔ پرنسپل سابو آتھیکل نے سنبل کو اس کی کامیابی پر مبارکباد دی اور اس کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ اس سے پہلے اسکول کی طالبہ نے سنبل کا بیج پہنا کر استقبال کیا۔ اس کے بعد اساتذہ کویتا جوشی اور عظمیٰ غیور نے سنبل کو گلدستے سے اور سسٹر جیسن نے یادگاری نشان سے نوازا۔ ٹیچر روبندر کور نے اسٹیج کی نظامت کی۔ اس دوران اسکول کے اساتذہ اور طلباء نے سنبل کے ساتھ تصاویر کھینچوائیں۔ انہوں نے سینٹ رفائیل چرچ کو بھی دیکھا۔ اس موقع پر سنبل کے والد توقیر حسن خان، عبدالودود خان، راشد حسین خان راہی، سلمان خان، فیضان خان، ساجد خان، خوشبو صبور وغیرہ موجود تھے۔

ادبی تنظیم 'بزم شام غزل' کی سالانہ نعتیہ طرحی نشست

کرنیل گنج، گونڈہ: ادبی تنظیم 'بزم شام غزل' کی سالانہ نعتیہ طرحی نشست ڈاکٹر حبیب اللہ کی شفاء کلینک پر منعقد ہوئی الحاج نصیر انصاری بارہ بنکوی کی صدارت میں محمد یعقوب صدیقی عزم نے نشست کی نظامت کی۔ بطور مہمان خصوصی محمد عدیل منصوری (ریاستی صدر اردو ٹیچرس ویلفیئر ایسوسی ایشن) اور مہمان ذی وقار کے طور پر نجمی کمال خاں (سینئر ریاستی نائب صدر ٹریزری یونین) نے شرکت کی۔ آغاز تلاوت قرآن سے قاری رئیس احمد قادری نے کیا۔ جنرل سکریٹری مجیب احمد صدیقی نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے عربی، فارسی و اردو کی نعتیہ شاعری پر سیر حاصل گفتگو کی۔ سرپرست گنیش تیواری نیش نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کے واقعات بیان کئے۔ نجمی کمال خاں (گونڈہ) نے فرمایا شعراء پر لازم ہے کہ حضور کی صورت زیباء کے ساتھ سیرت طیبہ پر بھی شعر کہیں۔ شعراء نے مصرع طرح "رحمت ہر جہاں مصطفیٰ آپ ہیں" پر طبع آزمائی کی۔ منتخب اشعار حسب ذیل ہے۔

صرف حاصل نہیں ہے خدا کی رضا
سچ تو یہ ہے خدا کی رضا آپ ہیں
نصیر انصاری بارہ بنکوی

زلف واللیل ہے رخ ہے بدرالدجیٰ
رشک انوار شمس الضحیٰ آپ ہیں
مجیب احمد صدیقی

مومنوں کے یہ دل کی صدا ہے عدیل
میرے دل کی چمک اور ضیاء آپ ہیں
عدیل منصوری بارہ بنکوی

آج تک جس سے روشن ہے بزم جہاں
ہاں وہی نور غار حراء آپ ہیں
ڈاکٹر اسلم ہاشمی

سب نے کردار دیکھا تو پھر یہ کہا
آئینہ آئینہ آپ ہیں
رئیس صدیقی بہرائچی

آپ جیسا حسیں اور کوئی نہیں
حسن یوسف سے بھی تو سوا آپ ہیں
سرور گنخوری

درمیاں ظلمتوں کے چمکتے رہے
پتھروں میں حضور آئینہ آپ ہیں
فوق بہرائچی

ختم اس پر ہے معراج کی گفتگو
جان ایمان صلی علیٰ آپ ہیں
معراج شیو پوری

کوئی مشکل سے مشکل ہو مشکل نہیں
کشتی دیں کے جب نا خدا آپ ہیں
اجے شری واستو

حسن یوسف بھی ہیں صبر ایوب بھی
شان عیسیٰ خلیلی دعا آپ ہیں
نظام الدین شمس

ساتھ ہی تاج محمد قربان، نیاز احمد قمر، مبین منصوری، کوثر سلمانی، صغیر صدیقی، یعقوب صدیقی عزم گونڈوی، رشید ماچس، سلیم بیدل، اودھ راج ورما، الطاف راعینی، یٰسین انصاری راجو اور عمران مسعودی نے نعتیہ کلام پیش کئے۔ سرپرست عبدالغفار ٹھیکیدار نے کلام پر تبصرہ کرتے ہوئے شعراء کی حوصلہ افزائی کی۔ میزبان ڈاکٹر حبیب اللہ نے کلمات تشکر پیش کئے۔ اس موقع پر عبدالقیوم صدیقی، آفاق صدیقی، ہریش شکلا، حافظ مختار انصاری، عبداللہ عابد، سلیم ذہین انڈین، نسیم روشن، فرحان طلحہ، عادل اسلم، شیخ شمس (انقلاب بیورو)، نظام الدین، حسنین منصور یوسیم انصاری، اشرف صدیقی، سونو کمار، عیان راعینی و دیگر موجود رہے۔ دعا پر نشست اختتام پذیر ہوئی۔

جے ایس ہندو پی جی کالج، امروہہ میں ایک سیمینار

امروہہ۔ نومبر 2024 کو شعبہ انگریزی، جے ایس ہندو (پی جی) کالج، امروہہ میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں ایم اے کے پہلے اور تیسرے سمسٹر کے طلباء و طالبات نے حصہ لیا۔ سیمینار میں کئی طلباء نے اپنے تحقیقی مقالے پیش کیے۔ صدر شعبہ ڈاکٹر ہمانشو شرما نے طلباء کو مزید ایسی سرگرمیوں میں شرکت کی ترغیب دی۔ ڈاکٹر محمد طارق نے سیمینار کی اہمیت بیان کی، جبکہ ڈاکٹر راجن لال نے سیمینار، کانفرنس اور ورکشاپ میں فرق واضح کیا۔ ڈاکٹر نریندر پرساد موریہ نے تعلیم کے تسلسل پر زور دیا، ڈاکٹر گیتا نجلی نے کیومیلیشن اسکلز کے فروغ، اور ڈاکٹر نیرج تیاگی نے تعلیم میں ڈسپلن کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر سبینہ لکی نے تعلیمی معیار میں بہتری پر بات کی۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر ویریندر سنگھ نے طلباء کو مبارکباد دی اور شعبہ انگریزی کو سیمینار کے کامیاب انعقاد پر سراہا۔

مگ-29 حادثے کی حقیقت، تین جانچ کمیٹیاں جمع کر رہی ہیں جانکاری

آگرہ:6 نومبر (پی این ایس) تین مختلف کمیٹیاں مگ 29 کے حادثے کی جانچ کریں گی۔ جہاں فضائیہ نے کورٹ آف انکوائری کا حکم دیا ہے، وہیں ڈائریکٹوریٹ آف ایوی ایشن سیکورٹی، دہلی کی ٹیم طیارہ حادثے کی حقیقت جان لے گی۔ آدم پور کے 28 ویں اسکواڈرن کی جانچ کمیٹی بھی حادثے کی وجہ جاننے کے لیے آگرہ آئے گی۔ تینوں جانچ ٹیمیں اپنی رپورٹ وزارت دفاع کو پیش کریں گی۔ ایئر فورس کے ریٹائرڈ افسران کے مطابق وائیسینا بھون سے ڈائریکٹوریٹ آف ایوی ایشن سیفٹی کی تحقیقاتی ٹیم حادثے کی وجہ جاننے کے لیے جائے وقوعہ پر پہنچی۔ دوسری جانچ ایئر ہیڈ کوارٹرز سے بنائی گئی ٹیکنیکل کمیٹی نے کی ہے۔ یہ کمیٹی ایئر ٹریفک کنٹرول کے ساتھ بلیک باکس، انجن اور پائلٹ کے تعامل کا مطالعہ کرے گی اور یہ جان سکے گی کہ حادثہ پائلٹ کی غلطی یا طیارے کی فنی خرابی کی وجہ سے پیش آیا۔ اسی طرح تیسری تفتیش آدم پور میں مقیم مگ 29 کے 28 ویں اسکواڈرن کے ذریعے کی جائے گی۔ آدم پور ایئر فورس کی جانچ ٹیم غفلت اور تکنیکی خامیوں کی بھی چھان بین کرے گی، تاکہ اسکواڈرن کے دیگر طیاروں کی بھی اسی نتیجے پر پہنچیں گے اسکواڈرن لیڈر (ریٹائرڈ) اے کے سنگھ نے کہا کہ ایس او پی (اسٹینڈرڈ آپریشنل پروسیجر) کے تحت پیدا کیا حادثے کے فوراً بعد شواہد، تجزیہ اور تفتیش شروع کردی جاتی ہے۔ جانچ کمیٹیاں واقعے سے متعلق شواہد اکٹھے کرتی ہیں، عینی شاہدین سے بات کرتی ہیں، ویڈیو کے ساتھ بلیک باکس کے ڈیٹا کی تصدیق کرتی ہیں۔ یہ جاننا سب سے اہم ہے کہ حادثہ تکنیکی وجوہات کی وجہ سے ہوا یا پائلٹ کی غلطی کی وجہ سے۔ اسی بنیاد پر مستقبل میں حادثات سے بچنے کے لیے تیاریاں کی جاتی ہیں۔ اسکواڈرن لیڈر (ر) اے کے سنگھ نے کہا کہ مگ 29 جیسے طیارے کا حادثہ انتہائی سنگین اور المناک واقعہ ہے۔ ایسے حادثات نہ صرف فوج کی طاقت اور مالی حالت کو متاثر کرتے ہیں بلکہ اس کے حوصلے کو بھی متاثر کرتے ہیں۔

کسان کو خریداری کے 48 گھنٹے کے اندر ادائیگی کی جائے

وزیراعلیٰ نے ریاست میں دھان خریداری کا جائزہ لیا

لکھنؤ 6 نومبر۔وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر مدعو ایک اعلا سطحی میٹنگ میں ریاست میں دھان خریداری کا جائزہ لیا۔انہوں نے سہارا قیمت اسکیم پرائس سپورٹ کے تحت دھان کی خریداری کے عمل کو پوری مستعدی اور شفافیت کے ساتھ چلانے کی ہدایت دی۔وزیراعلیٰ نے کہا کہ کسانوں کا مفاد ریاستی حکومت کے لیے سب سے اوپر ہے۔دھان کی خریداری میں کسی بھی سطح پر غفلت اور لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔کسانوں کی سہولت کے پیش نظر ریاست کے تمام خریداری مراکز کو فعال رہنا چاہیے۔ہر حالات میں اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کسان کو خریداری کے 48 گھنٹے کے اندر ادائیگی کی جائے۔وزیراعلیٰ نے کہا کہ خرید مراکز پر کسانوں کے بیٹھنے، سایہ اور پینے کے پانی جیسی بنیادی سہولیات اور ضروریات کا پورا خیال رکھا جائے۔ بوریوں کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔ٹوکن سسٹم کے ذریعے خریداری کی جائے۔دھان کو بارش اور دیگر قدرتی آفات سے بچانے کے لیے خریداری مراکز پر مناسب انتظامات کیے جائیں۔خرید مراکز پر ہونے والی ہر سرگرمی کو سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے مانیٹر کیا جائے۔ ملازمین کی بروقت اور مسلسل دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔ان تمام کاموں کی ہیڈ کوارٹر سے بھی مسلسل نگرانی کی جائے۔وزیراعلیٰ نے کہا کہ ریاست میں ہر اہل خاندان کو آسانی اور مکمل شفافیت کے ساتھ راشن فراہم کرانے کی کوششوں کے اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ریاستی حکومت نے فیئر پرائس شاپ کو ماڈل فیئر پرائس شاپ بنانے کے عمل کو آگے بڑھایا ہے۔اس موقع پر چیف سکریٹری جناب منوج کمار سنگھ، وزیراعلیٰ کے پرنسپل سکریٹری اور اطلاعات جناب سنجے پرساد، پرنسپل سکریٹری فوڈ جناب آلوک کمار، فوڈ کمشنر جناب سوربھ بابو سمیت دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

یوگی حکومت قائم مقام ڈی جی پی پرشانت کمار کو کر سکتی ہے مستقل، کابینہ کے فیصلے نے بدل دیا مساوات

لکھنؤ:6 نومبر(پی این ایس)ڈی جی پی کے انتخاب اور تقرری کے لیے کابینہ کے فیصلے نے کئی آئی پی ایس افسران کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔نامزدگی کمیٹی کی تشکیل کے بعد موجودہ قائم مقام ڈی جی پی پرشانت کمار کو مستقل کرنے کی منظوری دی جا سکتی ہے۔اس سے انہیں دو سال تک ڈی جی پی کے عہدے پر رہنے کا موقع مل سکتا ہے۔اس کے ساتھ وہ 30 مئی 2025 کے بجائے 31 جنوری 2026 کو ریٹائر ہو جائیں گے۔ریٹائرمنٹ کی مدت پوری ہونے کے بعد انہیں 8 ماہ کا اضافی وقت ملے گا۔دراصل ریاست میں بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد 8 ڈی جی پی کو تعینات کیا گیا ہے۔ان میں سے چار مستقل تھے۔او پی سنگھ زیادہ سے زیادہ دو سال تک ڈی جی پی رہے۔اب، کابینہ کے حالیہ فیصلے کے ساتھ، پرشانت کمار، جو سی ایم یوگی کے بھروسہ مند افسران میں سے ہیں، کو بھی 2 سال تک ڈی جی پی کی کرسی پر فائز رہنے کا موقع مل سکتا ہے۔تاہم اس کی وجہ سے کئی آئی پی ایس افسران بغیر ڈی جی پی بنے ریٹائر ہو جائیں گے۔ان میں پی وی راماستری، آدتیہ مشرا، سندیپ سالونکھے، دلجیت سنگھ چودھری، بیجے کمار موریہ، ایم کے بشال، تلوتما ورما، آلوک شرما، ابھے کمار پرساد، دیپیش جونیجا اور نیرا راوت شامل ہیں۔ پرشانت کے ریٹائرمنٹ کے بعد، نئے ڈی جی پی کو منتخب کرنے کے لیے صرف جولائی 2026 کے بعد ریٹائر ہونے والے افسران کے ناموں پر غور کیا جائے گا۔یوپی کے علاوہ آٹھ دیگر ریاستوں اتراکھنڈ، پنجاب، آندھرا پردیش، تلنگانہ، اڈیشہ، مغربی بنگال، راجستھان، جموں وکشمیر میں بھی قائم مقام ڈی جی پی بنائے گئے۔ان میں سے جموں وکشمیر کے ڈی جی پی آر آر سوائن کو گزشتہ اگست میں مرکزی حکومت نے مستقل کر دیا تھا جس کے بعد وہ 30 ستمبر کو ریٹائر ہو گئے۔باقی 8 ریاستوں میں سپریم کورٹ نے قوانین کے خلاف قائم مقام ڈی جی پی کی تقرری پر توہین عدالت کا نوٹس جاری کیا تھا۔اپنا جواب داخل کرنے سے پہلے خود ریاستی حکومت نے ڈی جی پی کے انتخاب اور تقرری کے لیے اصول بنا کر مستقل ڈی جی پی بنانے کا راستہ صاف کر دیا ہے۔اس کے ساتھ ہی مستقل ڈی جی پی کی تقرری کو لے کر یوپی حکومت اور یونین پبلک سروس کمیشن کے درمیان تقریباً ڈھائی سال سے جاری کشمکش بھی ختم ہو گئی ہے۔31 جنوری 2024 کو وجے کمار کی ریٹائرمنٹ کے بعد پرشانت کمار کو قائم مقام ڈی جی پی بنایا گیا تھا۔انہیں 16 آئی پی ایس افسران کو ہٹا کر ایکٹنگ ڈی جی پی بنایا گیا تھا۔ان میں مکل گوئل، آنند کمار، شفیع احسن رضوی، آشیش گوئل آدتیہ مشرا، پی وی رامشاستری، سندیپ سالونکھے، دلجیت سنگھ چودھری، رینو کا مشرا، بیجے کمار موریہ، ستیہ نارائن سبت، اویناش چندر، سنجے ایم تردے، ایم کے بشال، تنوجا سریواستو، سبھاش چندرا شامل ہیں۔

یوگی حکومت میں 62000 سے زیادہ مجرم جیل گئے

62000 ایکڑ زمین مافیا سے خالی کرائی گئی: ڈاکٹر راجیشور سنگھ

لکھنؤ:6 نومبر(پی این ایس)بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈر اور سروجنی نگر کے رکن اسمبلی ڈاکٹر راجیشور سنگھ نے وزیراعلیٰ یوگی کی قیادت میں اتر پردیش میں ہونے والی بڑی تبدیلیوں کے تعلق سے بات کی۔راجیشور سنگھ نے کہا کہ " وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی وجہ سے، ہم فخر سے کہتے ہیں کہ ہم اتر پردیش میں رہتے ہیں۔"ڈاکٹر راجیشور سنگھ یہ بات UPdate کے پوڈ کاسٹ پر کہہ رہے تھے۔انہوں نے کہا کہ ایک وقت میں اتر پردیش میں غنڈہ گردی اپنے عروج پر تھی۔لوگ چاہتے تھے کہ یہاں جرائم نہ ہوں۔جب بی جے پی کی حکومت آئی تو وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے امن و امان کو درست کیا۔ہم سمجھتے ہیں کہ پہلے امن ہونا چاہیے۔اور، یہ یہاں (اتر پردیش میں) ہوا۔ڈاکٹر سنگھ نے کہا" ,ہماری حکومت میں 62,000 سے زیادہ مجرموں کو گینگسٹر ایکٹ کے تحت جیل بھیجا گیا تھا۔ان کے 2000 کروڑ روپے سے زیادہ کے اثاثے ضبط کر لیے گئے۔62000 ایکڑ اراضی قبضہ مافیا سے چھڑوائی گئی۔وزیراعلیٰ یوگی کی قیادت میں انکاؤنٹر میں 200 سے زیادہ شریر مجرم مارے گئے۔اس لیے یہاں امن ہے۔"انہوں نے کہا ، "آج اتر پردیش میں اچھا ماحول ہے۔اب لوگ کاروبار کرتے ہیں, طلبا پڑھائی کرتے ہیں, تعلیم میں ترقی کے معاملہ میں ریاست آگے بڑھ رہی ہے اور کوئی بھی کام بے خوف ہو کر کیا جاتا ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتر پردیش کو یہ ماحول دیا ہے۔ڈاکٹر راجیشور سنگھ کی میراث اتر پردیش پولیس میں ڈپٹی ایس پی کے عہدے سے لے کر سروجنی نگر, لکھنؤ کے ایم ایل اے کے طور پر ان کے متاثر کن دور تک پھیلی ہوئی ہے۔جرائم کے خلاف اپنی کامیاب مہمات اور پولیس کے شعبہ میں نئی اختراعات کے لیے جانے جانے والے, ڈاکٹر سنگھ کو ان کی کامیابیوں کے لیے صدر کے بہادری تمغہ سے نوازا گیا۔اب, وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی رہنمائی میں ایک عوامی ملازم کے طور پر, ڈاکٹر سنگھ عوامی اقدامات اور ترقیاتی کوششوں کے ذریعے اتر پردیش کی خدمت اور ترقی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

لوک گلوکار نے کئی لوک زبانوں اور ثقافتوں کی خدمت کی: سیم ایم یوگی

لکھنؤ۔وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے لوک گلوکار پدم بھوشن شاردا سنہا جی کے انتقال پر غم کا اظہار کیا۔وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ X پر پوسٹ کیا اور ان کے انتقال کو موسیقی کی دنیا کے لیے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے لکھا کہ مشہور لوک گلوکار، پدم بھوشن ڈاکٹر شاردا سنہا جی کا انتقال انتہائی افسوسناک اور پوری موسیقی کی دنیا کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔انہیں عاجزانہ خراج عقیدت!۔وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اپنی شاندار روایتی گائیکی کے ذریعے انہوں نے میتھلی، بھوجپوری سمیت کئی لوک زبانوں اور لوک ثقافتوں کی خدمت کی اور انہیں قومی اسٹیج پر عزت دلائی۔سی ایم یوگی نے لکھا۔میں بھگوان شری رام سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مرحوم سنت کو اپنے قدموں میں جگہ دیں اور ان کے سوگوار کنبہ کے ممبران اور مداحوں کو اس بے پناہ غم کو برداشت کرنے کی طاقت دیں۔

کرہل فتح کے لئے سپا۔بی جے پی کے دعوے

اٹاوہ:06 نومبر(یواین آئی) یادو پٹی کے سب سے اہم باور کئے جانے والے ضلع اتر پردیش کے مین پوری کرہل اسمبلی سیٹ پر اپنی اپنی جیت درج کے سلسلے میں ایس پی۔بی جے پی بڑے بڑے دعوی کر رہے ہیں۔کرہل میں اصل مقابلہ سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور بی جے پی کے درمیان ہے۔بی جے پی اس سیٹ پر جیت کا دعوی کر رہی ہے لیکن سماج وادی پارٹی کا دعوی سب سے زیادہ مضبوط دکھ رہا ہے۔اس سیٹ سے اترے بی جے پی امیدوار انجیش یادو اور ایس پی امیدوار تیج پرتاپ کے درمیان پھوپھا بھتیجے کا رشتہ ہے۔بی جے پی لیڈر اپرنا یادو کی رائے بھی کرہل سیٹ پر موضوع بحث ہے۔سماج وادی پارٹی اس سیٹ کو اپنی روایتی سیٹ مان کر جیت کا تاریخی دعوی کر رہی ہے وہیں دوسری جانب بی جے پی بھی اس ضمنی الیکشن میں اپنی جیت کے سلسلے میں کچھ ایسا ہی دعوی کر رہی ہے۔کرہل اسمبلی سیٹ پر سماج وادی پارٹی کا رسوخ ہے اس لئے ایک لمبے عرصے سے کرہل سیٹ سماج وادیوں کے قبضے میں بنی ہوئی ہے۔کرہل سیٹ سے سماجوادی پارٹی کے امیدوار تیج پرتاپ یادو کا کہنا ہے کہ ان کی جیت میں کسی بھی قسم کا کوئی شک اس لئے نہیں ہے کیونکہ یہ سیٹ سماج وادیوں کی روایتی سیٹ ہے۔ایک لمبے عرصے سے یہاں کے ووٹر سماج وادیوں کی حمایت میں اپنی ووٹنگ کرتے ہیں۔اور اس دفعہ بھی نتیجے کے طور پر سماج وادی کی ہی جیت ہوگی۔دوسری طرف بی جے پی امیدوار انجیش پرتاپ سنگھ یادو کا دعوی ہے کہ وہ ایسی پارٹی سے انتخابی میدان میں اترے ہیں جو راشٹر وادی ہے۔محب وطن کی بات کرتی ہے اور انہوں نے انتخابی میدان کے دوران ملکی مفاد کی بات کر کے عام ووٹروں سے ووٹ مانگے ہیں اس لئے انہیں بھروسہ ہے ملک کی مفاد کی بات کرنے والی پارٹی کی ضرورت ضرور ہوگی۔سابق ایم پی تیج پرتاپ یادو کو ضمنی الیکشن میں جیت دلانے کے لئے سماج وادی پارٹی کنبہ پوری طرح سے متحد نظر آ رہا ہے۔جہاں سماجوادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری پروفیسر رام گوپال یادو، شیوپال سنگھ یادو، ایم پی ڈمپل یادو، اکھلیش یادو کے علاوہ کنبے کے تمام سیاسی وغیر سیاسی اراکین عام لوگوں کے درمیان ووٹ مانگ رہے ہیں۔اس کے علاوہ سماج وادی پارٹی کے تمام چھوٹے بڑے لیڈران عوام کے درمیان جا کر سماج وادی پارٹی کی حمایت میں ووٹنگ کی اپیل کرنے میں مصروف ہیں۔

باپو بھون کے قریب دردناک حادثہ،ٹکر مارنے کے بعد نوجوان پر چڑھ گیا بس کا پہیہ، موت

لکھنؤ:6 نومبر(پی این ایس)بدھ کی صبح لکھنؤ کے باپو بھون کے قریب سڑک حادثے میں ایک نوجوان کی موت ہو گئی۔حادثہ سٹی بس سے تصادم کے سبب پیش آیا۔وزیر حسن روڈ کا رہنے والا سندیپ گپتا کسی کام سے گھر سے نکلا تھا۔باپو بھون کے قریب ایک تیز رفتار سٹی بس نے اسے ٹکر ماردی۔ٹکر کی وجہ سے سندیپ سڑک پر گر گیا۔اسی دوران بس کا پہیہ اس کے سر کے اوپر سے گزر گیا۔حادثے میں سندیپ کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔اس دوران بس ڈرائیور حادثہ کے بعد موقع سے فرار ہو گیا۔بس میں سواری بھی تھی۔بس میں سوار لوگ گاڑی سے اتر کر پیدل اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔پولیس نے بس کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔پولیس کا کہنا ہے کہ بس ڈرائیور کی شناخت کا پتہ لگایا جا رہا ہے۔سٹی بس روٹ نمبر 201 پر چلکر گومتی نگر سے چارباغ کی طرف جا رہی تھی۔پولیس نے سندیپ کے اہل خانہ کو واقعے کی اطلاع دے دی ہے۔

یوپی ضمنی انتخابات: بی ایس پی کی کمزوری کا فائدہ اٹھانے کی تیاری میں چندر شیکھر

لکھنؤ:اتر پردیش کی 9 اسمبلی نشستوں پر جاری ضمنی انتخابات میں جہاں بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) اپنے کھوئے ہوئے ووٹ بینک کو بڑھانے کے لیے سرگرم ہے، وہیں آزاد سماج پارٹی کے سربراہ چندر شیکھر ان کی کمزوری سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔نگینہ سیٹ پر فتح کے بعد چندر شیکھر دلت طبقے میں مقبولیت حاصل کرنے کے لیے مزید اقدامات کر رہے ہیں۔سیاسی ماہرین کا کہنا ہے کہ ماضی میں دلت سیاست کی نمائندگی میں مایاوتی نمایاں کردار ادا کرتی رہی ہیں، مگر گزشتہ انتخابات میں مسلسل شکستوں کے بعد ان کا سیاسی اثر کمزور ہوا ہے۔چندر شیکھر اب اس خلا کو پر کرنے کے لیے آگے آ رہے ہیں۔وہ نہ صرف اپنی سیاسی بنیاد مضبوط بنا رہے ہیں بلکہ دلتوں کے حقوق کے لیے آواز بلند کر رہے ہیں۔لوک سبھا انتخابات 2014 سے اب تک بی ایس پی کو کامیابی نہیں ملی۔پارٹی کی عوامی حمایت میں بھی کمی آئی ہے۔ 2019 میں بی ایس پی کا ووٹ شیئر تقریباً 19.43 فیصد تھا جو اب کم ہو کر 9.35 فیصد رہ گیا ہے۔ ہریانہ اسمبلی انتخابات میں بھی پارٹی کو شکست کا سامنا رہا، جہاں اس کا ووٹ شیئر 1.82 فیصد تھا۔سینئر سیاسی تجزیہ کار ویریندر سنگھ راوت کا کہنا ہے کہ نگینہ کی جیت کے بعد دلت برادری میں چندر شیکھر کی پارٹی کے لیے ایک نئی بیداری دیکھی جا رہی ہے۔مایاوتی کے سرگرم نہ ہونے کے سبب دلتوں کے درمیان جا کر ان کے مسائل کو اٹھانے والے چندر شیکھر ہیں، جس سے وہ دلت نوجوانوں میں مقبول ہو رہے ہیں۔بی ایس پی کی مسلسل ناکامیوں کے سبب دلت برادری میں اس کی مقبولیت کم ہو رہی ہے، جس کا فائدہ چندر شیکھر اٹھا رہے ہیں۔ ہریانہ کے اسمبلی انتخابات میں ناکامی کے باوجود، انہوں نے اپنی موجودگی درج کرائی۔اب وہ یوپی کی 9 میں سے 8 نشستوں پر ضمنی انتخابات لڑ رہے ہیں اور بی ایس پی کی جگہ پر اپنی بنیاد مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔بی ایس پی کے صوبائی صدر وشوناتھ پال نے کہا کہ ہماری تیاری بڑے پیمانے پر ہے۔آزاد سماج پارٹی کا الیکشن لڑنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ان لوگوں کو ہریانہ میں بھی شکست کا سامنا رہا ہے لیکن دلتوں کی حقیقی خیر خواہ مایاوتی ہی ہیں۔وہیں، آزاد سماج پارٹی کے صدر سنیل چتوڑ کا کہنا ہے، "ہم 8 نشستوں پر الیکشن لڑ رہے ہیں۔ہماری توجہ اپنے نظریات پر ہے اور ہم بڑی جماعتوں کو چیلنج کر رہے ہیں۔"

اگر چہ اسمبلی ضمنی انتخابات جیتنا سبھی پارٹیوں کا مقصد ہے، لیکن بی ایس پی کے لیے چیلنج اس سے کہیں زیادہ ہیں۔بی ایس پی کو دوسری پارٹیوں کو اپنے بنیادی ووٹروں میں سیندھ ماری سے روکنے اور بہوجن ہتائے پارٹی کا خطاب برقرار رکھنے کا چیلنج درپیش ہے۔دراصل، بی ایس پی سربراہ مایاوتی پچھلی کئی دہائیوں سے دلت سیاست کا چہرہ ہیں، لیکن اب ان کی حمایت کی بنیاد آہستہ آہستہ کھسک رہی ہے۔پچھلے کچھ انتخابات میں، بی جے پی اور پھر ایس پی نے اپنے دلت ووٹ بینک کو نقصان پہنچایا۔اب ان کا سب سے بڑا چیلنج آزاد سماج پارٹی اور اس کے لیڈر چندر شیکھر ہیں۔نگینہ سے لوک سبھا الیکشن جیتنے کے بعد چندر شیکھر دلت طبقے میں کافی مقبول ہو رہے ہیں اور اپنی پارٹی کو بڑھا رہے ہیں۔اب سوال یہ اٹھ رہا ہے کہ کیا چندر شیکھر بی ایس پی کے لیے سب سے بڑا چیلنج بن رہے ہیں؟ کیا اسی لیے بی ایس پی ضمنی انتخابات میں اپنی پوری طاقت لگا رہی ہے؟ کیا بی ایس پی 'بہوجن ہتائے' پارٹی کا خطاب بچا پائے گی؟ یوپی کی سیاست میں بی ایس پی اور آزاد سماج پارٹی کے درمیان دلت ووٹروں پر گرفت رکھنے کا مقابلہ ہے۔دراصل جو دلت ووٹروں کو راغب کرے گا وہ مستقبل میں بہوجن سیاست کا اہم چہرہ ہوگا۔بی ایس پی سربراہ مایاوتی گزشتہ کئی دہائیوں سے دلت سیاست کا چہرہ ہیں۔لیکن چندر شیکھر آزاد، جو لوک سبھا انتخابات میں آزاد امیدوار کے طور پر نگینہ سے ایم پی بنے، دلت طبقے، خاص کر نوجوانوں میں کم مقبول نہیں ہیں۔سیاسی ماہرین کے مطابق دونوں جماعتوں نے ضمنی انتخابات میں دلتوں کو اپنے حلقے میں لانے کے لیے کوششیں کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ کوشش انتخابی مہم کے دوران بھی نظر آتی ہے۔لوک سبھا انتخابات کے بعد ہی چندر شیکھر نے اعلان کیا تھا کہ ان کی پارٹی آزاد سماج پارٹی۔کانشیرام (اے ایس پی) ضمنی انتخاب لڑے گی۔الیکشن لڑنے کے اعلان کے ساتھ ہی اے ایس پی نے یہ امید بھی ظاہر کی تھی کہ بی ایس پی بھی ضمنی الیکشن لڑے گی۔دراصل، چندر شیکھر جانتے تھے کہ بی ایس پی انتخابی میدان میں اترنے کا ASP کا فیصلہ دلت ووٹروں کو راغب کرنے کے لیے لے گی اور وہ یقینی طور پر انتخابی میدان میں ووٹروں کے سامنے اپنا آپشن پیش کرنا چاہے گی۔بالآخر چندر شیکھر کا اندازہ درست ثابت ہوا اور بی ایس پی انتخابی میدان میں اکیلی ہے۔بی ایس پی نے تمام نو سیٹوں پر امیدوار کھڑے کیے ہیں جبکہ چندر شیکھر نے کانپور کی سیسا مؤ سیٹ کو چھوڑ کر آٹھ سیٹوں پر امیدوار کھڑے کیے ہیں۔دونوں جماعتیں اب انتخابی میدان میں ہیں۔بی ایس پی لوک سبھا انتخابات میں اپنا کھویا ہوا ووٹ بینک واپس لانا چاہتی ہے۔اس کے ساتھ ہی لوک سبھا انتخابات میں جیت اور اپنے امیدواروں کی حمایت سے حوصلہ افزائی چندر شیکھر دلت سیاست کا نیا چہرہ بننا چاہتے ہیں۔اس کی کوششیں جاری ہیں۔ایم پی بننے کے بعد وہ یوپی کے مسائل پر خط و کتابت کر رہے ہیں۔ انتخابی دورے کر رہے ہیں۔بی ایس پی سربراہ بھی پچھلے کچھ دنوں سے ایس پی، کانگریس اور بی جے پی پر حملہ آور ہیں۔ مایاوتی اپنی پارٹی میں نئی توانائی بھرنا چاہتی ہیں، لیکن انہوں نے اور نیشنل کوآرڈینیٹر آکاش آنند دونوں نے فی الحال انتخابی مہم سے دوری برقرار رکھی ہے۔

مسلمان اپنے آپ کو سیاسی طور پر منظم کریں: توفیق جعفری

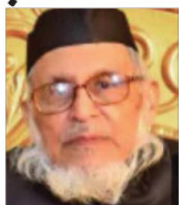

لکھنؤ 6 نومبر(پریس ریلیز) آل انڈیا مسلم مجلس اتر پردیش کے سینئر لیڈر سید توفیق جعفری نے اپنے ایک اخباری بیان میں مسلمانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ ریاستی اور مرکزی حکومتوں میں ہر شعبہ جات میں مسلمانوں کے خلاف طرح طرح کی منصوبہ بندی اور بیجا حرکتوں سے دلبرداشتہ نہ ہوں اور بے خوف ہو کر تہذیبی اور آئینی حقوق کیلئے بغیر کسی ٹکراؤ کے اپنے کاروباری، تعلیمی اور مذہبی مقاصد کو اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر حل کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ کامیابی کا سب سے آزمودہ راستہ یہی ہے۔لہٰذا ہمیں کسی قسم کے خوف وہراس سے متاثر نہیں ہونا ہے۔ کیونکہ ہم غالب قوم ہیں ہماری تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ملک میں فرقہ وارانہ تشدد اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔شرپسندوں کو ان کی ان حرکتوں میں سیکولر کہی جانے والی جماعتوں کی بھی حمایت شامل ہے۔جب تک مسلمان اپنے آپ کو سیاسی طور پر منظم نہیں کریں گے اس وقت تک سیاسی دوست اور دشمن کی شناخت ممکن نہیں۔ہندتوا اگر یہ سمجھتا ہے کہ اسلام کو مٹا کر دم لے گا تو یہ اس کی بھول ہے۔اسلام کبھی ختم نہ ہونے والا مذہب ہے۔اس بات سے سبھی بخوبی واقف ہیں۔لیکن سیاست کے پیش نظر اس طرح کے ناکام منصوبہ کا اظہار کرنا ان کی مجبوری بن گیا ہے۔مذہب اسلام کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے خود لے رکھی ہے۔ہاں اللہ نے قرآن میں یہ ضرور واضح کیا ہے کہ: "خدا اس قوم کی اس وقت تک حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم خود اپنی حالت کو بدلنا نہ چاہے" لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ان پریشانیوں کا سد باب کریں، صرف احتجاج اور بیان بازی سے مسئلے کا حل نہیں ہوتا اس کیلئے ہمیں ٹھوس اقدام کرنے ہوں گے۔

یوپی مدرسہ بورڈ کے حق میں سپریم کورٹ کا فیصلہ تاریخی اور مثبت قدم: مولانا محمد مزمل ندوی

لکھنؤ:06 نومبر 2024: مولانا محمد مزمل ندوی امام کیلے والی مسجد لکھنؤ نے سپریم کورٹ کی جانب سے مدرسہ ایکٹ پر دیے گئے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا اس سے مسلمانوں کی تعلیمی اور ثقافتی شناخت کے لیے ایک تاریخی اور مثبت قدم قرار دیا ہے۔مولانا محمد مزمل صاحب ندوی نے کہا کہ یہ فیصلہ نہ صرف مدارس میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوگا بلکہ سماج کے کمزور طبقات سے تعلق رکھنے والے بچوں کو بنیادی حقوق فراہم کرنے کی راہ بھی ہموار کرے گا۔مولانا محمد مزمل صاحب ندوی نے کہا کہ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ مدارس کو جدید تعلیم کے ساتھ جوڑنے کے حوالے سے ایک اہم قدم ہے، جس سے مسلمان نوجوانوں کو معاشرے کی مرکزی دھارے میں آگے بڑھنے کا بہتر موقع ملے گا۔ان کا ماننا ہے کہ مدارس صرف مذہبی تعلیم کا مرکز نہیں بلکہ ملک کی ثقافتی اور تعلیمی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔اور مدارس کا ہندوستان کی آزادی میں بھی ایک کلیدی کردار رہا ہے اس فیصلے کے بعد حکومت سے امید ہے کہ مدارس میں معیاری تعلیم کے لیے مناسب وسائل اور تربیت یافتہ اساتذہ کی تقرری کی جائے گی۔مولانا محمد مزمل ندوی نے کہا کہ اس فیصلے سے مدارس میں زیر تعلیم طلباء کو جدید اور روزگار پر مبنی تعلیم حاصل کرنے کا راستہ ہموار ہوگا، جو معاشرے میں ان کے بااختیار بنانے کا ایک اہم حصہ ہے۔

اعظم گڑھ: زمین کے تنازع پر لڑائی کا ویڈیو وائرل، پانچ گرفتار

اعظم گڑھ:6 نومبر(پی این ایس) کپتان گنج تھانہ علاقے کے کشاھرا گاؤں میں چار دن پہلے زمین کے تنازع پر پٹیداروں کے درمیان لڑائی کا ویڈیو سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر وائرل ہو رہا ہے۔اس معاملے میں، پولس نے مقدمہ درج کر لیا ہے اور پانچ لوگوں کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کر رہی ہے۔کپتان گنج تھانہ علاقہ کے کشاھرا گاؤں کے رہنے والے سنترام پانڈے کا پٹیدار کے ساتھ زمینی تنازعہ تھا۔الزام یہ ہے کہ یکم نومبر کی رات تقریباً 8 بجے سنترام پانڈے کے پٹیدار کے بیٹے کے ساتھ جھگڑا ہوا۔اس کی وجہ سے پٹیدار نے ان کے گھر میں گھس کر، بھتیجے اودھ بہاری پانڈے اور بھتیجی منیشا پانڈے کو مارا پیٹا اور لائسنسی بندوق لہرا کر جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی۔زخمی سنترام کی بھانجی اور بھتیجے کا ضلع اسپتال میں علاج چل رہا ہے۔اس معاملے میں، متاثرہ کی شکایت کی بنیاد پر، پولیس نے ملزم سوگریو، انگد، ہنومان، انل اور رامھون کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔اس سلسلے میں ایس پی رورل چراغ جین نے بتایا کہ کشاھرا گاؤں میں زمین کے تنازع پر لڑائی کی اطلاع پر پولیس موقع پر گئی تھی۔لڑائی میں زخمی ہونے والی خاتون سمیت دو افراد ضلع اسپتال میں زیر علاج ہیں۔متاثرہ کی شکایت کی بنیاد پر معاملے میں 5 افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پانچوں ملزمان کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔

'انگریز چلے گئے اور انہیں چھوڑ گئے'

'وزیراعلیٰ یوگی کے 'بٹیں گے تو کٹیں گے' سے متعلق بیان پر اکھلیش یادو کا طنز

لکھنؤ:6 نومبر(پی این ایس)یوپی میں اسمبلی ضمنی انتخابات کو لے کر سیاسی نشیب و فراز کا دور جاری ہے۔لیڈران کے درمیان حملوں اور جوابی حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔کبھی زبانی اور کبھی 'پوسٹر وار' کے ذریعے۔ دریں اثنا، سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے بیان 'اگر بٹیں گے تو کٹیں گے' پر ایک بار پھر رد عمل دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ 'انگریز چلے گئے اور انہیں چھوڑ گئے۔ ہندوستانی معاشرہ ایسے نعروں کی حمایت نہیں کرے گا۔دراصل، گزشتہ چند ایام سے وزیراعلیٰ یوگی اپنی تقریروں میں 'اگر بٹیں گے تو کٹیں گے' کا ذکر کر کے ہندو سماج کو متحد رہنے کا پیغام دے رہے تھے۔ ان کے بیان کے بعد بی جے پی لیڈروں نے لکھنؤ کے مختلف مقامات پر پوسٹر بھی لگائے۔اس کے جواب میں، سماجوادی پارٹی کارکنوں کی طرف سے ایک پوسٹر لگایا گیا جس میں لکھا گیا تھا کہ 'نہ تو بٹیں گے نہ کٹیں گے، آمر اقتدار سے ہٹیں گے.....' اس سے پہلے بھی 'پی ڈی اے جڑے گا اور جیتے گا' جیسے نعروں والے پوسٹر لگائے گئے تھے۔تاہم اب اس بیان بازی اور پوسٹر وار کے درمیان سماجوادی پارٹی کے سربراہ کی جانب سے ایک اور رد عمل سامنے آیا ہے۔انہوں نے کہا کہ عوام ان نعروں کی حمایت نہیں کرے گی۔بی جے پی 'پھوٹ ڈالو اور راج کرو' جیسی پالیسی میں یقین رکھتی ہے۔ انگریز چلے گئے تاہم انہیں چھوڑ گئے۔ ہندوستانی معاشرہ ایسے نعروں سے اتفاق نہیں کرتا۔کل، جھارکھنڈ میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعلیٰ یوگی نے کہا تھا کہ لوگوں کو اپنی طاقت کا احساس ہونا چاہئے، ذاتوں میں تقسیم ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔کچھ لوگ آپ کو ذات پات کے نام پر تقسیم کریں گے، کانگریس اور اپوزیشن ایک ہی کام کرتے ہیں۔یہ لوگ بنگلہ دیشی دراندازوں کو روہنگیا کہہ رہے ہیں۔ایک دن یہ لوگ آپ کو گھر کے اندر گھنٹیاں اور شنکھ بھی نہیں بجنے دیں گے۔اس لیے متحد رہیں۔میں کہتا ہوں کہ ملک کی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی تقسیم ہوئے ہیں ہمیں کاٹا گیا ہے۔وزیراعلیٰ یوگی نے مزید کہا کہ یوپی میں 2017 کے بعد بلڈوزر چلنے لگے، کچھ جیل میں ہیں۔یوپی سے مافیا کا اس طرح صفایا ہو گیا جس طرح گدھے کے سر سے سینگ غائب ہو جاتا ہے۔

مسلم لڑکی نے نشا بن کر ہندو رسم و رواج کے مطابق رچائی شادی

امبیڈکر نگر:6 نومبر(پی این ایس)اتر پردیش کے امبیڈکر نگر سے ایک ایسا واقعہ سامنے آیا ہے جو لوگوں میں چرچا کا موضوع بن گیا ہے۔اس جگہ کی رہنے والی نورا نے اسلام مذہب چھوڑ دیا ہے۔وہ نشا بن کر ہندو رسم و رواج کے مطابق شادی کر لی۔اس کے پیچھے نورا کی جو دلیل ہے اس کی سماج میں چرچا ہو رہی ہے۔نشا کہتی ہیں کہ بہرائچ تشدد نے ان کی زندگی میں ایک گہری اداسی پیدا کی۔تشدد سے متاثر ہو کر اس نے سناتن دھرم اپنایا۔انہوں نے نہ صرف سناتن دھرم کو اپنایا۔دراصل اس نے ہندو نوجوان اکھلیش سے مندر میں ہندو رسم و رواج کے مطابق شادی بھی کی۔اکھلیش اسی ضلع کے مچھرہتا گاؤں کا رہنے والا ہے۔اس شادی کے لیے نشا اور اکھلیش نے ایک ہندو تنظیم کے کارکنوں کی مدد لی۔تاکہ ان کی شادی میں کوئی خلل نہ پڑے۔شادی کے موقع پر تنظیم کے کئی کارکنان موجود تھے۔بہرائچ کے تشدد نے نورا کو اتنا پریشان کیا کہ اس نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا۔دراصل، بہرائچ میں نوراتری تہوار کے دوران مذہبی یاترا کے دوران، صرف جھنڈا بدلنے پر ایک ہندو نوجوان کا بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔

نوجوان نے کی لڑکی سے شادی توڑنے کی سازش، فحش تصویر بنا کر کیا وائرل، مقدمہ درج

لکھنؤ:6 نومبر(پی این ایس)لڑکی کی شادی توڑنے کے لیے نوجوان نے انسٹاگرام پر اس کے نام سے فرضی آئی ڈی بنالی۔اس کے بعد لڑکی کی ایڈیٹ شدہ فحش تصویر وائرل کر دی گئی۔ملزم نے فحش تصویر لڑکی کے ہونے والے شوہر کو بھی بھیجی۔معاملے کی اطلاع ملنے کے بعد متاثرہ کے گھر والوں نے سائبر تھانے میں ایف آئی آر درج کرائی۔الزام ہے کہ جس آئی ڈی سے تصویر پوسٹ کی گئی تھی اسے ڈیلیٹ کر دیا گیا تھا۔ملزم نے لڑکی کے گھر والوں کی تصویر بھی ایڈٹ کی تھی۔یہی نہیں بلکہ لڑکی کے گھر والوں کو فحش تصاویر بھیج کر اسے بدنام کرنے کی سازش بھی کی۔اس واقعہ کے بعد پورا خاندان پریشان ہے۔پولیس کا کہنا ہے کہ امین آباد کے رہائشی ایک شخص نے arisha_kidwai268 نامی انسٹاگرام آئی ڈی چلانے والے شخص کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی ہے۔ملزم نے لڑکی اور اس کے گھر والوں کے بارے میں قابل اعتراض باتیں بھی لکھی تھیں، ملزم نے آئی ڈی ڈیلیٹ کرنے سے پہلے لوگوں کو کئی دھمکی آمیز پیغامات بھی بھیجے۔سائبر سیل انچارج برجیش یادو کے مطابق معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔ملزم سے تفتیش کی جا رہی ہے۔